بیاناتِ عطّاریہ

جلد 4

صفحات: 446

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات

بیاناتِ عطاریہ (جلد 4)

مؤلف:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ، وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ، یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُستطرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نام کتاب: بیانات عطاریہ (جلد 4)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

96 بیاناتِ عطاریہ ایک نَظَر میں (جلد 1 تا 8)

جلد 1 (1) غفلت (2) پُراَسرار خَزانہ (3) خزانے کی اَنبار (4) بادشاہوں کے ہڈّیاں (5) کفن چوروں کے انکشافات (6) بُری موت کے اسباب (7) مُردے کی بے بسی (8) مُردے کے صدمے (9) قَبر کی پہلی رات (10) قَبر کا اِمتحان (11) قِیامت کا اِمتحان (12) پُل صِراط کی دَہشت

جلد 2 (13) سَمُندری گُنبد (14) اِحترامِ مسلم (15) زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (16) شیطان کے بعض ہتھیار (17) ظُلم کا انجام (18) عَفو و دَرگُزَر کی فضیلت (19) ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی (20) بسنت میلا (21) باحَیا نوجوان (22) مدینے کی مچھلی (23) زخمی سانپ (24) اسلامی پردہ

جلد 3 (25) انمول ہیرے (26) ویران محل (27) نَہَر کی صدائیں (28) جنّتی محل کا سودا (29) میں سُدھرنا چاہتا ہوں (30) پُراَسرار بھکاری (31) کالے بچھو (32) ٹی وی کی تباہ کاریاں (33) گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار (34) سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات (35) وُضو اور سائنس (36) قومِ لوط کی تباہ کاریاں

جلد 4 (37) تِلاوت کی فضیلت (38) ثواب بڑھانے کے نسخے (39) نیک بننے کا نسخہ (40) گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے (41) مسجِدیں خوشبو دار رکھئے (42) مِسواک شریف کی فضائل (43) کفن کی واپسی (44) آقا کا مہینا (45) ابلق گھوڑے سوار (46) میٹھے بول (47) خاموش شہزادہ (48) فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ

جلد 5 (49) خودکشی کا عِلاج (50) ناراضیوں کا عِلاج (51) غُصّے کا عِلاج (52) وسوسے اور ان کا عِلاج (53) چڑیا اور اندھا سانپ (54) بیمار عابد (55) مینڈک سوار بچھو (56) مدنی وصیّت نامہ (57) قبر والوں کی 25 حِکایات (58) ذِکر والی نعت خوانی (59) نعت خواں اور نذرانہ (60) بجلی اِستِعمال کرنے کے مدنی پھول

فہرست

عنوان	صفحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”پیارے اَحمد رضا“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ اَعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔
﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”**اللہ** پاک“ کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا ”کریم“ وغیرہ کلماتِ ثنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کِرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہو گا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

بیان: 1

تلاوت کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تلاوت کی فضیلت

شیطان اِس رسالے سے بہُت روکے گا مگر آپ پڑھ لیجئے ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطِیّ ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قراں عام ہوجائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار ختمِ **قراٰن** پاک فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔ نَماز اور **تِلاوتِ قراٰن** کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خُصوصی مَحبَّت تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اُٹھانے کیلئے جب جُھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں!** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم

روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ''**یا اللہ!** اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قبر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے **تِلاوتِ قراٰن** کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیةُ الاولیاء ج ۲ ص ۳٦٢-۳٦٦ مُلتَقطاً دار الکتب العلمیة) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہو تا بدن مَیلا نہیں ہو تا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک حَرف کی دس نیکیاں

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید **اللہُ** ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارَک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قراٰنِ پاک کا ایک حَرف

پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب ملتا ہے، چُنانچہ **خَاتَمُ الْمُرْسَلِین**، **شَفِیعُ الْمُذْنِبِین**، **رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ **اَلِف** ایک حَرف، **لام** ایک حَرف اور **میم** ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج ٤ ص ٤١٧ حدیث ٢٩١٩)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہترین شخص

نبیِّ مُکَرَّم، **نُورِ مُجسَّم**، رسولِ اکرم، شَہَنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ٣

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ص ٤١٠ حديث ٥٠٢٧) حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رضی اللہ تعالٰی عنہ مسجِد میں **قراٰنِ پاک** پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَيضُ القَدير ج٣ ص٦١٨ تحتَ الحديث٣٩٨٣)

اللہ مجھے حافظِ قراٰن بنا دے
قراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

قراٰن شَفاعت کر کے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جس شخص نے **قراٰنِ پاک** سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی **شفاعت** کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ٤١ ص ٣، اَلْمُعْجَمُ الْكَبِيْرلِلطَّبَرانِیّ

ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰)

الٰہی خوب دیدے شوق قراٰں کی تلاوت کا

شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آیت یا سنّت سکھانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے **قراٰنِ مجید** کی ایک آیت یا دین کی کوئی **سنّت** سکھائی قِیامت کے دن **اللّٰہ** تعالٰی اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِیّ ج ۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی

بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

ایک آیت سکھانے والے کیلئے قیامت تک ثواب!

ذُوالنُّورین، جامع القرآن حضرتِ سیِّدُنا **عثمان ابنِ عفّان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ **مدینۂ منوّرہ**، سلطانِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے **قراٰنِ مُبین** کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں **حضرتِ** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین**، **شفیعُ الْمُذْنِبِین**، **رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے **قراٰنِ عظیم** کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص ۲۸۲ حدیث ۲۲۴۵۵۔۲۲۴۵۶)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی
مُعاف فرما میری خطا ہر الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہیگا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا علم کا ایک باب سکھایا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تاقِیامت اس کا اجر بڑھاتا رہیگا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۵۹ ص ۲۹۰)

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قراٰن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حِفظ کر لئے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے ایک مفید **عرض** اور ایمان افروز **ارشاد** ملاحظہ فرمائیے:

عرض: حضور! ''تقریب بِسْمِ اللّٰه '' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرّر نہیں، ہاں مشائخِ کرام (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام) کے یہاں

چار برس چار مہینے چار دن مقرَّر رہیں۔ حضرت خواجہ قطبُ الحقِّ وَالدّین **بختیار کاکی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) ''تقریبِ ''**بِسْمِ اللہ**'' مقرَّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ **حضرت خواجہ غریب نواز** رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ **بِسْمِ اللہ** پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! **حمید الدین ناگوری** آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو ''**بِسْمِ اللہ**'' پڑھا۔ قاضی صاحِب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** ○ آپ نے پڑھا: **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ** ○ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** ○ **اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حِفظ سنا دیئے۔** حضرت قاضی صاحِب اور خواجہ صاحِب نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: **میں نے اپنی ماں کے شکم** (پیٹ) **میں اِتنے ہی سُنے تھے اور**

اِسی قَدَر اُن (یعنی امّی جان) **کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہوگئے!** (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۸۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اَللّٰہُ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے
مجھے مصطفٰے کا تو عاشق بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

افسوس ! اسلامی معلومات کی کمی کی وجہ سے آج مسلمانوں کی بَہُت بڑی تعداد قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے، سُننے سنانے اور چُھونے اٹھانے وغیرہ کے شَرعی اَحکام سے نابَلَد ہے۔ اِشاعتِ عِلم کا ثواب پانے اور مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی **نیّت** سے قراٰنِ پاک کے بارے میں رنگ برنگے **مَدَنی پھولوں** کا گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

”قرآن تمام ہی کُتُب سے افضل ہے“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے تِلاوت کے 21 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ روزانہ صبح قرآنِ مجید کو چُومتے تھے اور فرماتے: ”یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔“ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ٦٣٤ دار المعرفة بيروت) ﴿۲﴾ تلاوت کے آغاز میں اعوذ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتِدائے سورت میں بسم اللہ سنّت، ورنہ مُستَحَب (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ﴿۳﴾ سورۂ براءت (سورۂ توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللہ (اور) بِسْمِ اللہ (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تِلاوت) آ گئی تو تسمِیہ (یعنی بِسْمِ اللہ شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتِدا میں نیا تعوُّذ (تَعَوُ۔ وُذ) جو آج کل کے حافِظوں نے نکالا ہے، بے اَصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتِداءً بھی پڑھے جب بھی بِسْمِ اللہ

نہ پڑھے یہ محض غَلَط ہے (اَیضاً ص ۵۵۱) ﴿۴﴾ باوُضو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا **مُستَحَب** ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ﴿۵﴾ قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے **افضل** ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام **عِبادت** ہیں۔ (غُنیَۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۵) ﴿۶﴾ قراٰنِ مجید کو نہایت **اچّھی آواز** سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں **کمی بیشی** ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں **قواعِدِ تجوید** کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹، ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ **قراٰنِ** مجید بلند آواز سے پڑھنا **افضل** ہے جب کہ کسی نَمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔ (غُنیَۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۸﴾ جب قراٰنِ پاک کی سورَتیں یا آیَتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات واشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفْحَہ

352 پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا **فرض** ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا): وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ (پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب قراٰن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو) ﴿۹﴾ **جب** بلند آواز سے قراٰن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا **فرض** ہے، جب کہ وہ **مجمع** سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ **ایک** کا سننا کافی ہے، اگرچِہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ﴿۱۰﴾ **مجمع** میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ **حرام** ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ **حرام** ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ **آہستہ** پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ﴿۱۱﴾ مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں

اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۱۲﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا **ناجائز** ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنیۃُ المُتَملّی ص ٤٩٧) ﴿۱۳﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھ رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (اَیضاً) ﴿۱٤﴾ لیٹ کر قراٰن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص ٤٩٦)

﴿۱۵﴾ **غسل** خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قراٰنِ مجید پڑھنا، **ناجائز**

ہے (اَیضاً) ﴿۱۶﴾ قراٰنِ مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے **افضل** ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) ﴿۱۷﴾ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸) ﴿۱۸﴾ اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجِب ہے۔ (بہارِشریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۳) ﴿۱۹﴾ **گرمیوں میں صبح کو قراٰنِ مجید ختم کرنا بہتر ہے اور سردیوں میں اوّل شب کو** کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں قراٰن ختم کیا، شام تک فِرِشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں ختم کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں۔'' گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت ختم کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنیۃ

المُتَمَلّی ص٤٩٦) ﴿۲۰﴾ جب قراٰنِ پاک **ختم** ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا **بہتر** ہے۔ اگرچہ **تراویح** میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص٤٩٦) **﴿۲۱﴾ ختمِ قراٰن کا طریقہ** یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اورسورۂ بقرہ سے وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ تک پڑھئے اور اس کے بعد دعا مانگئے کہ یہ **سنّت** ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں: "**نبیِّ کریم**، رء وفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم جب "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝" پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے "وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝" تک پڑھتے پھر ختمِ قراٰن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقَان فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰن، ج١، ص١٥٨)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

مَدَنی مُنّے نے راز فاش کر دیا!

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **ابوالحسن محمد بن اسلم طُوسی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنی **نیکیاں چھپانے** کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں **کراماً کاتبین** (اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فرِشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں! راوی کہتے ہیں: میں **بیس برس** سے زیادہ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃ المبارک کے علاوہ کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو دو رَکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا**۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں، میں نے کہا: **مَدَنی مُنّا** آخِر اس قدر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی

صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی) اس کمرے میں داخِل ہوکر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے! شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں : حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی (ریاکاریوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطِر) نیکیاں چھپانے کی اِس قدَر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھوکر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تا کہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے! (حلیۃ الاولیاء ج۹ ص۲۰٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسِطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ! ایک طرف نیکیاں چھپانے والے وہ مُخلِص صالح انسان اور آہ! دوسری طرف اپنی نیکیوں کا بڑھا چڑھا کر ڈھنڈورا پیٹنے والے ہم جیسے اِخلاص سے عاری نادان! کہ اوّل تو نیکی ہو نہیں پاتی ہے کبھی ہو بھی گئی تو ریا کاری لاگو پڑ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے! ؎

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''بِلا شُبہ اتنی **تجوید** جس سے تَصحِیحِ (تَص۔حی۔حِ) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کرسکے)، اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص۳۴۳)

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

قراٰن پڑھنے والے مَدَنی مُنّوں کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن جب بچّوں کو **قراٰنِ پاک** پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔

(سُنَنِ دارمی ج۲ ص ۵۳۰ حدییث ۳۳٤۵ دار الکتاب العربی بیروت)

ہو کرم اللہ! حافِظ مدنی مُنّوں کے طفیل
جگمگاتے گُنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **"دعوتِ اسلامی"** کے تحت دنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدرَسۃُ الْمَدِینہ** قائم ہیں۔ جن میں تادمِ تحریر صرف پاکستان میں پچاس ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز لاتعداد مساجِد ومقامات پر **مَدرَسۃُ الْمَدِینہ** (بالِغان) کا بھی

اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُموماً نَمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 مِنَٹ کیلئے دُرُست **قراٰنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتیں اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدارِسُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

"خوب قراٰنِ پاک پڑھو" کے چودہ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تلاوت کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **آیتِ** سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ **واجِب** ہو جاتا ہے۔ (اَلْهِدَايه، ج ۱ ص ۷۸ داراحياء التراث العربی بيروت) ﴿۲﴾ فارسی یا کسی اور زبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجَمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجِب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ ہے، **البتّہ** یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ **آیتِ سجدہ** کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو **آیتِ سجدہ** ہونا بتایا گیا ہو۔ (فتاوٰی

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳ کوئٹہ) ﴿۳﴾ **پڑھنے میں یہ شرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود **سُن سکے**۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص ۷۲۸) ﴿۴﴾ **سننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالقَصد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بِلا قصد (یعنی بلا ارادہ) سُننے سے بھی سجدہ **واجِب** ہو جاتا ہے۔ (الہِدایہ ج ۱ ص ۷۸) ﴿۵﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجِب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲) ﴿۶﴾ **سجدہ** واجب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں **سجدے کا مادّہ** پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۹۴)

﴿۷﴾ **سجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**

کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا **سنّت** ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُستَحَب**۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۸﴾ **سجدۂ تلاوت** کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تشہُّد (یعنی اَلتَّحِیّاتُ) ہے نہ سلام۔ (تَنوِیرُ الْاَبصار ج ۲ ص ۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً **سجدۂ تلاوت** کی نیّت کافی ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۱۰﴾ آیتِ سجدہ بَیرونِ نماز (یعنی نماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا **واجِب نہیں** ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے **سجدہ نہ کر سکے** تو تلاوت کرنے والے اور سامِع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا **مُستَحَب** ہے:

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اور مانا، تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (پ۳ البقرۃ:۲۸۵) (رَدُّالْمُحتار ج ۲، ص ۷۰۳)

﴿۱۲﴾ ایک مجلس[1] میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار **پڑھا یا سنا** تو ایک ہی سجدہ **واجِب** ہوگا، اگرچِہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی **ایک** ہی **سجدہ** واجِب ہوگا۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۷۱۲)

﴿۱۳﴾ پوری سورت پڑھنا اور **آیتِ سجدہ** چھوڑ دینا **مکروہِ تحریمی** ہے اور صرف **آیتِ سجدہ** کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔ (دُرِّمُختار ج ۲، ص ۷۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿۱۴﴾ (اَحناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قراٰن پاک میں سجدے کی 14 آیتیں ہیں)

مدینہ

[1]: مجلس کی تعریف وتفصیلات مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصّہ 4 ص 736 پر ملاحظہ فرمائیے۔

جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا **مقصد** پورا فرما دے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخِر میں 14 سجدے کرلے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ٤ ص ۷۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 آیاتِ سجدہ

(۱) ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ۩ ﴾ (پ ۹ اَعرَاف ۲۰۶)

(۲) ﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۩ ﴾ (پ ۱۳ رَعد ۱۵)

(۳) ﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۹) یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۩ (۵۰) ﴾

(پ ۱٤ نَحل ٤۹، ۵۰)

(٤) ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ ﴾ (پ۱۵ بنی اِسْرَائِیل ۱۰۷-۱۰۹)

(٥) ﴿ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ﴿۵۸﴾ ﴾ (پ۱۶ مَرْیَم ۵۸)

(٦) ﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ؕ﴿۱۸﴾ ﴾

(پ۱۷ حَج ۱۸)

(٧) ﴿ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ ﴾ (پ۱۹ فُرْقَان ۶۰)

(٨) ﴿ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ ﴾

(پ۱۹ نَمْل ۲۵-۲۶)

(۹) ﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۞﴾ (پ۲۱ سَجدَہ ۱۵)

(۱۰) ﴿فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۞ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ۞﴾ (پ۲۳ صٓ ۲۴۔۲۵)

(۱۱) ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۞ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ۞﴾

(پ ۲۴ حٰمٓ السَّجدَۃ ۳۷۔۳۸)

(۱۲) ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ۞﴾ (پ ۲۷ نَجم ۶۲)

(۱۳) ﴿فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۞ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۞﴾

(پ۳۰ اِنْشِقَاق ۲۰۔۲۱)

(۱۴) ﴿وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۞﴾ (پ۳۰ عَلَق ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”فرقانِ حمید“ کے نو حُروف کی نسبت سے قراٰنِ پاک کو چُھونے کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر وُضُو نہ ہو تو قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے **وُضُو** کرنا فرض ہے۔(نُور الْاِیضَاح ص ۱۸) ﴿۲﴾ **بے چھوئے** زَبانی دیکھ کر (بے وُضُو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿۳﴾ قراٰنِ مجید چُھونے کے لئے **یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر** کے لئے **تَیَمُّم** جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔(بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۲ ص ۳۵۲) ﴿۴﴾ جس پر **غُسل** فرض ہو اُس کو **قراٰنِ مجید** چھونا اگرچِہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے **مُقَطَّعَات**[ا] کی انگوٹھی **حرام** ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۲ ص ۳۲۶) ﴿۵﴾ اگر قراٰنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو

ا: الٓمّٓ ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ یٰسٓ ۔ طٰہٰ ۔ قٓ وغیرہ حروفِ مُقَطّعات کہلاتے ہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نہ اپنا تابع ہو نہ قراٰنِ مجید کا تو **جائز** ہے، کُرتے کی آستین ،دوپٹّے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا **حرام** ہے کہ یہ سب اس کے تابِع ہیں جیسے چَولی قراٰن مجید کے تابِع تھی۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۳۴۸) ﴿۶﴾ قراٰن کا **ترجَمہ** فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قراٰنِ مجید ہی کا سا **حُکم** ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۲۷) ﴿۷﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ ٔ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بے غُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ﴿۸﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بے وُضو اور بے غُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

کلامِ پاک کے مولا مجھے آداب سکھلا دے
مجھے کعبہ دکھا دے گنبدِ خضرا بھی دکھلا دے

کتابیں چھاپنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء

﴿۹﴾ دینی کتابیں اور ماہنامے وغیرہ چھاپنے والوں کی خدمتوں میں درد بھری

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

مَدنی التجاء ہے کہ سرِ ورق (TITLE) کے چاروں صفحوں میں سے کسی بھی صفحے پر آیاتِ مبارَکہ یا ان کے ترجَمے نہ چھاپا کریں کہ کتاب یا رسالہ لیتے اُٹھاتے ہوئے بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضو چُھونے میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 393 پر فرماتے ہیں: آیۂ کریمہ کو اخبار کی طَبلَق (یعنی اخبار یا رسالے کے بنڈل، پُلندے یا گڈّی کے گرد لپٹے ہوئے کاغذ) یا کارڈ یا لِفافوں پر چھپوانا بے ادَبی کو مُستلزِم (یعنی لازم کرتا) اور **حرام** کی طرف مُنجِر (یعنی لے جانے والا) ہے اُس پر چِٹھی رَسانوں (یعنی ڈاکیوں) وغیرہم بے وُضو بلکہ جُنُب (یعنی بے غسل) بلکہ کُفّار کے ہاتھ لگیں گے جو ہمیشہ جُنُب (یعنی بے غسلے) رہتے ہیں اور یہ **حرام** ہے۔ قال تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ﴿۷۹﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوُضو) مہریں لگانے کے لئے زمین پر رکھے جائیں گے پھاڑ کر ردّی میں پھینکے جائیں گے ان

بے حُرمتیوں پر آیت کا پیش کرنا اس (یعنی چھاپنے یا لکھنے والے) کا فِعل ہوا۔ ؎

کردم از عقل سُوالے کہ بگہ ایمان چیست عقل دَر گوشِ دِلَم گُفت کہ ایمان ادب ست

(میں نے عقل سے یہ سُوال کیا تُو یہ بتادے کہ ایمان کیا ہے، عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کتاب کے سرِورق (TITLE) پر آیتِ قرانی چھپی ہوئی دیکھیں تو درخواست ہے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے کتاب چھاپنے والے کو مندرجہ بالا تحریر دکھایئے یا اس کی فوٹو کاپی بذریعۂ ڈاک ارسال فرمایئے اور ساتھ میں یہ بھی لکھئے کہ آپ کی فُلاں کتاب کے سرِ وَرَق پر آیتِ کریمہ دیکھی تو تحریری طور پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوں کہ برائے کرم! سرِ ورق پر آیاتِ مبارکہ اور ان کے ترجمے نہ چھاپئے تاکہ مسلمان بے خیالی میں بے وضو چھونے سے محفوظ رہیں۔ جزاكَ اللّٰهُ خیراً۔ اگر پبلیشر بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا عاشق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے آئندہ احتیاط کی نیّت کا اظہار کریگا۔

محفوظ خدا رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''قراٰن'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے ترجَمۂ قراٰن کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ بِغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مبارَک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر علمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُراٰن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ ترجَمہ پڑھنا ہے تو کسی عالِم ماہر کامل سُنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۸۲ مُلَخَّصاً) ﴿۲﴾ قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیِ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ

رِسالت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق و محبت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن **''کنزُ الایمان''** مع تفسیر **''خزائنُ العِرفان''** (از حضرت علامہ مولانا سیِّد نعیمُ الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی) حاصِل کیجئے **(۳)** روزانہ قراٰن پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ و تفسیر) کی تلاوت کے **مَدَنی انعام**[۱] پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے **(٤)** دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابِق ہر مسجد کو ایک ذَیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام ذَیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر

مدینہ

[۱]: صحیح اسلامی زندگی گزارنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72 اور اسلامی بہنوں کیلئے 63 مدنی انعامات بصورتِ سُوالات دیئے گئے ہیں کئی خوش نصیب روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کرکے حسبِ توفیق جوابات کی خانہ پُری کرتے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کرواتے ہیں۔ مکمل طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ سے ''مدنی انعامات'' نامی رسالہ حاصل کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر مکتبۃ المدینہ کے تقریباً سبھی رسائل دیکھے اور ان کے پرنٹ نکالے جاسکتے ہیں۔

تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کے مَدَنی حلقے کا ہَدَف ہے۔ اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں **شرکت** کی سعادت پائیں۔

"کنزالایمان" اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"رب" کے دو حُرُوف کی نسبت سے مقدّس اوراق کو دفن کرنے یا ٹھنڈے کرنے کے 2 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر مُصْحَف (یعنی قراٰن) شریف پُرانا ہو گیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتِیاط کی جگہ دَفن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے **لَحَد بنائی جائے** (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدَّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ

لگا کر چَھت بنا کر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ پڑے، **مُصْحَف شریف** پُرانا ہوجائے تو اُس کو جَلایا نہ جائے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

﴿۲﴾ مُقَدَّس اَوْرَاق کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہ کر کَنارے پر آجاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ **ٹھنڈا کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ کسی تَھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈالدیا جائے نیز تَھیلی یا بوری پر چند جگہ اِس طرح چِیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات مِیلوں تک تَیرتی ہوئی کَنارے پَہُنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالَچ میں مُقَدَّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اِتنی سَخْت بے اَدَبِیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقَدَّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پَہُنچانے کیلئے مسلمان کَشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چِیرے ہر حال میں

Go To Index

ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”کلامُ اللّٰہ“ کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُتَفَرِّق 8 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ قراٰنِ مجید کو **جُز دان وغِلاف** میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ وتابِعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا **عمل** ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۳۹) ﴿۲﴾ قراٰنِ مجید کے **آداب** میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف **پیٹھ** نہ کی جائے، نہ **پاؤں** پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود **اونچی** جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔ (اَیضاً) ﴿۳﴾ **لُغت** ونَحو وصَرف (تینوں عُلُوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو

دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر **عِلمِ کلام** کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر **فِقْہ** اور **احادیث ومَوَاعِظ ودعواتِ ماثُورہ** (یعنی قراٰن واحادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور **تفسیر** کو ان کے اوپر اور **قراٰنِ مجید** کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر **کپڑا** وغیرہ نہ رکھا جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۲۳۔۳۲۴) ﴿۴﴾ کسی نے محض **خیر وبَرَکت** کے لیے اپنے مکان میں قراٰنِ مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ **ثواب** ہے۔ (فتاوی قاضی خان ج۲، ص۳۷۸) ﴿۵﴾ بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ﴿۶﴾ گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو **کافِر** ہو گیا ﴿۷﴾ اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف

قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۳ص ۵۷٤ ـ ۵۷۵ مُلَخَّصاً) ﴿۸﴾ اگر مسجِد میں بَہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہوگئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھَدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱٦ص ۱٦٤ مُلَخَّصاً)

ہر روز میں قراٰن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردہ کا حال

قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے **اِنتظار** کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیّہ کیا ہوا **ثواب** پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مغفرت کرنا ہے''۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٢٠٣ حدیث٧٩٠٥) ﴿٢﴾

طَبَرانی میں ہے: ''**جب** کوئی شخص میِّت کو **اِیصالِ ثواب** کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''**اے قبر والے**! یہ ہَدِیّہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔'' یہ سن کر وہ **خوش** ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج٥ ص٣٧ حدیث٦٥٠٤ دار الفکر بیروت)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے
فضل سے کردے چاندنا یارب!

﴿۳﴾ **تلاوتِ قراٰن** کے ساتھ ساتھ **فرض**، واجِب، سنّت، نَفل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کامُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے اِنفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

﴿٤﴾ ''ایصالِ ثواب'' کوئی مشکل کام نہیں صرف اتنا کہہ دینا یا دل میں نیّت کر لینا بھی کافی ہے کہ مَثَلاً **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! میں نے جو قراٰنِ پاک پڑھا (یا فُلاں فُلاں عمل کیا) اس کا ثواب میری والِدہ مرحومہ کو پہنچا۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پَہنچ جائے گا۔

فاتِحہ کا طریقہ

﴿٥﴾ آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو **فاتحہ کا طریقہ** رائج ہے وہ بھی بہت اچّھا ہے، اس دوران تلاوت وغیرہ کا بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔

اب "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○" پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

ایک بار

الٓـمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:

﴿۱﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ (پ۲ البقرۃ:۱۶۳)

﴿۲﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۸ الاعراف:۵۶)

﴿۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷ الانبیآء:۱۰۷)

﴿٤﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۴۰)

﴿۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھئے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس کے بعد پڑھئے:

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ۚ وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ۚ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾ٙ

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بُلند آواز سے ''**اَلْفَاتِحَہ**'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: ''آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے''۔ تمام حاضِرین کہہ دیں: ''آپکو دیا۔'' اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کردے۔

ایصالِ ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہوسکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کی بارگاہ میں نذْر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیھِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کی جناب میں نذْر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لیکر اب تک جتنے انسان وجِنّات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دَوران جن جن بُزُرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرو مرشِد کو بھی ایصالِ ثواب کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے) اب حسبِ معمول دعا ختم کردیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ کھانوں اور پانی میں واپس ڈال دیجئے)

ثواب اعمال کا میرے تو پہنچا ساری اُمّت کو
مجھے بھی بخش یارب بخش اُن کی پیاری اُمّت کو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”عمامہ باندھنا سنّت ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے عمامے کے 17 مَدَنی پھول

چھ فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بِغیر عمامے کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۲ ص۲٦٥ حدیث۳۲۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿2﴾ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا (اَلْجامعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِی ص ۳۵۳ حدیث ۵۷۲۵) ﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عمامے والوں پر (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۱ ص۱٤۷ حدیث ۵۲۹) ﴿4﴾ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (ایضاً ج۲ ص ٤٠٦ حدیث ۳۸۰۵، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٦ ص۲۲۰) ﴿5﴾ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے ستّر (70) جُمعوں کے برابر ہے (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکِر ج۳۷ ص۳۵۵ دارالفکر بیروت) ﴿6﴾ عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ

باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِیّ ج٥ ص٢٠٢ حدیث ١٤٥٣٦) ﴿7﴾ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات کی کتاب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 صَفْحَہ 303 پر ہے: عمامہ کھڑے ہوکر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہوکر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتَلا ہوگا جس کی دوا نہیں ﴿8﴾ مناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔(فتاوٰی رضویہ ج٢٢ص١٩٩) ﴿9﴾ **خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے مبارَک عِمامے کا شِملہ عُمُوماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمِیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شملہ کا لٹکانا خلافِ سنّت ہے۔(اشعۃ اللّمعات ج٣ ص ٥٨٢) ﴿10﴾ عمامے کے شملے کی مقدار کم ازکم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص ١٨٢) ﴿11﴾ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے

باندھیے۔(کَشفُ الاِلتِباس فِی اسْتِحبابِ اللِّباس لِلشَّیخ عبدالحقّ الدّھلوی ص۳۸) ﴿13-12﴾ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۱۸۶) ﴿15-14﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آ سکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آ سکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ص۲۹۹) ﴿16﴾ اگر ضرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائیگا (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٦ص٢١٤) ﴿17﴾ مُحقّق عَلَی الاِطلاق ، خاتِمُ المُحَدِّثین ،حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: دَستارمُبارَك آنحَضرَت صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم دَر اَکثَر سَفَید بُود وَ گاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ نبیِّ اکرم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔

(کَشفُ الاِلتِباس فِی اسْتِحبابِ اللِّباس ص۳۸ دار احیاء العلوم باب المدینہ کراچی)

Go To Index

بیان: 2

ثواب بڑھانے کے نسخے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ہوسکے تو یہ رِسالہ ہر وَقت ساتھ رکھئے اور ضَرورتاً اِس میں سے دیکھ کر نیّتیں کر لیجئے۔

قِیامت کی دَہشتوں سے نَجات پانے کا نُسخہ

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج٥ ص٢٧٧ حدیث ٨١٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیّت کی فضیلت پر تین فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

۞ مسلمان کی **نیّت** اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

۞ **اچّھی نیّت** بندے کو **جنّت** میں داخِل کرے گی۔ (اَلْفِردَوس ج٤ ص٣٠٥ حدیث ٦٨٩٥)

۞ جس نے **نیکی** کا **ارادہ** کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک **نیکی** لکھی جائے گی۔

(مُسلِم ص۷۹ حدیث ۱۳۰)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خُدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بوقتِ وفات اچّھی نِیَّتیں (حکایت)

کسی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی حیات کے آخِری لمحات میں حاضِرین سے فرمایا: میرے ساتھ مل کر **حج** کی نیّت کرو، **جِہاد** کی نیّت کرو اور اس طرح ایک ایک کر کے مختلف نیکیوں کے نام گنوانے لگے۔عَرض کی گئی: حُضُور! اس حالت میں **نیّتیں** ؟ فرمایا: ''اگر ہم زندہ رہے تو اِن نیّتوں پر عمل کریں گے اور فوت ہو گئے تو **نیّتوں کا ثواب** تو مل ہی جائے گا۔''

(اَلمَدْخَل لابن الحَاجّ ،ج۱ ص٤٦ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عالمِ نیّت اعلٰی حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ارشادِ با بَرَکت

''جب کام کچھ بڑھتا نہیں، صِرف **نیّت** کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیّت کرنا کیسی حماقت اور بلاوجہ اپنا نقصان ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیّت کے بارے میں پانچ اَہم مَدَنی پھول

﴿۱﴾ بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ ﴿۳﴾ **نیّت** دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی دوہرا لینا زیادہ اچّھا ہے، دل میں **نیّت** موجود نہ ہونے کی صورت میں صِرف زَبان سے **نیّت** کے الفاظ ادا کر لینے سے **نیّت** نہیں ہوگی ﴿۴﴾ کسی بھی عملِ خیر میں اچّھی نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اُس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے کیا جا رہا ہو، اِس نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یاد رہے! صِرف زَبانی کلام یا سوچ یا بے توجّہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دُور ہے کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کیلئے بالکل تیّار ہو یعنی عَزْمِ مُصَمَّم اور پکّا ارادہ ہو ﴿۵﴾ جو اچّھی نیّتوں کا عادی نہیں اُسے شُروع میں بہ تَکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی، مطلوبہ نیک کام شُروع کرنے سے قَبْل کچھ رک کر موقع کی مناسَبَت سے سر جُھکائے، آنکھیں بند کئے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے **نیّتوں** کیلئے یکسُو ہو جانا مُفید ہے، اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے، بدن سہلاتے کُھجاتے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیّتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہیں ہو پائیں گی۔ نیّتوں کی عادت بنانے کیلئے اِن کی اَھَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیّتوں کے 72 مَدَنی گلدستے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیش کردہ نیّتوں کے مَدَنی گلدستوں میں سے حسبِ حال یعنی اپنی اُس وَقْت کی قلبی کیفیّت اور موقع کی مناسَبَت سے نیّتیں کرنی ہیں، گلدستوں میں نیّتیں بہت کم لکھی گئی ہیں تاہم عِلْمِ نیّت رکھنے والا ان میں اضافہ کرسکتا ہے۔

خُصوصی نیّت

موقع کی مناسَبَت سے پیش کردہ تقریباً ہر مَدَنی گلدستے کے ساتھ کی جانے والی نیّت: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھوں گا۔

﴿1﴾ صُبْح سویرے یہ نیّت کر لیجئے

آج کا دن آنکھ، کان، زَبان اور ہر عُضْو (یعنی جسم کے ہر حصّے) کو گناہوں اور فُضولیات سے بچاتے ہوئے نیکیوں میں گزاروں گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ جوتے پہننے کی نیّتیں

۞ اِتّباعِ سنّت میں جُوتے پہنوں گا ۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر جوتے جھاڑ لوں گا (تاکہ کوئی کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے) ۞ سیدھے جُوتے سے پَہَل کرنے کی سنّت ادا کروں گا ۞ صفائی کی سنّت ادا کرتے ہوئے پاؤں کو گندگی اور مَیل کُچیل سے جوتوں کے ذَرِیعے بچاؤں گا۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ جوتے اُتارنے کی نیّتیں

۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پڑھ کر پہلے اُلٹا جوتا اُتاروں گا پھر سیدھا ۞ اگر مسجِد میں لے جانا ہوا تو دونوں جوتوں کے تلوے آپس میں رگڑ کر گرد وغیرہ باہَر ہی گرادوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ بیتُ الخَلا جانے کی نیّتیں

۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پڑھ کر سرڈھانپ کر اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ مسنون دُعا[1] پڑھ کر داخِل ہونے میں اِتّباعِ سنّت میں اُلٹے پاؤں سے پَہَل کروں گا ۞ سَتْر کُھلا ہونے کی صورت میں قبلے کی طرف مُنہ اور پیٹھ کرنے سے بچوں گا ۞ نکلتے وقْت اتّباعِ سنّت میں پہلے سیدھا پاؤں باہَر رکھوں گا ۞ باہَر نکل آنے کے بعد اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ مسنون دعا[2] پڑھوں گا ۞ عوامی یا مسجِد کے اِستنجا خانے پر اگر قِطار ہوئی تو صَبْر کے ساتھ اپنی باری کا اِنتظار کروں گا ۞ اگر کسی کو زِیادہ حاجت ہوئی اور مجھے سخت

---

[1] بیتُ الخلا میں جانے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یااللہ! میں ناپاک جِنّوں (نرومادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (کِتابُ الدّعاء لِلطّبَرانی ص ۱۳۲ حدیث ۳۵۷)

[2] بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ ترجمہ: اللہ تعالٰی کے لئے سب خوبیاں ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت (راحت) بخشی۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹۳ حدیث ۳۰۱) بہتر یہ ہے کہ ساتھ میں یہ دُعا بھی ملا لیجئے اِس طرح دو حدیثوں پر عمل ہو جائیگا، چُنانچہ چاہیں تو بڑی دعا سے قبل ہی یہ کہہ لیجئے: غُفْرَانَكَ۔ ترجمہ: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت کا سُوال کرتا ہوں۔ (تِرمِذی ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۷)

مجبوری یا نَماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہوا تو ایثار کروں گا ۞ بار بار دروازہ بجا کر اندر والے کو ایذا نہیں دوں گا ۞ اگر کسی نے بار بار میرا دروازہ بجایا تو صَبْر کروں گا ۞ در و دیوار پر کچھ نہیں لکھوں گا نہ وہاں لکھا ہوا پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) وُضو کی نِیّتیں

۞ حکمِ الٰہی بجالاتے ہوئے وُضو کرتا ہوں[1] ۞ بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گا ۞ اِتّباعِ سنّت میں مِسواک کروں گا اور اِس کے ذَرِیْعے ذِکر و دُرُود کیلئے مُنہ کی پاکیزگی حاصِل کروں گا ۞ مکروہات اور ۞ پانی کے اِسراف سے بچوں گا ۞ فرائض، سُنَن اور مُسْتَحَبّات کا خیال رکھوں گا ۞ ہر عُضْو دھونے کے دَوران دُرُود شریف پڑھوں گا ۞ فارِغ ہو کر یہ دُعا[2] پڑھوں گا ۞ آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت اور سُوْرَۃُ الْقَدْر پڑھوں گا ۞ آخر میں باطِنی وُضو کیلئے گناہوں سے توبہ کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) مسجِد میں جانے کی نِیّتیں

۞ نَماز کے لئے جاتا ہوں ۞ مُؤَذِّن کی دعوت (یعنی نماز کیلئے بلانا) قَبول کرتا ہوں ۞ جو

مدینہ

[1] اَحناف کے نزدیک بغیر نیّت بھی وُضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ [2] دُعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کردے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۲۱ حدیث ۵۵)

مسلمان راستے میں ملا اُسے سلام کروں گا ۞ سلام کرنے والے کو جواب دوں گا ۞ بن پڑا تو کم از کم ایک مسلمان کو رغبت دلا کر نماز کیلئے ساتھ لیتا جاؤں گا ۞ مسجِد کی زیارت کروں گا ۞ مسجِد میں داخِل ہوتے وَقت سیدھے اور باہَر نکلتے وقت اُلٹے پاؤں سے پَہَل کر کے اِتّباعِ سنّت کروں گا ۞ داخِل ہونے اور باہَر نکلنے کی مسنون دعائیں[1] (اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھوں گا ۞ اِعتِکاف کروں گا (اِس اِعتِکاف کے لئے روزہ شرط نہیں اور یہ ایک لمحے کا بھی ہوسکتا ہے) ۞ مسلمانوں سے سلام و مُصافَحہ کروں گا ۞ اَمـرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کروں گا ۞ نمازِ باجماعت میں مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا۔

﴿7﴾ دعا مانگنے کی نیّتیں

۞ اللّٰہُ ربُّ الْعزّت کی اِطاعت کرتے ہوئے عبادت سمجھ کر اِتّباعِ سنّت میں دعا مانگوں گا ۞ شُروع میں حمد و صلوٰۃ اور آخر میں دُرُود شریف پڑھوں گا۔

﴿8﴾ مُؤَذِّن کے لئے نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کے لئے اذان دوں گا پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط پھر دُرُود وسلام پڑھ کر یہ اعلان کروں گا: ''گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے'' ۞ اذان دینے کی سنّتوں اور آداب کا خیال رکھوں گا ۞ اوّل آخر دُرُود

مــدینــہ

[1] مسجد میں داخِل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تو اپنی رَحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ مسجد سے نکلنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم ص ۳۵۹ حدیث ۷۱۳)

سلام کے ساتھ اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا ۞ اِقامت سے قبل دُرُود و سلام پڑھ کر یہ اعلان کروں گا: اِعتکاف کی نیّت کر لیجئے اور موبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) امام کے لئے نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کے لئے نَماز پڑھاؤں گا ۞ اِتّباعِ سنّت میں صفیں دُرُست کرواؤں گا[1] ۞ مقتدیوں اور اہلِ محلّہ کے سکھ دکھ میں حصّہ لوں گا، مگر ان سے عامیانہ انداز میں بے تکلُّف (FREE) نہیں بنوں گا (اگر غیر سنجیدگی آئی تو سمجھو وقار رخصت ہوا) ان کو نیکی کی دعوت پیش کروں گا ۞ یقینی معلومات ہونے کی صورت ہی میں مسئلے کا جواب دوں گا ورنہ معذِرت کرلوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) خطبے کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کیلئے محراب کی بائیں جانب مِنْبَر پر بیٹھ کر اذانِ خطبہ کا جواب دینے کے بعد کھڑے ہو کر، قبلے کو پیٹھ کئے آہستہ سے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

---

[1] ہو سکے تو حسبِ موقع اس طرح اعلان کیجئے: اپنی اَیڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صف سیدھی کر لیجئے، (اپنی ایڑیاں فرش پر بنی ہوئی پٹّی کے اگلے سرے پر اس احتیاط سے رکھئے کہ ایڑی کا کوئی حصّہ پٹّی کے اوپر نہ رہے نہ زیادہ آگے رہے۔ جہاں صِرف لکیر لگی ہو وہاں یوں اعلان کیا جائے: لکیر کے اگلے سِرے پر اس احتیاط سے کھڑے ہوں کہ ایڑی کا کوئی حصّہ لکیر کے اوپر نہ رہے۔) دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا خوب اچھّی طرح ملا کر رکھنا واجِب، صف سیدھی رکھنا واجِب اور جب تک اگلی صف (دونوں کونوں تک) پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شُروع کر دینا ترکِ واجب، ناجائز اور گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچّوں کو صفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صف سب سے آخر میں بنائیے۔

پڑھ کر عَرَبی زبان میں جُمُعہ کا خطبہ دوں گا ۞ دونوں خطبوں کے درمیان مِنْبَر پر بیٹھنے کی سنّت ادا کروں گا، اِس دَوران دعا مانگوں گا (کہ قبولیّت کی گھڑی ہے) ۞ دوسرے خطبے میں اِتّباعِ سنّت میں پہلے خطبے کی نسبت آواز دھیمی رکھوں گا۔

﴿11﴾ پانی پینے کی نیّتیں

۞ عبادت پر قُوَّت اور حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ کیلئے طاقت حاصِل کروں گا ۞ گلاس بھرنے اور پینے کے دَوران ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا ۞ بیٹھ کر، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ پڑھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے، چوس چوس کر، تین سانس میں پیوں گا ۞ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گا ۞ گلاس میں بچے ہوئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پھینکوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ کھانے کی نیّتیں

۞ کھانے سے پہلے اور بعد میں کھانے کا وُضو کروں گا (یعنی دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوؤں گا) ۞ کھانے کے ذَرِیعے عبادت اور حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قُوَّت حاصِل کروں گا[1] ۞ اِتّباعِ سنّت میں زمین پر بچھے ہوئے دسترخوان پر سنّت کے

مدینہ

[1] بھوک سے کم کھانا مناسب ہے، جتنی بھوک ہوا تنا ہی کھانے سے بھی عبادت پر قُوَّت مل سکتی ہے۔ البتّہ خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی، گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنَم لیتی ہیں۔

Go To Index

مطابِق بیٹھ کر **بِسْمِ اللّٰه** اور دیگر دُعائیں پڑھ کر تین انگلیوں سے چھوٹا نوالا لے کر اچّھی طرح چبا کر کھاؤں گا ۞ کھانے کے دَوران ہر لقمے پر **یَا وَاجِدُ** اور بِسْمِ اللّٰہ نیز ہر لقمہ کھا لینے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہوں گا ۞ گرے ہوئے دانے وغیرہ دسترخوان سے اٹھا کر کھا لوں گا ۞ آخِر میں ادائے سنّت کی نیّت سے برتن اور تین تین بار انگلیاں چاٹوں گا۔ (اگر کھانے کا اثر باقی رہ جائے تو تین بار کے بعد بھی چاٹتے رہئے یہاں تک کہ غذا کا اثر جاتا رہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

۞ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ۞ دسترخوان پر اگر کوئی عالِم یا بُزُرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شُروع نہیں کروں گا ۞ غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلاً بوٹی وغیرہ حِرْص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا ۞ کھانے کے ہر لقمے پر ہوسکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے **یَا وَاجِدُ** کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے اور اَطراف کی اشیا گواہ ہوں ۞ جب تک دسترخوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وَقْت تک نہیں اُٹھوں گا ۞ جب تک سب فارغ نہ ہو جائیں ہاتھ نہیں روکوں گا ، اگر روکنا ہوا تو حکمِ حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے معذِرت پیش کروں گا۔[1]

---

[1] اسی حدیث کی بنا پر عُلَمایہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذِرت پیش کرے تا کہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ خِلال کی نیّتیں

کھانے کے بعد خِلال کرتے وَقت نیّت کیجئے: ۞ لکڑی کے تنکے سے خِلال کی سُنّت ادا کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ مہمان نوازی کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کیلئے مہمان نوازی کرتے ہوئے پُر تپاک ملاقات کے ساتھ ساتھ خوش دلی سے کھانا یا چائے وغیرہ پیش کروں گا ۞ مہمان سے خدمت نہیں لوں گا ۞ اِتّباعِ سنّت میں **مہمان** کو دروازے تک رخصت کرنے جاؤں گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ دعوتِ طَعام پر جانے کی نیّتیں

۞ دعوت میں جانے کے شَرْعی اَحکامات پیشِ نظر رکھوں گا[2] ۞ کھانے میں حِرْص بھرا انداز نہیں اپناؤں گا ۞ کھانے اور دیگر مُباح مُعامَلات میں عیب نہیں نکالوں گا ۞ اگر اپنے

مدینہ

[1] مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہمارا **مہمان** وہ ہے جو ہم سے ملاقات کے لیے باہَر سے آئے خواہ اُس سے ہماری واقفیت پہلے سے ہو یا نہ ہو۔ جو ہمارے لئے اپنے ہی محلے یا اپنے شہر میں سے ہم سے ملنے آئے دو چار منٹ کے لئے وہ ملاقاتی ہے مہمان نہیں۔ اس کی خاطر تو کرو مگر اس کی دعوت نہیں ہے اور جو نا واقِف شخص اپنے کام کے لئے ہمارے پاس آئے وہ مہمان نہیں جیسے حاکم یا مفتی کے پاس مقدَّمے والے یا فتوٰی (لینے) والے آتے ہیں یہ حاکم (یا مفتی) کے مہمان نہیں۔ (مراٰۃ ج٦ ص ٥٤)

[2] مَثَلاً: جہاں مرد و عورت کا بے پردہ اجتماع ہو یا گانے باجے چلائے جائیں ایسی دعوت میں نہیں جاؤں گا۔

پاس کھانا خَتْم ہو گیا تو مانگنے کے بجائے صَبْر کرتے ہوئے اِنتظار کرلوں گا۔

﴿17﴾ چائے/دودھ پینے کی نیّتیں

۞ عبادت، تلاوت، دینی کتابت (یعنی لکھنے) اور اسلامی مُطالَعے پر قُوَّت حاصِل کرنے کیلئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط پڑھ کر چائے (یا دودھ) پیوں گا ۞ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گا ۞ دودھ پینے والے یہ بھی نیّت کریں: اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ دُودھ پینے کے بعد کی مسنون دعا[1] پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ لباس پہننے/اُتارنے کی نیّتیں

۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط پڑھ کر کُرتا پہنوں اور اُتاروں گا ۞ پہننے میں سیدھی آستین سے اور اُتارنے میں اُلٹی سے پَہَل کرتے ہوئے اِتّباعِ سنّت کروں گا ۞ پاجامہ اُتارنے سے قبل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط پڑھوں گا اور بیٹھ کر پہنوں گا ۞ پاجامہ پہننے میں سیدھے اور اُتارنے میں اُلٹے پاؤں سے پَہَل کروں گا ۞ پائنچے ٹخنوں سے اُوپر رکھوں گا ۞ لباس پہننے کے بعد اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ مسنون دعا[2] پڑھوں گا۔

---

[1] دودھ پینے کی دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْه۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید عطا فرما۔ (ترمذی ج۵ ص۲۸۳ حدیث۳٤٦٦)

[2] فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ ”تمام خوبیاں اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا“ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۱۸۱ حدیث ٦٢٨٥)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ تیل ڈالنے/کنگھی کرنے کی نیّتیں

۞ بالوں کا اِکرام کرنے کی نیّت سے اِتّباعِ سنّت میں تیل لگاؤں گا ۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر سنّت کے مطابِق سر (اور داڑھی) میں تیل لگاؤں گا[1] ۞ تیل کے ذَرِیعے اپنے سر کو خشکی سے بچاؤں گا ۞ اِس کے ذَرِیعے پہنچنے والی دماغ کو فرحت اور حافِظے کی قُوَّت سے اَحکامِ شریعت سیکھنے میں مدد حاصِل کروں گا ۞ سر اور داڑھی کے اُلجھے ہوئے بالوں کو حکمِ حدیث پر عمل کرتے ہوئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر سنواروں گا ۞ ادائے سنّت کیلئے بیچ سر میں مانگ نکالوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ عمامہ شریف باندھنے کی نیّتیں

۞ قبلہ رُو کھڑے ہو کر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر بہ نیّتِ سنّت، سفید کپڑے کی سر سے چپکی ہوئی ٹوپی[2] پر عمامہ شریف باندھوں گا ۞ سنّت کے مطابق شِملہ چھوڑوں گا ۞ عمامہ شریف اور ٹوپی وغیرہ کو تیل سے بچانے کے لئے ضَرورتاً سر بند کی سنّت

---

[1] سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے۔ (جامع صغیر ص ٤٠٧ حدیث ٦٥٤٣) سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو "عَنۡفَقَہ" (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتداء فرماتے تھے۔ (مُعجَم اَوسَط ج ٥ ص ٣٦٦ حدیث ٧٦٢٩) [2] نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمامے کے نیچے سرِ انور سے چپکی ہوئی سفید ٹوپی پہنا کرتے۔ (مدارِجُ النّبوۃ ج ١ ص ٤٧١ مُلَخّصاً)

Go To Index

اپناؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ خوشبو لگانے کی نیّتیں

۞ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوشبو پسند ہے اِس لئے لگاؤں گا [۱] ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر، بہ نیّتِ سنّت خوشبو لگاؤں گا ۞ خوشبو آنے پر دُرُود شریف پڑھوں گا ۞ ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہوں گا ۞ ملائکہ اور مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا ۞ عمدہ خوشبو سے حافِظہ مضبوط ہونے کی صورت میں دینی اَحکام سمجھنے پر قُوّت حاصِل کروں گا۔ (ضَرورتاً تعظیمِ مسجِد، نَماز کیلئے زینت اجتماعِ ذِکرونعت کے احترام وغیرہ کی بھی نیّت کی جاسکتی ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوشبو لگانے کی غَلَط نیّتوں کی نشاندہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غَلَط نیّت میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ لٰہذا عِطر لگانے میں اچّھی نیّتوں کا خُصوصی اِہتمام ہونا چاہئے۔ چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: اِس نیّت

---

[۱] اللہ طیّب ہے اور "طِیّب" یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے، سُتھرا ہے ستھرائی (صفائی) کو دوست رکھتا ہے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٣٦٥ حدیث ٢٨٠٨) حُضُور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خوشبو (جو لگائی جاتی ہے) اور اچّھی بو (جو سونگھی جاتی ہے) پسند فرماتے تھے خود استعمال فرماتے اور خوشبو کے استعمال کی ترغیب دلاتے۔ (وسائل الوصول الی شمائلِ رسول ص ٨٨)

سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگا کر لوگوں پر اپنی مالداری کا سکّہ بٹھانے کی نیّت ہو تو ان صُورتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہو گا اور خوشبو بروزِ قِیامت مُردار سے بھی زِیادہ بدبُودار ہو گی۔ (اِحیاءُ العلوم ج ٥ ص ٩٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ گھر سے نکلتے وَقت کی نیّتیں

۞ نکلتے وَقْت گھر والوں کو سلام کروں گا ۞ اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ مسنون دُعا[1] پڑھوں گا ۞ راستے میں، کاروبار یا ملازَمت کی جگہ پر مسلمانوں کو سلام کروں گا ۞ سلام کرنے والوں کو جواب دوں گا ۞ جن سے گناہ ہو سکتے ہیں اُن ساتوں اعضاء یعنی آنکھ، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور شرمگاہ کی حفاظت کروں گا[2] ۞ نمازِ باجماعت کی پابندی کروں گا ۞ حسبِ موقع انفرادی کوشش کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دعوت دوں گا ۞ واپسی پر گھر میں داخِل ہو کر مسنون دُعا[3] پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام پھر سرکارِ مدینہ

مــدینہ

[1] وہ دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، بُرائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوّت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔“ یہ دعا پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ (ابوداؤد، ج ٤ ص ٤٢٠ حدیث ٥٠٩٥ مُلخصاً) [2] انظر احیاء علوم الدین ج ٥ ص ١٢٦) [3] گھر میں داخل ہو کر پڑھنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ٤٢١ حدیث ٥٠٩٦)

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام عرض کرنے کے بعد **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھوں گا۔[1]

﴿23﴾ راہ چلنے/ سیڑھی چڑھنے اُترنے کی نیّتیں

❁ جہاں جہاں بن پڑا نگاہیں جھکا کر چلوں گا ❁ عورتوں اور بے پردگی والے اشتہاری بورڈز کو دیکھنے سے بچوں گا ❁ مسجِد دیکھ کر دُرُود شریف اور بازار میں داخِل ہوتے وَقْت بازار کی دُعا[2] پڑھوں گا ❁ راہ میں جو لکھا ہوا مقدّس کاغذ پاؤں گا، اُٹھا کر ادب کی جگہ رکھ دوں گا ❁ اہلِ اسلام کو سلام اور مُصافَحہ کروں گا ❁ مسلمانوں کے سلام کا جواب دوں گا ❁ جو رشتے دار ملیں گے اُن سے بکُشادہ پیشانی مل کر صِلَۂ رِحْمی کروں گا[3] ❁ راستے میں آنے والی اونچائی پر یا سیڑھی چڑھتے وَقْت ''اَللّٰہُ اَکبَر، اَللّٰہُ اَکبَر'' اور ڈھلان یا سیڑھی سے نیچے اُترتے وَقْت ''سُبحٰنَ اللّٰہ، سُبحٰنَ اللّٰہ'' پڑھوں گا ❁ راہ چلتے یا سیڑھی چڑھتے اُترتے ہوئے جوتوں کی آواز نہ پیدا ہو اِس کا خیال رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مـــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] اس طرح کرنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی۔ [2] سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ہر تعریف، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا، ایک لاکھ گناہ مٹادے گا، ایک لاکھ درجے بلند فرمائے گا اور اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ترمذی ج ۵ ص ۲۷۰ حدیث ۳۴۳۹، ۳۴۴۰)

[3] رشتے داروں سے اچھّی طرح ملنا بھی صِلَۂ رِحم میں داخِل ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

﴿24﴾ بیٹھنے کی نیّتیں

۞ (موقع ملا تو) بہ نیّت ادائے سنّت قبلہ رُخ بیٹھوں گا ۞ غیر محتاط انداز میں گھٹنے کھڑے کرکے دوسروں کے لئے بدنگاہی کا سامان نہیں کروں گا بلکہ پردے میں پردہ کرکے بیٹھوں گا ۞ کسی کے گُھٹنے یا ران پر اپنا گھٹنا نہیں رکھوں گا ۞ عِلْمِ دین کی مجلس، اجتماعِ ذِکر ونعت اور عُلَمائے دین کی بارگاہوں میں بن پڑا تو ادباً دو زانو بیٹھوں گا۔

﴿25﴾ ماں باپ کی خدمت اور اپنے بچّوں کو پیار کرنے کی نیّتیں

۞ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم کی بجا آوری کے لئے صِلۂ رِحْمی اور اِطاعت کرکے ان کا دل خوش کروں گا ۞ ان کی خدمت کرکے ان کے اِحسانات کا عملی شکر ادا کروں گا ۞ اپنی ہر ہر دعا میں ماں باپ کو یاد رکھوں گا ۞ صِلۂ رِحْمی کرتے ہوئے بچّوں کا دل خوش کرنے کے لئے بہ نیّتِ سنّت ان سے پیار کروں گا۔ (بَہُت چھوٹے بچّوں کو بہ نیّتِ سنّت زَبان دکھا کر بھی پیار کیا جا سکتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿26﴾ اولاد ملنے کی نیّتیں

۞ اولاد ملے تاکہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امّت میں اضافہ ہو ۞ اولاد ملی تو سنّت کے مُطابِق تربیت کروں گا ہو سکا تو عالِمِ دین بناؤں گا ۞ دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہوں گا ۞ کسی نیک بندے سے تَحْنِیْک کراؤں گا۔

(یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں) ۞ بچّی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمت جان کر شکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالاؤں گا ۞ اگر لڑکا ہوا تو حُصولِ بَرَکت کے لئے اس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' رکھوں گا ۞ بچّے / بچّی کو فوراً کسی جامِعِ شرائط پیر صاحِب کا مُرید کرواؤں گا۔

﴿27﴾ بچّے کا نام رکھنے کی نیّتیں

۞ جن ناموں کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ۞ فلمی اداکاروں، کھلاڑیوں وغیرہ کے ناموں کے مُطابِق نام رکھنے کے بجائے نسبت کی بر کتیں لینے کے لئے انبِیاءِ کرام علَیھِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام، صَحابۂ کرام علَیہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کے ناموں پر نام رکھوں گا ۞ ہو سکا تو عُلَمائے کرام سے نام رکھواؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿28﴾ عقیقے کی نیّتیں

۞ سنّت سمجھ کر عقیقہ کروں گا ۞ خوش دلی کے ساتھ قیمتی جانور راہِ خدا میں قربان کروں گا ۞ لڑکی کے لیے ایک بکری اور لڑکے کے لیے دو بکرے ذَبْح کروں گا ۞ ساتویں دن عقیقہ کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿29﴾ صِلۂ رِحْمی کی نیّتیں

۞ ثواب کیلئے صِلۂ رِحْمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک) کروں گا ۞ ان

کوضَرورت ہوئی تو ممکنہ صورت میں مدد کروں گا ۞ اگر ان کی طرف سے ایذا پہنچی تو صَبْر کروں گا اور صلۂ رِحْمی جاری رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ تجارت کی نیّتیں

۞ صِرْف رزقِ حلال کماؤں گا ۞ مُعامَلات (مَثَلاً خرید وفروخت) میں دِیانت داری سے کام لوں گا ۞ حِرْص سے بچوں گا ۞ اپنے مال کی جھوٹی تعریف نہیں کروں گا ۞ جھوٹ، دھوکا بازی، وعدہ خلافی، خیانت، غیبت، چُغلی، بداَخلاقی، اَبے تبے اور تُو تڑاق والے غیر مُہذَّب اندازِ گفتگو اور مسلمانوں کی دل آزاریوں سے بچوں گا ۞ دکان پر ملنے والے فارغ اوقات (کسی کی حق تلفی نہ ہو اِس طرح) ذِکرو دُرُود یا دینی مُطالعے میں گزارنے کی سعی کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿31﴾ مُلازَمت کی نیّتیں

۞ سونپا گیا کام دِیانت داری (یعنی ایمان داری) سے کروں گا ۞ اگر ناجائز کام کا کہا گیا تو خواہ نوکری چھوڑنی پڑ جائے ہرگز نہیں کروں گا ۞ اِجارے میں طے شدہ اوقات وشرائط پر عمل کروں گا ۞ اِجارے کے اوقات میں (عُرف وعادت سے ہٹ کر کوئی) ذاتی کام نہیں کروں گا ۞ باجماعت نمازوں کی پابندی کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

(32) قرض لینے کی نیّتیں

۞ 100 فیصد لوٹا دینے کی نیّت ہوگی تو ہی وہ بھی بقدرِ ضَرورت قرض لوں گا[1] ۞ طے شدہ وَقْت کے مُطابِق اُس کا قرض لوٹا دوں گا، خوامخواہ چکّر نہیں لگواؤں گا ۞ اُس کے مطالَبے کے بِغیر کچھ نہ کچھ زائد ادا کرکے ثواب کماؤں گا ۞ قرض ادا کرکے شکریہ ادا کروں گا اوراہل و مال میں بَرَکت کی دعا دوں گا۔[2]

(33) قرض دینے کی نیّتیں

حاجتمند کو قرض دیتے وَقْت یہ نیّتیں کر سکتے ہیں: ۞ مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کا ثواب کماؤں گا ۞ رِضائے الٰہی کیلئے اس کا دل خوش کروں گا ۞ مُدّت پوری ہونے پر اسے تنگ دست پایا تو مُہلت دے کر ثواب کماؤں گا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مــــــــــــــــــدینــــــــــــــــہ

[1] حاجت کے موقع پر قرض لینے میں حرج نہیں، جبکہ ادا کرنے کا ارادہ ہو اور اگر یہ ارادہ ہو کہ ادا نہ کرے گا (تب) تو حرام کھاتا ہے اور اگر بغیر ادا کیے مرگیا مگر نیّت یہ تھی کہ ادا کردے گا، تو اُمّید ہے کہ آخرت میں اِس سے مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۶۵۶) [2] نَسائی نے سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابی رَبیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں: مجھ سے حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قرض لیا تھا۔ جب حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے پاس مال آیا، ادا فرما دیا اور دُعا دی کہ اللہ تعالٰی تیرے اَہل و مال میں بَرَکت کرے اور فرمایا: ''قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کردینا۔'' (نسائی ص۷۵۳ حدیث۴۶۹۲، بہارِ شریعت ج۲ ص۷۵۴)

[3] ایک شخص (زمانۂ گزشتہ میں) لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا: ''جب کسی تنگدست مَدیُون (یعنی مقروض) کے پاس جانا اُس کو معاف کردینا اس اُمّید پر کہ خدا ہم کو معاف کردے، جب اُس کا انتقال ہوا اللہ تعالٰی نے مُعاف فرمادیا۔'' (بخاری ج۲ ص۴۷۰ حدیث۳۴۸۰، بہارِ شریعت ج۲ ص۷۶۲)

﴿34﴾ فون کرنے یا وُصول کرنے کی نیّتیں

۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر فون کروں گا اور وُصول کروں گا ۞ مسلمان کو ''اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ'' کہہ کر سلام میں پَہَل کروں گا ۞ اگر مجبوری نہ ہوئی تو فوراً فون وُصول کرکے مسلمان کی تشویش دُور کروں گا (کیونکہ فون وُصول نہ ہونے کی صورت میں اکثر بے قراری ہوتی ہے) ۞ کم از کم ایک بار صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! کہوں گا ۞ دوسروں کی موجودگی میں مخاطَب کی اجازت کے بِغیر فون کا اسپیکر آن نہیں کروں گا ۞ بِغیر اجازت کسی کا فون ریکارڈ نہیں کروں گا ۞ گناہوں بھری گفتگو (مَثَلاً غیبت، چغلی وغیرہ) سے بچوں اور بچاؤں گا ۞ اِختِتام پر بھی سلام کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿35﴾ اپنے پاس فون رکھنے کی نیّتیں

۞ میوزیکل ٹونز سے خود بھی بچوں گا اور دوسروں کو بھی بچاؤں گا ۞ ثواب کے کاموں میں استِعمال کروں گا (مَثَلاً عُلَماء سے مسائل دریافت کرنا، صلۂ رِحمی، مبارکباد، عیادت، تعزیت، نیکی کی دعوت، رزقِ حلال کی جستجو وغیرہ) ۞ بلا سخت ضَرورت سوئے ہوئے کو فون کرکے اُس کی نیند خراب نہیں کروں گا ۞ مسجِد، اِجتماع، مدنی مذاکرے، مَدَنی مشورے اور مزار شریف پر حاضری وغیرہ مواقِع پر فون بند رکھوں گا ۞ کسی کا فون آنے پر خوشی ہوئی تو مسلمان کو راضی کرنے کا ثواب کمانے کی نیّت سے خوشی کا اِظہار کروں گا۔ (ناگواری کا اِظہار دل آزار ثابت ہوسکتا ہے)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک بار دُرود پڑھتا ہے **اللہ** اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿36﴾ بجلی استِعمال کرنے کی نیّتیں

۞ کمپیوٹر، فریج، واشِنگ مشین، گیزر، A.C.، پنکھا، بتّی وغیرہ چلاتے وَقت بہ نیّتِ ثواب **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھوں گا ۞ جہاں ایک بلب سے کام چل سکتا ہو گا بِلاضَرورت زائد بلب روشن نہیں کروں گا ۞ ضَرورت پوری ہوچکنے پر اِسراف سے بچنے کی **نیّت** سے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھ کر فوراً بند (OFF) کردوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿37﴾ پنکھا یا A.C. یا واشنگ مشین چلانے کی نیّتیں

۞ نَماز پڑھتے وَقت چلا رہے ہوں تو یہ نیّت کریں: خُشوع (یعنی دل جمعی) پر مدد حاصِل کرنے کی نیّت سے **پنکھا یا A.C.** چلاؤں گا ۞ سونے کیلئے چلاتے **وقت: نیند پر** مدد حاصِل کرنے اور نیند کے ذَرِیعے عبادت پر قُوَّت پانے کیلئے پنکھا (یا A.C.) چلا رہا ہوں ۞ ضَرورت پوری ہوجانے کے بعد نیّت کیجئے: اِسراف سے بچنے کیلئے بند کررہا ہوں ۞ دوسروں کی موجودگی میں نیّت: گھر کے دوسرے افراد یا مہمانوں کو فرحت پہنچانے اور ان کی دل جوئی کے لئے پنکھا یا **A.C.** چلا رہا ہوں ۞ صَفائی کی سنّت پر مدد حاصِل کرنے کیلئے واشِنگ مشین آن (on) کررہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿38﴾ کمپیوٹر کے متعلّق نیّتیں

۞ گناہوں بھرے مناظر دیکھنے سے بچوں گا ۞ اگر اچانک عورت کی تصویر اسکرین پر آ گئی تو فوراً نظر ہٹا لوں گا اور اُسے دور کر دوں گا ۞ ضَرورت پوری ہو جانے پر اِسراف سے بچنے کیلئے فوراً بند کر دوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿39﴾ مَدَنی چینل دیکھنے کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کیلئے روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ 12 منٹ مَدَنی چینل دیکھوں گا ۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر آن آف کروں گا ۞ آن ہونے کی صورت میں اگر کوئی ایک بھی دیکھنے یا سننے والا موجود نہ ہوا تو اِسراف سے بچنے کی نیّت سے فوراً بند کر دوں گا ۞ عِلمِ دین حاصِل کرنے کیلئے دیکھوں گا ۞ جب جب صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب سنوں گا دُرُودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿40﴾ دینی کتاب پڑھنے کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے، ہو سکا تو باوُضو اور قِبلہ رُو ہو کر مُطالَعہ کروں گا ۞ موقع کی مناسَبَت سے عَزَّوَجَلَّ، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، رضی اللہ تعالٰی عنہ، رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پڑھوں گا ۞ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَماء سے پوچھ لوں گا ۞ اپنی ذاتی کتاب پر

جہاں جہاں ضَرورت ہوگی انڈر لائن کروں گا ۞ یادداشت کے اشارے لکھوں گا ۞ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو مصنّف یا ناشِرین کو تحریراً مُطّلع کروں گا۔(ناشِرین و مصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿41﴾ دینی مدرَسے میں پڑھنے کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کے لئے عِلْمِ دین حاصل کروں گا ۞ شدید مجبوری کے بِغیر چُھٹّی نہیں کروں گا ۞ دَرَجے میں باوُضو، تعظیمِ عِلْمِ دین کے لئے صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر شریک ہوا کروں گا ۞ دینی کُتُب اوراساتِذہ کا ادب کروں گا ۞ جو سیکھوں گا وہ دوسروں کو سکھانے میں بُخْل نہیں کروں گا ۞ مدرَسے کے جَدْوَل پر عمل کروں گا ۞ وقف کی اشیاء میں غیر شَرْعی تصرُّف نہیں کروں گا ۞ مَدَنی انعامات پر عمل، مَدَنی قافِلوں میں سفر اور دیگر مَدَنی کام کرتا رہوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿42﴾ عِلْمِ دین/قراٰنِ مبین پڑھانے کی نیّتیں

۞ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے پڑھاؤں گا ۞ درجے میں باوُضو ہو کر تعظیمِ عِلْمِ دین (یا تکریمِ قراٰنِ مبین) کے لئے صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر شریک ہوا کروں گا ۞ اگر طلبہ کو کوئی بات سمجھ نہ آئی تو بار بار سمجھانے میں سُستی نہیں کروں گا ۞ کسی استاذ یا طالبِ عِلْم بلکہ

کسی بھی مسلمان کی غیبت نہیں کروں گا ۞ چیخم چاخ کرنے، غیر مُہذَّب فِقرے بولنے اور ہر طرح کی بداَخلاقی سے خود کو بچاتے ہوئے طَلَبہ کو اعلیٰ اَخلاق کی تعلیم دینے کی سعی کروں گا ۞ طَلَبہ کو وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ترغیب دیتا رہوں گا ۞ خود بھی مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کیا کروں گا ۞ قراٰنِ کریم پڑھانے میں تجوید کے قواعِد ملحُوظ رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿43﴾ تِلاوت کرنے کی نیّتیں

۞ قراٰنِ کریم کی بہ نیّت ثواب زیارت کروں گا، تعظیماً چُھوؤں گا، چوموں گا، آنکھوں سے لگاؤں گا اور سر پر رکھوں گا ۞ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتے ہوئے اعوذ اور **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر تلاوت کروں گا ۞ قواعِدِ تجوید یعنی حروف کی درست مخارِج کے ساتھ ادائیگی، رُموزِ اوقاف، مَعروف طریقے اور مَدّات کا خیال رکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر پڑھوں گا ۞ باوُضو قبلہ رُو دو زانو بیٹھ کر تلاوت کروں گا ۞ حکمِ حدیث پر عمل کرتے ہوئے دورانِ تلاوت رؤوں گا رونا نہ آیا تو رونے جیسی شکل بناؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿44﴾ تِلاوت سننے کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کیلئے حکمِ قراٰنی پر عمل کرتے ہوئے کان لگا کر خوب توجُّہ کے ساتھ چپ چاپ تلاوت سنوں گا ۞ اپنے اختیار میں ہوا اور دل میں اِخلاص پایا تو حکمِ حدیث پر عمل کرتے ہوئے اشکباری کرتے ہوئے اور یہ نہ ہوسکا تو رونے والوں جیسی صورت بنائے تلاوت سنوں گا۔

Go To Index

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿45﴾ دُرُود شریف پڑھنے کی نیّتیں

۞ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی نیّت سے دُرُود شریف پڑھوں گا ۞ ہوسکا تو سر جھکائے، آنکھیں بند کئے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تصوُّر باندھ کر دُرُود شریف پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿46﴾ نعت شریف پڑھنے سننے کی نیّتیں

۞ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا کیلئے حتَّی الْوَسْع باوُضو، آنکھیں بند کئے، سر جھکائے، گُنبدِ خضرا بلکہ مکینِ گُنبدِ خضرا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تصوُّر باندھ کر نعت شریف پڑھوں اور سنوں گا ۞ رونا آیا اور رِیا کاری کا خدشہ محسوس ہوا تو رونا بند کرنے کے بجائے رِیا کاری سے بچنے کی کوشش کروں گا ۞ کسی کو روتا تڑپتا دیکھ کر بدگمانی نہیں کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿47﴾ عالِمِ دین کی خدمت میں حاضِری کی نیّتیں

۞ زیارت، سلام، مُصافَحہ اور دست بوسی کروں گا[1] ۞ ہوسکا تو حسبِ توفیق کچھ نہ

مدینہ

[1] قراٰنِ عظیم بے چُھوئے دیکھنا، کعبۂ معظّمہ پر بیرونِ مسجد سے نظر کرنا، عالِم کو بنگاہِ تعظیم دیکھنا، ماں باپ کو بنظرِ محبّت دیکھنا، عالم سے مُصافَحہ کرنا، یہ سب عباداتِ بدنیہ ہیں اور سب بحالِ جَنابت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت میں) بھی رَوا (یعنی جائز) ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج۱۰ص۵۵۷)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

کچھ نذرانہ پیش کروں گا[1] ۞ بے حساب مغفِرت کی دعا کیلئے درخواست کروں گا ۞ امتحاناً سُوال نہیں کروں گا ۞ مسئلہ معلوم کرنا ہوا تو اجازت لے کر باادب عرض کروں گا ۞ اپنے کارنامے سنانے کے بجائے تعظیماً دوزانو بیٹھ کر سر جھکائے خاموش رہ کر اُن کی گفتگو سے فیض یاب ہوں گا ۞ ان کی مرضی کے خلاف زیادہ دیر حاضِر رہنے پر اِصرار نہیں کروں گا ۞ اجازت لے کر رخصت ہوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾48﴿ مزارات پر حاضری کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کے لئے باوُضُو مزار پر حاضِری دوں گا ۞ قدموں کی طرف سے آ کر چار ہاتھ دُور رہتے ہوئے قبلے کو پیٹھ اور صاحِبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے ہاتھ باندھ کر عرض کروں گا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ (یعنی آپ پر سلام ہو اے میرے سردار!) ۞ ایصالِ ثواب کروں گا ۞ ان کے وسیلے سے دعا کروں گا ۞ مزار شریف کو پیٹھ کرنے سے حتَّی الْاِمکان بچوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾49﴿ نیکی کی دعوت اور انفِرادی کوشش کی نیّتیں

۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر نیکی کی دعوت دینے کیلئے انفرادی کوشش کروں

مدینہ

[1] چیز دینے کے بجائے عُلَماء کو رقم دینا زیادہ مفید ہوتا ہے کیوں کہ ہم نے جو چیز پیش کی ہو سکتا ہے وہ ان کو کام نہ آئے۔

گا ۞ سلام کے بعد گرمجوشی سے ہاتھ ملاؤں گا ۞ حتَّی الْاِمکان نیچی نگاہیں کیے بات چیت کروں گا (نیچی نگاہیں کر کے انفرادی کوشش کرنے سے نیکی کی دعوت کا فائدہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مزید بڑھ جائے گا) ۞ سنّت پر عمل کی نیّت سے مُسکرا کر بات کروں گا ۞ سامنے والے کے حسبِ حال سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت یا مَدَنی قافِلے میں سفر یا مَدَنی اِنعامات پر عمل کا ذِہن دینے کی سعی کروں گا[1] ۞ اگر انفِرادی کوشش کا اچّھا نتیجہ سامنے آیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم سمجھوں گا اور شکرِ الٰہی بجالاؤں گا اور اگر کوئی ناخوشگوار بات پیش آئی تو سامنے والے کو سخت دل وغیرہ سمجھنے کے بجائے اِسے اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(50) بُرائی سے مَنْع کرنے کی نیّتیں

۞ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لئے بُرائی سے مَنْع کروں گا ۞ حتَّی الْاِمکان تنہائی میں اور خوب نرمی سے سمجھاؤں گا ۞ بِالفرض اُس نے نامناسب انداز اختِیار کیا تو صَبْر کروں گا اور اصلاح قبول کی تو اُسے اپنا کمال نہیں بلکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سمجھوں گا ۞ ناکامی کی صورت میں اُسے ضدّی وغیرہ سمجھنے کے بجائے اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا۔

مدینہ

[1] نئے اسلامی بھائی کو ایک دم سے داڑھی رکھنے اور عمامہ شریف پہننے کی تلقین کے بجائے نَماز کی فضیلت وغیرہ بتائی جائے۔ ہاں جس سے بات کر رہے ہیں وہ ''شَیوڈ'' ہے اور ظنِّ غالب ہے کہ اِس کو منڈانے سے توبہ کروا کر داڑھی بڑھانے کا کہیں گے تو مان جائے گا تب تو اُس کو داڑھی مُنڈانے سے منع کرنا واجِب ہو جائے گا، مگر عُمُوماً نئے اسلامی بھائی پر ''ظنِّ غالِب'' ہونا دشوار ہوتا ہے، عمل کے جذبے کی کمی کا دَور ہے، نئے اسلامی بھائی کو داڑھی رکھنے کا اصرار کرنے پر ہوسکتا ہے آیِندہ آپ کے سامنے آنے ہی سے کترائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿51﴾ بیان کرنے کی نیّتیں

﴿مَدَنی چینل کے مبلّغین بھی حسبِ حال نیّتیں کر سکتے ہیں﴾

۞ حمد وصلوٰۃ اور مَدَنی ماحول میں پڑھائے جانے والے دُرود وسلام پڑھاؤں گا ۞ دُرودشریف کی فضیلت بتا کر صلُّوا عَلَی الْحَبِیب! کہوں گا یوں خود بھی دُرُودِ پاک پڑھوں گا اور دوسروں کو بھی پڑھاؤں گا ۞ سنّی عالِم کی کتاب سے پڑھ کر بیان کروں گا ۞ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ،آیت 125: اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ آیَة۔ یعنی ''پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ۞ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ۞ اشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ۞ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ۞ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ۞ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾52﴿ بیان سننے کی نیّتیں

﴾مَدَنی چینل کے ناظِرین بھی ان میں سے حسبِ حال نیّتیں کر سکتے ہیں﴿

۞ نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ۞ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ۞ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ۞ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ۞ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْآ اِلَی اللّٰہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ۞ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾53﴿ ملاقات کی نیّتیں

۞ بہ نیّت ادائے سنّت سلام کروں گا ۞ سنّت کے مُطابِق دونوں ہتھیلیوں سے بِلا حائل مُصافَحہ کروں گا ۞ کسی نے بُلایا، پکارا یا توجُّہ چاہی تو لَبَّیْک کہوں گا[1] ۞ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے، اِتّباعِ سنّت اور صدقے کا ثواب کمانے اور مسلمان کے دل میں خوشی داخِل کرنے کی نیّت سے **مسکراؤں** گا ۞ اس کی ملاقات پر دل خوش ہوا تو اس کا اظہار

مـــــدینـــہ

[1] میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے والدِ ماجِد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الحنان لکھتے ہیں: جو آپ (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو پکارتا جواب میں ''لَبَّیْک'' فرماتے یعنی حاضر ہوں۔ (سُرُورُ الْقُلُوب بِذِکْرِ الْمَحبوب ص۱۸۲)

کر کے اس کا بھی دل خوش کروں گا (اپنے دل میں ناگواری پیدا ہونے کی صورت میں اُسے اِس بات کا احساس نہیں ہونے دوں گا اور جھوٹ بھی نہیں بولوں گا کہ آپ سے مل کر خوشی ہوئی) ۞ اس کی جھوٹی تعریف نہیں کروں گا ۞ غیبت و چغلی وغیرہ نیز فُضول گوئی سے بچوں گا ۞ بِلا ضرورت سُوالات نہیں کروں گا[1] ۞ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے اس پر انفِرادی کوشِش کروں گا ۞ وقتِ رخصت (اچّھا! خدا حافظ! وغیرہ کہنے کے بجائے) سلام کروں گا۔ (سلام کے بعد خدا حافِظ کہنے میں حرج نہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿54﴾ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرنے کی نیّتیں

۞ رِضائے الٰہی کیلئے نیکیوں میں اضافے، ان پر اِستِقامت پانے اور گناہوں سے بچنے کی کوشِش کے ضِمن میں روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے ''مَدَنی اِنعامات'' کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کرواؤں گا ۞ اگر نُمایاں تعداد میں مَدَنی اِنعامات پر عمل ہوا تو رِیا کے حملوں سے بچنے کیلئے بِلا ضَرورت کسی پر عَدَد ظاہِر نہیں کروں گا ۞ جن کا عمل کم ہوا اُن کو حقیر جاننے سے بچوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مـــدینــہ

[1] مَثَلاً: کہاں سے آرہے ہو؟ کہاں جارہے ہو؟ وہاں کیا کام ہے؟ کہاں ملازمت ہے؟ والد صاحب کیا کام کرتے ہیں؟ بچّے کتنے ہیں؟ کتنے بھائی بہن ہیں؟ کہاں تک تعلیم ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

﴿55﴾ قفلِ مدینہ لگانے کی نِیّتیں

❁ بدکلامی اور بدنگاہی کے ساتھ ساتھ فُضُول کلامی اور فُضُول نگاہی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے رِضائے الٰہی کی خاطر زبان اور آنکھوں کا **قفلِ مدینہ** لگاؤں گا ❁ کچھ نہ کچھ اشارے سے یا لکھ کر بھی گفتگو کروں گا ہر مَدَنی ماہ کی پہلی پیر شریف کو **یومِ قفلِ مدینہ** مناؤں گا اور اس میں مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "**خاموش شہزادہ**" پڑھوں یا سنوں گا (تا کہ خاموشی کا مضبوط ذِہن بنے) ❁ پیدل چلنے میں بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے نیچی نظر، کسی سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے قدموں کے قریب ترین فرش پر اور بیٹھے ہونے کی صورت میں اپنی گود میں یا اِسی طرح قریبی حصّہ زمین پر نظر رکھنے کی کوشش کروں گا ❁ دورانِ سفر گاڑی میں (ڈرائیونگ کے علاوہ) بِلا ضَرورت باہَر دیکھنے سے حتَّی الْاِمکان بچوں گا ❁ غفلت بھری خاموشی سے بچنے کیلئے ذِکرو دُرُود کی کثرت بھی کروں گا اور کچھ نہ پڑھنے کی صورت میں کبھی مکّۂ مکرَّمہ اور مدینۂ منوَّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کا تصوّر باندھوں گا تو کبھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر، اپنے گناہوں، موت، خاتمے، مُردے کی بے بسی، مُردے کے صدمے، قَبر و آخِرت اور پُل صِراط کی دہشت، جنّت و جہنّم وغیرہ کے مُتعلِّق غور و فکر اور اپنا مُحاسَبہ کروں گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لیے غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (اَلۡجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۶۵ حدیث ۵۸۹۷)

﴿56﴾ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّتیں

۞ اگر شَرْعی مِقدار کا سفر ہوا تو گھر میں روانگیِ سفر کی غیر مکروہ وَقْت میں دو رَکعت نَفْل ادا کروں گا ۞ ہر بار رب کے ساتھ مل کر سُواری کی دُعا، احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان اور گناہوں سے توبہ کروں گا ۞ امیرِ قافِلہ کی اطاعت اور مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کی پابندی کروں گا ۞ زَبان، آنکھوں اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاؤں گا ۞ ہر موقع پر ''مَدَنی اِنعامات'' پرعمل جاری رکھوں گا ۞ وُضو، نَماز اور قرآنِ کریم پڑھنے میں جو غَلَطیاں ہیں وہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہ کر دُرُست کروں گا۔ (جو جانتا ہو وہ یہ نیّت کرے کہ سکھاؤں گا) ۞ سنّتیں اور دعائیں سیکھوں اور سکھاؤں گا ۞ تمام فرض نَمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا ۞ تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل اور صلوٰۃُ التّوبہ پڑھوں گا ۞ ''صدائے مدینہ'' لگاؤں گا یعنی نَمازِ فَجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا ۞ موقع ملا تو دَرْس دوں گا اور سنّتوں بھرا بیان کروں گا ۞ مسلمانوں سے پُرتپاک طریقے پر ملاقات کر کے ان پر خوب انفِرادی کوشِش کروں گا اور مَدَنی قافِلے میں ہاتھوں ہاتھ سفر کیلئے تیّار کروں گا ۞ اپنے لئے، گھر والوں کیلئے اور امّتِ مسلمہ کیلئے دُعائے خیر کروں گا ۞ ہر وَقْت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا اِمکان بڑھ جاتا ہے لہٰذا واپَسی پر فرداً فرداً انتِہائی لَجاجَت کے ساتھ مُعافی مانگوں گا ۞ (شرعی) سفر سے واپَسی پر گھر والوں کیلئے تحفہ لے جانے کی سنّت ادا کروں گا ۞ (سفر اگر شَرعی ہوا تو) مسجِد میں آ کر غیر مکروہ وَقْت

میں واپسی سفر کے دو نفل پڑھوں گا ۞ حسبِ حال مزید اچھی اچھی نیّتیں کرتا رہوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿57﴾ لنگرِ رسائل کی نیّتیں

۞ لنگرِ رسائل کے ذَرِیعے راہِ خدا میں خرچ، نیکی کی دعوت اور اِشاعتِ عِلمِ دین کا ثواب کماؤں گا ۞ جسے رسالہ یا کتاب یا V.C.D. تحفے میں دوں گا حتَّی الْاِمکان اُس سے پڑھنے/ سننے کا ہَدَف بھی لے لوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿58﴾ مَدَنی مشورہ کرنے اور دینے کی نیّتیں

۞ مشورہ کرنے کی سنّت پر عمل اور اچّھا مشورہ دینے والے کی حوصلہ افزائی کروں گا نیز ناقِص مشورہ دینے والے کی دل شکنی سے بچوں گا ۞ کسی کے مشورے پر عمل کے نتیجے میں نقصان اٹھانا پڑا تو اُس کو اِس کا ذمّے دار نہیں ٹھہراؤں گا ۞ جب کوئی مجھ سے مشورہ مانگے گا تو دِیانت داری کے ساتھ دُرُست مشورہ دوں گا ۞ اپنے دیئے ہوئے مشورے پر ہی عمل کا اِصرار اور عمل نہ کیا تو ناراضی کا اظہار نہیں کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿59﴾ مَدَنی کاموں کی کارکردگی جمع کروانے میں نیّتیں

۞ ریاکاری سے بچتے ہوئے مَدَنی مرکز کے حکم پر عمل اور ذِمّے دار کی دلجوئی کے

لئے مقرَّرہ وَقْت کے اندر اندر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی کارکردگی جَمْع کروا دوں گا ۞ کارکرد َگی ناقِص مانی گئی تو کسی کو الزام دینے کے بجائے اسے اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا ۞ اچّھی کارکردگی کو اپنا کارنامہ نہیں ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی عطا سمجھوں گا ۞ عمدہ کارکردگی پر حوصلہ افزائی کیلئے تعریفی کلمات سننے کی خواہِش دَباؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾60﴿ دعوتِ اسلامی کے اِجتماعی اعتکاف کی نِیّتیں

۞ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری دس دن (یا پورے ماہ) کے سنّتِ اعتِکاف کیلئے جا رہا ہوں ۞ روزانہ پانچوں نَمازیں پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا ۞ روزانہ تہجُّد، اِشراق، چاشْت، اَوّابین اور کم ازکم طاق راتوں میں صلٰوۃُ التَّسبیح ادا کروں گا ۞ تِلاوت اور ذِکر ودُرُود کی کثرت کروں گا ۞ اعتِکاف کے جَدْوَل پر عمل کرتے ہوئے سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شریک ہوں گا ۞ (عالمی مَدَنی مرکز میں معتکف ہوا تو روزانہ اور کہیں دوسرے مقام پر اعتِکاف کیا اور ابتدائی 20 روزوں میں مدنی چینل کے ذَرِیْعے خارجِ مسجِد ترکیب بنی تو) از ابتدا تا انتہا مَدَنی مذاکروں میں شرکت کروں گا ۞ زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا ۞ کسی سے ایذا پہنچی تو عَفْو و درگزر سے کام لیتے ہوئے صِرْف وصِرْف نرمی اور صَبْر سے کام لوں گا ۞ مسجِد کو ہر طرح کی بدبُو اور آلودَگی سے بچاؤں گا ۞ بہ نیّتِ حیا سونے میں ''پردے میں پردہ'' کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وَقْت پاجامے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینی مُفید ہے۔ مَدَنی قافِلے میں، گھر میں اور ہر جگہ اس کا خیال رکھنا

چاہیئے) ۞ کسی کی کوئی چیز (مَثَلاً تولیہ، چادر، کنگھا نیز اِستنجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چپّل وغیرہ) استِعمال نہیں کروں گا ۞ اپنے لئے، گھر والوں، احباب اور ساری اُمّت کیلئے دعائیں کروں گا ۞ چاندرات کو ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے کا مسافر بنوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿61﴾ ناخُن کاٹنے کی نیّتیں

۞ جُمعے کے دن ناخُن کاٹ کر مُستَحَب پر عمل کروں گا ۞ پیارے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ارشاد فرمائی ہوئی ترتیب کے مطابق ہاتھوں کے ناخُن کاٹوں گا[1] ۞ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلا (WASHROOM) یا غُسل خانے میں نہیں ڈالوں گا (کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿62﴾ زُلفیں رکھنے کی نیّتیں

۞ سنّت کے مطابِق آدھے کان تک یا پورے کان تک یا کندھوں سے چُھو جانے تک زُلفیں رکھوں گا[2] ۞ سر کے تمام بال پورے رکھوں گا، قلموں وغیرہ کے پاس سے نہیں صرف گُدّی کی طرف سے کٹواؤں گا۔

مدینہ

[1] حُضُورِاقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے مروی ہے، کہ دہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں (یعنی الٹے) کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اس کے بعد دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تَرشوائے، اس صورت میں دَہنے (سیدھے) ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور دَہنے (سیدھے) پر ختم بھی ہوا۔ (درمختار ج۹ ص ۶۷۰، بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۳ تا ۵۸۴)

[2] مرد کیلئے کندھوں سے نیچے تک زُلفیں بڑھانا حرام ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿63﴾ سر اور داڑھی کے بالوں میں مِہندی لگانے کی نِیّتیں

۞ مُستَحَب پر عمل کرنے کا ثواب کمانے کیلئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر سفید بالوں کو (پیلی یا سُرخ) مہندی سے رنگتا ہوں[1] ۞ مہندی (خاص طور پر سر پر) لگا کر نہیں سوؤں گا۔ (بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿64﴾ اسلامی بہنوں کیلئے مہندی لگانے کی نِیّتیں

۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر حکمِ حدیث پر عمل کرتے ہوئے مہندی سے ہاتھ رنگوں گی ۞ جِرم دار (یعنی جس کی تہ جمتی ہو ایسی) مہندی نہیں لگاؤں گی ۞ مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ (بلکہ بغیر مِہندی کے بھی) نامَحرم پر ظاہر نہیں ہونے دوں گی[2] ۞ چھوٹے بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی نہیں لگاؤں گی۔[3] (چھوٹی بچّیوں کو لگانے میں حرج نہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] ''شرحُ الصُّدور'' صفحہ 152 پر حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: جو شخص داڑھی میں خِضاب (کالے خِضاب یا کالی مہندی کے علاوہ مثلاً لال یا زَرد مہندی کا) لگاتا ہو۔ انتِقال کے بعد مُنکَر نَکِیر اُس سے سُوال نہ کریں گے۔ مُنکَر کہے گا: اے نَکِیر! میں اُس سے کیونکر سُوال کروں جس کے چہرے پر اسلام کا نور چمک رہا ہے۔ [2] غیر محرموں کی نظر سے ہتھیلیاں بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی والیوں میں کالے دستانے رائج ہیں جو کہ نہایت عمدہ انداز ہے، خصوصاً عرب خواتین میں بھی یہ دستانے پہنے جاتے ہیں۔ [3] بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بِلاضَرورت مہندی لگانا ''ناجائز'' ہے، عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۸)

﴿65﴾ پردے کی نیّتیں

(اسلامی بہنوں کے لئے)

۞ شَرعی اِجازت کے تَحت گھر سے باہَر نکلنا ہوا تو بہ نیّتِ ثواب مکمّل شَرعی پردہ کرلوں گی، آتے جاتے اپنی گلی میں بلکہ (فلیٹ ہوا تو) سیڑھی پر بھی پردہ قائم رکھتے ہوئے چِہرے پر نِقاب ڈالے رہوں گی ۞ جاذِبِ نظر بُرقع اوڑھ کر باہَر نہیں نکلوں گی ۞ نامَحرم سے بات کرنے کی نوبت آئی تو حکمِ قرانی پر عمل کرتے ہوئے لوچ دار یعنی نرم و ملائم گفتگو سے بچوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿66﴾ سُرمہ لگانے کی نیّتیں

۞ سوتے وَقت آنکھوں میں سُرمہ لگانے کی سنّت پر عمل کروں گا ۞ سیاہ سرمہ یا کاجل زینت کی نیّت سے نہیں لگاؤں گا[1] ۞ کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگاؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿67﴾ سونے کی نیّتیں

۞ احتیاطاً تجدیدِ ایمان اور ہر گناہ سے توبہ کروں گا ۞ باوُضو، سونے کی

---

[1] زینت کی نیّت سے مرد کو سُرمہ لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری ج۵ ص۳۵۹)

دُعا[1] آیۃُ الکُرسی وغیرہ پڑھ کر سب سے آخِر میں سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن پڑھوں گا ❁ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کروں گا ❁ سیدھی کروٹ پر سیدھا ہاتھ رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوؤں گا[2] ❁ معمول کے مُطابِق اَوراد پڑھنے کے بعد کوشش کروں گا کہ زَبان پر مسلسل ذِکرُ اللہ جاری رہے اور اِسی حالت میں نیند آجائے[3] ❁ جاگنے پر مسنون دعا پڑھوں گا۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿68﴾ علاج کروانے کی نیّتیں

❁ عبادت پر قُوَّت اور رزقِ حلال کمانے پر طاقت حاصِل کرنے کے لئے مُسْتَحَب سمجھ کر علاج کرواؤں گا ❁ دوا یا گولی استِعمال کرنے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِی،

---

[1] سونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا ۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بُخارِی ج ٤ ص١٩٦ حدیث :٦٣٢٥) [2] سنّت یوں ہے کہ قُطْب تارے (یعنی شِمال) کی طرف سر کرے اور سیدھی کروٹ پر سوئے کہ سونے میں بھی منہ کعبے کو ہی رہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٣٨٥) دنیا میں ہر جگہ قُطْب تارہ شمال کی جانب نہیں پڑے گا لہٰذا دُنیا کے کسی بھی حصّے میں سوئیں اور سر یا پاؤں کسی بھی سَمت ہوں بس" سیدھی کروٹ اس طرح سوئیں کہ چہرہ قبلے کی طرف رہے، سنّت ادا ہو جائیگی۔ [3] بہارِ شریعت ج3 ص436 پر ہے: سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل (لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ) وتسبیح (سبحٰنَ اللّٰہ) وتحمید (اَلحمدُ لِلّٰہ) پڑھے یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قِیامت کے دن اُسی (حالت) پر اُٹھے گا۔ [4] جاگنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بُخارِی ج ٤ ص١٩٦ حدیث٦٣٢٥) بہارِ شریعت ج ٣ ص436 پر ہے: (نیند سے بیدار ہو کر) اُسی وقت پکّا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقوٰی کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

بِسمِ اللّٰہِ الْکافِی پڑھوں گا ۞ کیسی ہی سخت بیماری ہوئی صَبْر کروں گا ۞ اپنے یا بچّے یا گھر کے کسی فرد کے مرض یا مصیبت میں مبتلا ہونے کا بِلا ضَرورت دوسروں پر اظہار کرنے سے بچ کر ثواب کا حقدار بنوں گا ۞ صِرْف مَرد طبیب (ڈاکٹر) سے علاج کرواؤں گا (جبکہ اسلامی بہنیں بلا اجازت شَرْعی نامحرم ڈاکٹر سے علاج نہ کروانے کی نیّت کریں) ۞ طبیب کے بتائے ہوئے پرہیز پر اگر قصْداً ''ہاں'' کر دی تو اس ہاں کو نبھاؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿69﴾ مریض کی عیادت کی نیّتیں

۞ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے عِیادت کروں گا ۞ مریض سے یہ کہوں گا: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہ[1] ۞ مریض کو رِسالہ وغیرہ تحفے میں دیکر اُس کی دلجوئی کروں گا ممکن ہوا تو کچھ رسائل اس کے پاس رکھوا دوں گا تا کہ یہ عِیادت کرنے والوں میں بانٹ سکے ۞ مایوس کُن باتوں سے بچتے ہوئے اس کو تسلّی دوں گا ۞ مرض اور علاج وغیرہ کی غیر ضَروری پوچھ گچھ نہیں کروں گا ۞ اس کے پاس زیادہ دیر نہیں رُکوں گا ۞ اِس سے دُعا کی درخواست کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿70﴾ تعزیت کی نیّتیں

۞ رضائے الٰہی کیلئے اِتِّباعِ سنّت میں مصیبت زدہ کی تعزیت کرتے ہوئے صَبْر

مدینہ

[1] کوئی حرج کی بات نہیں اللّٰہ تعالٰی نے چاہا تو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (بخاری ج۲ ص۵۰۵ حدیث ۳۶۱۶)

کی تلقین کروں گا[1] ❁ ہوسکا تو اس کا غم دور کرنے میں عملی تعاون کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿71﴾ جنازے میں شرکت کی نیّتیں

❁ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقِّ مسلم ادا کرتے ہوئے نَمازِ جنازہ پڑھ کر تدفین تک شریک رہوں گا ❁ مرحوم کیلئے دعائے مغفِرت وایصالِ ثواب کروں گا ❁ اپنا جنازہ اُٹھنا یاد کرتے ہوئے ہوسکا تو اشکباری کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿72﴾ قبرِستان جانے کی نیّتیں

❁ قبرِستان میں داخلے کی دعا پڑھوں گا[2] ❁ اہلِ قُبور کو ایصالِ ثواب کروں گا ❁ قبریں دیکھ کر اپنی موت یاد کرکے ہوسکا تو آنسو بہاؤں گا ❁ وہاں کی شَرعی احتِیاطوں پر عمل کروں گا (مثلاً قَبْر پر پاؤں نہ رکھوں گا، نہ ہی بیٹھوں گا، قبر پر اگر بتیاں نہیں سُلگاؤں گا، قبریں مِٹا

---

[1] فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلّی دی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے ایسے دوحُلّے پہنائے گا جن کی قیمت ساری دنیا نہیں ہوسکتی۔ (مُعجَم اَوسَط ج٦ ص٤٢٩ حدیث ٩٢٩٢)

[2] وہ دعا یہ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر ۔اے قبر والو! تم پرسلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٥٠)

کر جو نیا راستہ نکالا گیا ہوگا اس پر نہیں چلوں گا)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ
30-06-2014

بیان: 3

نیک بننے کا نسخہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک بننے کا نسخہ[1]

غالباً شیطٰن بیان کا یہ رسالہ (24 صَفْحات) نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنادیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک شَخْص نے خواب میں ''خوفناک بلا'' دیکھی، گھبرا کر پوچھا: تُو کون ہے؟ **بلا** نے جواب دیا: ''میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔'' پوچھا: تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا: **دُرُود شریف کی کثرت**۔ (اَلْقَولُ الْبَدِیع ص ۲۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف کی کثرت بھی **نیک بننے کا نُسخہ** ہے۔ اے کاش! ہم اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وَقْت دُرُود وسلام پڑھتے رہیں۔

تُربَت میں ہوگی دید رسولِ اَنام کی
عادت بنا رہا ہوں دُرُود و سلام کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ اجتماع (۲، ۳، ۴ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے۔ **-مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

قد آور سانپ

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے کسی نے ان کی توبہ کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں محکمۂ پولیس میں سِپاہی تھا، گناہوں کا عادی اور پکّا شرابی تھا۔ میری ایک ہی بچّی تھی اس سے مجھے بے حد پیار تھا۔ وہ ۲دوسال کی عُمر میں فوت ہوگئی، میں غم سے نِڈھال ہوگیا۔ اِسی سال جب شبِ بَرَاءَت آئی میں نے نَمازِ عشا تک نہ پڑھی، خوب شراب پی اور نشے ہی میں مجھے نیند نے گھیر لیا۔ میں خواب کی دنیا میں پَہُنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مَحشر برپا ہے، مُردے اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر جَمْع ہورہے ہیں، اِتنے میں مجھے اپنے پیچھے سَرسَراہٹ محسوس ہوئی، مُڑ کر جو دیکھا تو ایک **قد آور سانپ** منہ کھولے مجھ پر حملہ آور ہونے والا تھا! میں گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا، سانپ بھی میرے پیچھے پیچھے دوڑنے لگا، اِتنے میں ایک نورانی چِہرے والے **کمزور بُزُرگ** پر میری نظر پڑی، میں نے ان سے فریاد کی، ''اُنہوں نے فرمایا: میں بے حد کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا۔'' میں پھر تیزی کے ساتھ بھاگنے لگا، سانپ بھی برابر تَعاقُب میں تھا، دوڑتے دوڑتے میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، ٹیلے کے اُس طرف **خوفناک آگ** شُعلہ زَن تھی اور کافی لوگ اُس میں جل رہے تھے، میں اُس میں گرنے ہی والا تھا کہ آواز آئی: ''پیچھے ہٹ جا تُو اس آگ کیلئے نہیں ہے۔'' میں نے اپنے آپ کو سنبھالا دیا اور پلٹ کر دوڑنے لگا اور **سانپ** بھی پیچھے پیچھے تھا، وُہی **کمزور بُزُرگ** مجھے پھر مل گئے اور رَو کر فرمانے لگے: ''افسوس! میں بَہُت ہی کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا، وہ دیکھئے سامنے جو

گول پہاڑ ہے وہاں مسلمانوں کی ''امانتیں'' ہیں، وہاں تشریف لے جائیے، اگر آپ کی بھی وہاں کوئی اَمانت ہوئی تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رِہائی کی کوئی صورت نکل آئے گی۔'' میں گول پہاڑ پر پہنچا، وہاں دَریچے بنے ہوئے تھے، ان دَریچوں پر ریشمی پردے لٹک رہے تھے، دروازے سونے کے تھے اور ان میں **موتی** جڑے ہوئے تھے۔ فِرِشتے اعلان فرمانے لگے: ''پردے ہٹادو'' دروازے کھول دو، شاید اِس پریشان حال کی کوئی ''امانت'' یہاں موجود ہو، جو اِسے سانپ سے بچالے۔'' دریچے کُھل گئے اور بَہُت سارے بچّے چاند سے چِہرے چمکاتے جھانکنے لگے، ان ہی میں میری فوت شدہ دو سالہ **بچّی** بھی تھی، مجھے دیکھ کر وہ رو رو کر چِلّانے لگی: ''خدا کی قَسَم! یہ تو میرے ابّو جان ہیں،'' پھر زوردار چھلانگ لگا کر وہ میرے پاس آ پہنچی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر وہ **قد آور سانپ** پلٹ کر بھاگ کھڑا ہوا، اب میری جان میں جان آئی، بچّی میری گود میں بیٹھ گئی اور سیدھے ہاتھ سے میری داڑھی سَہلاتے ہوئے اُس نے پارہ 27 **سُوْرَۃُ الْحَدِیْد** کی 16 ویں آیت کا یہ جُز تلاوت کیا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُنکے دل جھک جائیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد اور اس حق (یعنی قرآن پاک) کیلئے جو اترا۔

اپنی بچّی سے یہ آیتِ کریمہ سن کر میں رو پڑا۔ میں نے پوچھا: بیٹی وہ **قد آور سانپ** کیا بلا تھی؟ کہا: وہ آپ کے بُرے اعمال تھے جن کو آپ بڑھاتے ہی چلے جارہے ہیں۔ **قد آور سانپ** نُما

بداعمالیاں آپ کو جہنَّم میں پہنچانے کے درپے ہیں۔ پوچھا: وہ **کمزور بُزُرگ** کون تھے؟ کہا: وہ آپ کی نیکیاں تھیں چُونکہ آپ نیک عمل بَہُت کم کرتے ہیں لہٰذا وہ بے حد کمزور ہیں اور آپ کی بُرائیوں کا مقابلہ کرنے سے قاصِر۔ میں نے پوچھا: تم یہاں پہاڑ پر کیا کرتی ہو؟ کہا: ''مسلمانوں کے فوت شُدہ بچّے یہیں مُقیم ہو کر قِیامت کا انتظار کرتے ہیں، ہمیں اپنے والِدَین کا انتِظار ہے کہ وہ آئیں تو ہم ان کی شَفاعت کریں۔'' پھر میری آنکھ کُھل گئی، میں اس خواب سے سہم گیا تھا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے تمام گناہوں سے رو رو کر توبہ کی۔(روضُ الرّیاحین ص ۱۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فوت شُدہ بچّہ ماں باپ کو جنّت میں لے جائیگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، جن میں ایک مَدَنی پھول یہ بھی ہے کہ جس کا نابالغ بچّہ فوت ہوجاتا ہے وہ نقصان میں نہیں بلکہ فائدے میں رَہتا ہے، جیسا کہ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی فوت شُدہ مَدَنی مُنّی خواب میں ان کی ہِدایت کا باعِث بنی اور شراب نوشی اور گناہوں کی کثرت کرنے والے کو اُٹھا کر آسمانِ ولایت کا دَرَخْشَندہ ستارہ بنا دیا! **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جن دو[2] مسلمان میاں بیوی کے تین[3] بچّے فوت ہوجائیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل ورَحمت سے ان دونوں کو جنَّت میں داخِل فرمائے گا۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر صِرف دو[2] بچّے فوت ہوئے ہوں تو؟ فرمایا: دو بھی۔ پھر عرض کی:

اگر ایک بچّہ فوت ہوا ہو تو؟ فرمایا: ہاں ایک بھی، اس کے بعد فرمایا: اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچّا بچّہ (یعنی ماں کے پیٹ سے نامکمّل گِر جانے والا) فوت ہوجائے اور وہ اس پر صَبْر کرے تو وہ بچّہ اپنی ماں کو اپنی نال[1] کے ذَرِیعے کھینچتا ہوا جنّت میں لے جائے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٨ ص ٢٠٤ حدیث ٢٢١٥١)

آپَس میں ھنسنے پر آیت کا نُزُول

بیان کردہ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی ایمان افروز حکایت میں دل پر چوٹ لگانے والی جس آیتِ قرانی کا تذکِرہ ہے **تفسیر خزائنُ العِرفان** میں اس کا شانِ نُزُول یہ ہے: اُمُّ المومنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دولت سرائے اقدس سے باہَر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپَس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم **ہنستے** ہو! ابھی تک تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازِل ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کیا: **یا رسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِس ہنسی کا کفّارہ کیا ہے؟ فرمایا: اتنا ہی **رونا**۔
(تفسیر خزائن العرفان پ٢٧، الحدید زیر آیت ١٦)

ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہوجاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] یعنی وہ آنت جو رِحمِ مادر میں بچّے کے پیٹ سے جُڑی ہوتی ہے اور جسے پیدائش پر کاٹ کر جدا کردیتے ہیں۔

بانسری سے آیت کی آواز گونج اُٹھی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی! یہ آیتِ کریمہ نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہے، اس ضِمن میں ایک اور ایمان افروز حِکایت سماعت فرمائیے، چُنانچہ اس آیتِ مبارکہ کو سن کر نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب آ گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ بن مبارَک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرا عُنفُوانِ شباب تھا، اپنے دوستوں کے ہمراہ سیر وتفریح کرتے ہوئے ایک باغ میں پہنچا، مجھے بانسری بجانے کا بَہُت شوق تھا، رات جوں ہی بانسری بجانے کیلئے اٹھائی، بانسری میں سے یہ آیتِ کریمہ گونج اُٹھی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ انکے دل جھک جائیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد (کیلئے)۔

آیت سُن کر میرا دل چوٹ کھا گیا، میں نے بانسری توڑ ڈالی اور گناہوں سے سچّے دل سے توبہ کی اور عہد کیا کہ کوئی ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا جو مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے دُور کردے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٥ ص٤٦٨ حدیث ٧٣١٧)

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

دیکھا آپ نے! یہ آیتِ کریمہ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ بن مبارَک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہِدایت کا ذَرِیعہ بن گئی اور آپ وِلایت کے بَہُت بڑے منصب پر فائِض ہوگئے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک نابینا ملا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

کہو کیا حاجت ہے؟ عرض کی: آنکھیں درکار ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقْت دُعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس نابینا کی آنکھیں روشن کر دیں۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ڈاکو کو ہدایت کیسے ملی؟

حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے نیک بننے کا سبب بھی یِہی آیت بنی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اپنے دور کے مشہور ڈاکو تھے۔ کسی عورت کے عشق میں گرِفتار ہو گئے، وہ بھی بدکاری کیلئے آمادہ ہو گئی، جب مقرّرہ وَقْت پر گئے تو کہیں سے اِسی آیت اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وَقْت نہ آیا کہ انکے دل جھک جائیں اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد (کیلئے)۔ (پ۲۷، الحدید: ۱۶) کی تلاوت کی آواز آرہی تھی، دل کی دنیا زیر و زَبَر ہو گئی، روتے ہوئے پلٹے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی، نیکیوں میں دل لگایا، مکّۂ مکرّمہ میں عرصۂ دراز تک عبادت کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول اولیاء میں شامل ہوئے۔ (روحُ البیان ج۹ ص ۳۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشائخ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو کسی نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے

شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **علی بن فُضیل** رَحمہُمَا اللّٰہُ تعالٰی نے وفات پائی تو آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ مسکرانے لگے! لوگوں نے عرض کی: یہ کون سا خوشی کا موقع ہے جو آپ مسکرا رہے ہیں! فرمایا: میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں، کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔ رب عَزَّوَجَلَّ کی پسند اپنی پسند۔ (تذکرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۸۶ مُلخّصاً)

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی
میں سُکھ نوں چُلّھے پاواں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ واقعی نیک بننا چاہتے ہیں؟ اگر ہاں تو پھر اس کیلئے آپ کو تھوڑی بَہُت کوشش کرنی پڑے گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبۂ عِلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40 جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 **مَدَنی اِنْعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنْعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنْعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنْعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سِن کے مُطابِق ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

تُو ولی اپنا بنا لے اس کو ربِّ لم یَزَل مَدَنی اِنعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یومِ قُفلِ مدینہ

فُضُول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فُضُول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ رہتا ہے اس لئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرِب تا پیر مغرب) ''یومِ قُفلِ مدینہ'' منانے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے، اِس کا لُطف تو وُہی سمجھ سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے۔ اِس میں **مکتبۃُ المدینہ** کا رسالہ ''خاموش شہزادہ'' (48 صَفْحات) ایک بار پڑھنا یا سننا ہے، اکیلے پڑھئے یا آپس میں تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سنا دیجئے، اِس طرح خاموشی کا جذبہ ملے گا۔ **یومِ قُفلِ مدینہ** میں حتَّی الْاِمکان ضَرورت کی بات بھی اِشارے سے یا لکھ کر کیجئے۔ ہاں جو اِشارے وغیرہ نہ سمجھتا ہو یا جہاں بولنا ضَروری ہو وہاں زَبان سے بولئے مَثلاً سلام و جوابِ سلام، چھینک پر حمد یا حمد کرنے والے کا جواب، اِسی طرح نیکی کی دعوت دینا وغیرہ وغیرہ۔ جو لوگ اِشارے نہیں سمجھتے اُن کے ساتھ ضَرورتاً زَبان سے بات چیت کیجئے اور یہ مَدَنی پھول تو عُمْر

بھر کیلئے قبول فرما لیجئے کہ جب بھی کام کی بات کرنی ہو کم سے کم الفاظ میں نمٹا لی جائے، اتنا زیادہ مت بولئے کہ مُخاطَب یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ بیزار ہو جائے۔ بَہر حال ہر اُس انداز سے بچئے جو تَنفیرِ عوام (یعنی لوگوں میں نفرت پھیلنے) کا باعِث ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض ایسے بھی ہیں جو ہر ماہ لگاتار تین[۳] دن ''یومِ قُفلِ مدینہ'' مناتے ہیں۔ کاش! ہم زندَگی بھر روزانہ ہی ''یومِ قُفلِ مدینہ'' منانے والے بن جائیں۔ کاش! دل کے مَدَنی گلدستے میں عُمر بھر کیلئے یہ مَدَنی پھول سج جائے: ''فُضُول گوئی سے بچو تاکہ گناہوں بھری باتوں میں پڑ کر جہنّم میں نہ جا پڑو!''

عامِلینِ مَدَنی اِنْعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگائیے چُنانچہ حیدَر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجّب ۱۴۲۶ ہجری کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رَحْمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی اور رَحْمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرما دیگا۔**

''مَدَنی اِنعامات'' کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسرا مَدَنی انعام

72 **مَدَنی اِنْعامات** میں اسلامی بھائیوں کیلئے **دوسرا مَدَنی اِنْعام** یہ ہے: ''کیا آپ روزانہ پانچوں نَمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرتے ہیں؟''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرْف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہوجائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بیڑا پار ہوجائے۔ نَماز کے فضائل سے کون واقِف نہیں؟

تمام صغیرہ گناہ مُعاف

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** جو دو رَکعت نَماز پڑھے اور ان میں سَہْو (یعنی غَلَطی) نہ کرے تو جو پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرما دیتا ہے۔ (یہاں گناہِ صغیرہ مُعاف ہونا مراد ہیں)

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۶۲ حدیث ۲۱۷۴۹)

جماعت کی فضیلت

دیکھا آپ نے! دو رَکعت کی جب یہ فضیلت ہے تو پانچ فرض نَمازوں کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہونگی! اس ''مَدَنی اِنعام'' میں نمازیں باجماعت ادا کرنی ہیں، اور جماعت کی فضیلت کے تو کیا کہنے! مسلم شریف میں سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے 27 دَرَجے بڑھ کر ہے۔'' (مسلم ص ۳۲۶ حدیث ۶۵۰)

تکبیرِ اُولٰی کی فضیلت

مزید اس ''مَدَنی اِنعام'' میں تکبیرِ اُولٰی کا بھی ذِکر ہے۔ اس کی بھی فضیلت سنئے اور جھومئے **ابنِ ماجہ** کی روایت میں ہے: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مسجِد میں باجماعت 40 راتیں نمازِ عشا اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکْعت فوت نہ ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جہنَّم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔'' (ابنِ ماجہ ج۱ ص ۴۳۷ حدیث ۷۹۸) سُبْحٰنَ اللہ! چالیس راتیں جب عشا کی چاروں رَکْعتیں باجماعت ادا کرنے کی یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں بَرَسْہا برس تک پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا کیا مقام ہوگا!

نَماز میں حج کا ثواب

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نَماز کے لیے نکلا اس کا ثواب ایسا ہے جیسا **حج** کرنے والے مُحْرِم (اِحْرام باندھنے والے) کا۔'' (ابوداؤد ج۱ ص ۲۳۱ حدیث ۵۵۸)

دن میں پانچ مرتبہ غُسْل کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ راحت وقلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر ایک نَہْر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ بار غُسْل

Go To Index

کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رَہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کے مَیل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی ایسی ہی مثال ہے اللہ تَعَالٰی ان کے سبب خطائیں مٹا دیتا ہے۔ (مسلم ص ٣٣٦ حدیث ٦٦٧)

جنّتی ضِیافت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ''مَدَنی اِنْعام'' کی رُو سے نَمازیں بھی مسجِد ہی میں ادا کرنی ہیں اور مسجِد کو جانا سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو صُبْح یا شام مسجِد میں آئے، اللہ تَعَالٰی اُس کے لیے جنّت میں ایک ضِیافت تیّار فرمائے گا۔'' (ایضاً حدیث ٦٦٩)

پہلی صَف

پہلی صَف کا ذِکْر بھی اِس ''مَدَنی اِنْعام'' میں موجود ہے۔ سرکارِ مکّۃُ المکرّمہ، سردارِ مدینۃُ المنوّرہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''لوگ اگر جانتے کہ اذان اور پہلی صَف میں کیا ہے تو بِغیر قُرعہ ڈالے نہ پاتے لہٰذا اِس کیلئے قُرعہ اندازی کرتے۔'' (مسلم ص ٢٣١ حدیث ٤٣٧)

ایک اور روایت میں ہے: رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے پہلی صَف پر دُرُود (یعنی رَحمت) بھیجتے ہیں، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اور دوسری صَف پر؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں پہلی صَف پر، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پھر عرض کی:

یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دوسری پر بھی؟ فرمایا: دوسری پر بھی۔ مزید ارشاد فرمایا: صَفیں برابر کرو اور کندھے کو مُقابل (یعنی ایک سیدھ میں) کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نَرم ہوجاؤ اور کُشادَگیوں (یعنی صف کی خالی جگہوں) کو بند کرو کہ شیطٰن بھیڑ کے بچّے کی طرح تمہارے بیچ میں داخِل ہوجاتا ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۲۹٦ حدیث ۲۲۳۲٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون سا عمل زِیادہ افضل؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے آپ میں سے کسی کو ''مَدَنی اِنْعامات'' مشکِل معلوم ہوں مگر ہمّت نہ ہاریں۔ مَنقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُھَا یعنی ''افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں مَشَقَّت زیادہ ہو۔'' (مَقاصدِ حَسَنہ ص۷۹) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدھم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: ''دنیا میں جو عمل جتنا دشوار ہوگا بَروزِ قِیامت میزانِ عمل میں وہ اُتنا ہی زِیادہ وَزْن دار ہوگا'' (تذکرۃُ الاولیاء ج۱ ص۹۵) جب عمل شُروع کردیں گے تو وہ آپ کیلئے اِنْ شَآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ آسان ہوجائے گا۔ غالبًا آپ کو تجرِبہ ہوگا کہ سَخْت سردی کے وَقْت وُضو کیلئے بیٹھتے ہیں تو شُروع میں سردی سے دانت بجتے ہیں پھر ہمّت کرکے جب وُضو شُروع کردیتے ہیں تو اگرچِہ ابتِداءً ٹھنڈک زِیادہ محسوس ہوتی ہے مگر پھر بَتَدرِیج کم ہوجاتی ہے۔ ہر مشکِل کام کا یِہی اُصول ہے۔ مَثَلاً کسی کو کوئی مُہلِک بیماری لگ جائے تو وہ بے چَین ہوجاتا ہے پھر رَفتہ رَفتہ جب عادی ہوجاتا ہے تو قوّتِ برداشت

بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اسلامی بھائی **عِرقُ النّساء** کے مَرَض میں مبتلا ہو گئے یہ مرض عُموماً پاؤں کے ٹخنے سے لیکر ران کے اوپر کے جوڑ تک ہوتا ہے اور مہینوں اور بعضوں کو برسوں تک نہیں جاتا۔ وہ تشویش میں پڑ گئے تھے۔ میں نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بہتر کرے گا۔ گھبرائیں نہیں جب آپ عادی ہو جائیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ برداشت کرنا آسان ہو جائے گا۔ کچھ عرصے بعد ملے تو میرے اِسْتِفْسار پر بتایا کہ درد تو وُہی ہے مگر آپ کے کہنے کے مطابِق میں عادی ہو چکا ہوں اس لئے کام چل جاتا ہے۔ **مَدَنی اِنْعامات** چونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بنانے اور دنیا و آخرت کی بہتریاں دلانے کیلئے ہیں۔ لٰہذا شیطان اس میں کافی رکاوٹیں کھڑی کرے گا مگر آپ ہمّت مت ہاریئے، بس یہ ذِہن بنا لیجئے کہ مجھے ان ''مَدَنی اِنْعامات'' پر عمل کرنا ہی چاہیے۔

سرورِ دیں! لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر

نَفْس و شیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائینگے (حدائقِ بخشش شریف)

مَدَنی کام بڑھانے کا نُسخہ

اگر دعوتِ اسلامی کے ذمّے داران خُصُوصی توجُّہ فرما کر اس مَدَنی کام کا بِیڑا اُٹھا لیں تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سنّتوں کی **بہار** آ جائے۔ اگر آپ سب نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر بصَمِیمِ قَلْب **مَدَنی اِنْعامات** پر عمل شُروع کر دیا تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جیتے جی اور وہ بھی جلد ہی اس کی بَرَکتیں دیکھ لیں گے، آپ کو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سُکونِ قَلْب

نصیب ہوگا، باطِن کی صفائی ہوگی، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ وعشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سَوتے (یعنی چشمے) آپکے دل سے پھوٹیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چُونکہ ''مَدَنی اِنْعامات'' پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کا ذَرِیعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بَہُت سُستی دلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دل نہیں لگ پائے گا، مگر آپ ہمّت مت ہاریئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل بھی لگ ہی جائیگا۔

اے رضاؔ ہر کام کا اک وَقْت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا (حدائقِ بخشش شریف)

عمل کرنے والوں کی تین اَقسام

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو عثمان مغربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی سے اُن کے ایک مُرید نے عرض کی: یاسیِّدی! کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کی رَغبت کے بِغیر بھی میری زبان سے ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جاری رَہتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: ''یہ بھی تو مقامِ شکر ہے کہ تمہارے ایک عُضْو (یعنی زَبان) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِکْر کی توفیق بخشی ہے۔'' جس کا دل ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نہیں لگتا اُس کو بعض اَوقات شیطان وَسوَسہ ڈالتا ہے کہ جب تیرا دل ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نہیں لگتا تو خاموش ہو جا کہ ایسا ذِکْر کرنا بے اَدَبی ہے۔ امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے

ہیں: اِس وَسوَسے کا جواب دینے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ **ایک قسم** ان لوگوں کی ہے جو ایسے موقع پر شیطان سے کہتے ہیں: ''خوب توجُّہ دِلائی اب میں تجھے زِچ (یعنی بیزار) کرنے کیلئے دل کو بھی حاضِر کرتا ہوں۔'' اس طرح شیطان کے زخموں پر نمک پاشی ہوجاتی ہے۔ **دوسرے** وہ احمق ہیں جو شیطان سے کہتے ہیں: ''تو نے ٹھیک کہا جب دل ہی حاضِر نہیں تو زَبان ہِلائے جانے سے کیا فائدہ!'' اور وہ ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ ہم نے عَقْلمندی کا کام کیا حالانکہ اُنہوں نے شیطان کو اپنا ہمدرد سمجھ کر دھوکا کھالیا ہے۔ **تیسرے** وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: اگرچِہ ہم دل کو حاضِر نہیں کرسکے مگر پھر بھی زَبان کو ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مصروف رکھنا خاموش رہنے سے بہتر ہے، اگرچِہ دل لگا کر ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرنا اس طرح کے ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کہیں بہتر ہے۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۷۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

توبہ کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دل نہ لگے تب بھی عمل جاری رکھنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ بَہَر حال **نیک بننے کا نُسخہ** حاضِر کیا ہے، اِس کے مطابِق عمل کرتے جائیے۔ کبھی نہ کبھی تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ منزِل پا ہی لیں گے۔ **مَدَنی اِنعام نمبر 16** میں روزانہ دو رَکعت **نمازِ توبہ** ادا کرکے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی ترغیب

دی گئی ہے۔ توبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہے۔ **مَعَاذَاللہ** اگر کبھی گناہ سَرزَد ہوجائے تو اُسی وَقْت توبہ کرلینا واجب ہے توبہ میں تاخیر خود ایک نیا گناہ ہے۔ توبہ کی ایک فضیلت سنئے اور جُھومئے! رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ**۔ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے۔ (ابنِ ماجه ج٤ ص ٤٩١ حديث ٤٢٥٠)

نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے، **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں اوّل تا آخر شرکت فرمایئے، ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زندگی میں یکمشت 12 ماہ اور ہر 12 ماہ میں 30 دن نیز ہر 30 دن میں کم از کم 3 دن سُنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** میں ضَرور سفر کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساكِر ج٩ ص٣٤٣)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”تعزیَت سنّتِ مبارَکہ ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے تعزیَت کے 16 مَدَنی پھول

❁ 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ❁۱❁ جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیَت کریگا اُس کے لئے اُس مصیبت زدہ جیسا ثواب ہے (ترمذی ج۲ص ۳۳۸ حدیث ۱۰۷۵) ❁۲❁ جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا (ابن ماجہ ج۲ ص ۲۶۸ حدیث ۱۶۰۱) ❁۳❁ جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۶ ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲) ❁ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ ربُّ الْعِزَّت میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام)! وہ لوگ جو مریضوں کی عِیادت کرتے ہیں، جنازے کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی فوت شدہ بچّے کی ماں سے تعزیَت کرتے ہیں“ (تمھیدالفرش للسیوطی ص ۶۲) ❁ تعزیَت کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا۔ ”تعزیَت مَسنون (یعنی سنّت) ہے“ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۲) ❁ دَفْن سے پہلے بھی تعزیَت جائز ہے، مگر اَفضل یہ ہے کہ دَفْن کے بعد ہو یہ اُس وَقت ہے کہ اولیائے میّت (میّت کے اہلِ خانہ) جَزَع وفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) نہ کرتے ہوں، ورنہ اُن کی تسلّی کے لیے

دَفن سے پہلے ہی کرے (جوہرہ ص ۱۴۱) ❁ **تعزیَت** کا وَقْت موت سے تین[۳] دن تک ہے، اِس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب **تعزیَت** کرنے والا یا جس کی **تعزیَت** کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے عِلْم نہیں تو بعد میں حَرَج نہیں (ایضاً، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۱۷۷) ❁ (تعزیَت کرنے والا) عاجِزی وانکساری اور رنج وغم کا اِظہار کرے، گفتگو کم کرے اور مسکرانے سے بچے کہ (ایسے موقع پر) مسکرانا (دلوں میں) بُغض وکینہ پیدا کرتا ہے (آدابِ دین ص ۳۰) ❁ مُسْتَحَب یہ ہے کہ میِّت کے تمام اَقارِب کو **تعزیَت** کریں، چھوٹے بڑے مَرْد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے مَحارِم ہی **تعزیَت** کریں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۲) **تعزیَت** میں یہ کہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو صَبْرِ جمیل عطا فرمائے اور اس مصیبت پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفِرت فرمائے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لفظوں سے **تعزیَت** فرمائی: اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (ترجمہ:) خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک مقرّرہ وَقْت تک ہے، لہٰذا صَبْر کرو اور ثواب کی اُمّید رکھو (بُخاری ج ۱ ص ۴۳۴ حدیث ۱۲۸۴) ❁ میِّت کے اَعِزّہ (یعنی عزیزوں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ اُن کی **تعزیَت** کیلئے آئیں اس میں حَرَج نہیں اور مکان کے دروازے پر یا شارِعِ عام (یعنی عام راستے) پر بچھونے (یا دری وغیرہ) بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۷، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۱۷۷) ❁ قَبْر کے قریب تعزیَت کرنا مکروہِ (تنزیہی) ہے (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۷۷) بعض قوموں میں وفات کے بعد آنے والی پہلی شبِ براءت یا پہلی عید کے موقع پر عزیز واَقرِباء اہلِ میِّت کے گھر تعزیَت

کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں یہ رسم غَلَط ہے، ہاں جو کسی وجہ سے تعزیَت نہ کر سکا تھا وہ عید کے دن تعزیَت کرے تو حَرَج نہیں اسی طرح پہلی بقرعید پر جن اہلِ میّت پر قربانی واجِب ہوا نہیں قربانی کرنی ہوگی ورنہ گنہگار ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سوگ کے ایّام گزر جانے کے باوُجود عید آنے پر مِیّت کا سوگ (غم) کرنا یا سوگ کے سبب عمدہ لباس وغیرہ نہ پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ البتّہ ویسے ہی کوئی عمدہ لباس نہ پہنے تو گناہ نہیں ۞ جو ایک بار **تعزیَت** کر آیا اُسے دوبارہ **تعزیَت** کے لیے جانا مکروہ ہے (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۷۷) ۞ اگر **تعزیَت** کے لئے عورَتیں جَمْع ہوں کہ نوحہ کریں تو انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے (بہارِشریعت ج ۱ ص ۸۵۳) ۞ **نوحہ** یعنی میّت کے اَوصاف مبالَغہ کے ساتھ (یعنی بڑھا چڑھا کر خوبیاں) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو ''بَین'' کہتے ہیں بِالْاِجماع **حرام** ہے۔ یوہیں واوَیلا وامُصیبتا (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کے چِلّانا (ایضاً ص ۸۵٤) ۞ اَطِبّاء (یعنی طبیب) کہتے ہیں کہ (جو اپنے عزیز کی موت پر سَخْت صدمے سے دوچار ہو اُس کے) میّت پر بالکل نہ رونے سے سَخْت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے، اِس لیے اِس (بغیر نوحہ) رونے سے ہر گز مَنْع نہ کیا جائے (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۰۱) ۞ **مُفَسِّر** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: تعزیَت کے ایسے پیارے الفاظ ہونے چاہئیں جس سے اُس غمزدہ کی تسلّی ہو جائے، فقیر کا تجرِبہ ہے کہ اگر اس موقع پر غمزدوں کو واقِعاتِ کربلا یاد دلائے جائیں تو بَہُت تسلّی ہوتی ہے۔ تمام تعزیتیں ہی بہتر ہیں مگر بچّے کی وفات پر (محارِم کا اُس کی) ماں کو تسلّی دینا بَہُت ثواب ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۰۷)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

''اجتماعِ ذِکْر ونعت'' برائے ایصالِ ثواب

دعوتِ اسلامی کے تمام ذِمّے داروں کی خدمتوں میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ آپ کے یہاں کسی اسلامی بھائی کو مَرَض یا مصیبت (مَثَلاً بچّہ بیمار ہونا، نوکری چھوٹنا، چوری یا ڈکیتی ہونا، اسکوٹر یا موبائل فون چِھن جانا، حادِثہ پیش آنا، کاروبار میں نقصان ہوجانا، عمارَت گر جانا، آگ لگ جانا، کسی کی وفات ہوجانا وغیرہ کوئی سا بھی صدمہ) پہنچے، ثواب کی نیّت سے اُس دُکھیارے کی دِلجوئی کرکے ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **بیشک اللہ** تَعَالٰی کی بارگاہ میں فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو **خوش** کرے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) اِنتقال ہوجانے پر ہوسکے تو فوراً مَیِّت کے گھر وغیرہ پر حاضِری دیجئے، ممکنہ صورت میں غُسلِ مَیِّت، نَمازِ جنازہ بلکہ تدفین میں بھی حصّہ لیجئے۔ مالداروں اور دُنْیوی نامداروں کی دلجوئی کرنے والوں کی عُمُوماً اچّھی خاصی تعداد ہوتی ہے، مگر بے چارے غریبوں کا پُرسانِ حال کون؟ بے شک اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ اہلِ ثَروت کی تعزِیَت فرمائیے مگر غریبوں کو بھی نظر انداز مت کیجئے، ان ''شخصیّات'' کے ساتھ ساتھ بِالخصوص آپ کے جس ماتَحت غریب اسلامی بھائی کے یہاں مَیِّت ہوجائے، اُسے رِشتے داروں وغیرہ کو جَمْع کرنے کی ترغیب دلا کر اُس کے مکان پر زیادہ سے زیادہ 92 مِنَٹ کا ''**اجتماعِ ذِکْرونعت**'' رکھئے، اگر سب تک آواز پہنچتی ہو تو پھر بِلا حاجت ''ساؤنڈ سسٹم'' لگانے کے مُعاملے میں خدا سے ڈریئے، حسبِ حیثیّت **لنگرِ رسائل** کا ضَرور ذِہْن دیجئے، مگر طعام کا اہتمام ہرگز نہ ہونے دیجئے، (**مسئلہ:** تیجے کا کھانا چونکہ عموماً دعوت کی صورت میں ہوتا ہے اس لئے اَغنِیا کے لئے جائز نہیں صِرف غُرَباء و مساکین کھائیں، تین۳ دن کے بعد بھی مَیِّت

کے کھانے سے اَغْنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہیے۔) جو وَقْت طے ہو جائے اُس کی پابندی کیجئے، ''بعد نمازِ عشا ہو گا'' کہنے کے بجائے گھڑی کے مطابِق وَقْت طے کیجئے مَثَلاً رات 9 بجے کا طے ہوا ہے تو لوگوں کا اِنتِظار کئے بِغیر ٹھیک وَقْت پر تِلاوت سے آغاز کر دیجئے، پھر نعت شریف (دَورانیہ 25 مِنَٹ)، سنّتوں بھرا بیان (دَورانیہ 40 مِنَٹ) اور آخِر میں ذِکْرُ اللّٰہ (دَورانیہ 5 مِنَٹ)، رِقّت انگیز دُعا (دَورانیہ 12 مِنَٹ) اور صلٰوۃ وسلام (تین اَشعار مع اختِتامی دعا (دَورانیہ 3 مِنَٹ)۔ عَلاقے کے تمام ذِمّے داران، مبلّغین، ممکنہ صورت میں مرکزی مجلسِ شورٰی کے اَراکین اور دیگر اسلامی بھائیوں کی شرکت یقینی بنائیے اور کوشش کر کے ایصالِ ثواب کیلئے وہاں سے ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلے** سفر کروائیے۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ۔۔۔ ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦ صفر المظفّر ١٤٣٤ھ

20-12-2012

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ،
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

گھریلو مسجِد بنانا سُنّت ہے

یاربَّ الْمصطفٰی! جوکوئی 32 صَفْحات کا رسالہ ”گھریلو مسجِد بنانا سُنَّت ہے“ پڑھ یا سن لے اُس کو سجدوں کی لذّتیں نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفِرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** پاک اُس پر دَس رَحْمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ”مسجِدِ بَیت“ بنانا یعنی اپنے گھر کے اندر نماز کے لئے کوئی جگہ مُقرَّر (یعنی فِکس۔FIX) کر لینا **سنّتِ اَنْبِیا** بھی ہے اور **سنّتِ مصطفٰے** بھی، ہمیں بھی اس سنّت پر عَمَل کرنا چاہئے۔ **اللہ** پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مکانِ عالی شان کے اندر بھی **مسجِدِ بَیت** تھی۔

اللہ پاک پارہ 11 **سُوْرَۃُ یُوْنُس** آیت 87 میں اِرشاد فرماتا ہے:

صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَ اَخِیۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّ اجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوش خبری سنا۔

گھر میں نماز کیلئے جگہ مُقرّر کرنا ”سُنّت“ ہے

”نورُ الْعِرفان“ میں ہے: اِس سے معلوم ہوا رہنے سہنے کے گھروں میں **”گھریلو مسجِد“** بنانا، جسے مسجِدِ بَیت کہا جاتا ہے، سنّتِ اَنْبِیا (علَیہِمُ السّلام) ہے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حِصّہ پاک وصاف رکھیں نماز کے لئے اور اِس میں عورت اِعتِکاف کرے، یہ بھی معلوم ہوا کہ گھروں میں کچھ نمازیں پڑھنی چاہئیں، فَرض مسجد میں، سُنّت نَفْل گھر میں، کچھ آگے چل کر مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں: گھر میں نماز کیلئے جگہ مُقرّر کرنا (یعنی مسجِدِ بَیت بنانا) **”سُنَّت“** ہے۔

(نور العرفان ص ۳۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے آقا کے نماز پڑھنے کی جگہوں کو ”مسجِدِ بَیت“ بنانا (واقِعہ)

حضرتِ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میں عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! آپ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں تاکہ میں آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی نماز پڑھنے کی جگہ کو اپنی نماز کی جگہ (یعنی مسجِدِ بَیت

بنالوں، اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن کے گھر تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ (نسائی ص١٢٨ حدیث٧٣٤ مُلَخَّصًا)

"مِرآت" میں ہے: گھر کے گوشے میں نماز تو اِس لیے پڑھی تاکہ وہ گھر حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نَفْل (ادا فرمانے) سے مُتَبَرَّک (یعنی بابَرَکت) ہوجائے اور یہ جگہ گھر والوں کے لیے دائمی (یعنی PERMANENT) جائے نماز (یعنی مسجدِ بَیت) بن جائے۔ (مراٰۃ ج٢ص١٩٩)

اِلٰہی! جس کے سَبَب سے یہ عَرش و فَرش بنے
اُسی کا میرے بھی دِل میں قیام ہو جائے　(قبالۂ بخشش ص٢٧٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے آقا سے گھر میں تشریف لانے کی درخواست (واقِعہ)

صَحابیِ نبی، حضرتِ عِتْبان بِن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی قوم "بَنی سالم" کو نَماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور اُن کے دَرمِیان ایک نالا (یعنی برساتی نَہَر) تھا، جب بارِش ہوتی تو میرے لیے مسجِد تک پہنچنا بہت مشکِل ہو جاتا تھا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر میں نے عَرْض کی کہ میری نَظَر کمزور ہو گئی ہے اور میرے اور میری قوم (بنی سالم) کے درمِیان ایک "نالا" بہتا ہے، جب بارِش ہوتی ہے تو میرا مسجِد پہنچنا بہت مشکِل ہو جاتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں نَماز ادا فرمائیں تاکہ میں آپ کی اُس جگہ کو اپنا مُصَلّٰی (یعنی نَماز کی جگہ) بنا لوں۔ اللہ پاک کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

پیارے پیارے نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اِنْ شَآءَ اللّٰہ میں عَنقریب آؤں گا۔“ حضرتِ عِتْبان بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسرے دِن سورج بُلند ہونے کے بعد حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم حضرتِ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے آئے اور (اپنی عادتِ کریمانہ کے مطابِق) گھر میں داخِل ہونے کی اجازَت طَلَب فرمائی، میں نے اندر تشریف لانے کی دَرخواست کی۔ حُضُور رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے تشریف لا کر بیٹھنے سے پہلے اِرشاد فرمایا: ”تمہیں کون سی جگہ پَسند ہے جہاں میں نَماز پڑھوں؟“ حضرتِ عِتْبان بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جس جگہ چاہتا تھا اُس طرف میں نے اشارہ کر دیا۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پیچھے صَف بنائی، آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے 2 رَکْعَت نَماز پڑھ کر سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ میں نے آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کیلئے تیّار کیا گیا ”خَزِیرہ“ (یعنی گوشت سے تیّار کیا گیا ایک طرح کا کھانا) حاضِر کرنے کے لیے سرکار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو روک لیا۔ مَحَلّے والوں کو جب معلوم ہوا کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میرے گھر تشریف لائے ہوئے ہیں تو وہاں لوگ اکٹّھے ہونا شُروع ہو گئے حتّٰی کہ بَہُت سارے لوگ جَمْع ہو گئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۹ حدیث ۱۱۸۶)

اللہ رَبُّ العِزّت کی اُن سب پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُنا ہے آپ ہر عاشِق کے گھر تشریف لاتے ہیں
مِرے گھر میں بھی ہوجائے چَراغاں یا رسولَ اللہ

شارِحِ بُخاری حضرتِ مفتی شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حدیث سے ثابِت ہوا کہ جن مَقامات پر حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے نَماز پڑھی ہے وہ بابَرَکت ہو گئے اور اُن سے بَرَکت حاصِل کرنا، بِالْقصد (یعنی اِرادۃً) وہاں نماز پڑھنی **صَحابۂ کِرام** (رضی اللہ عنھم) کی **سنَّت** ہے۔ (نزہۃ القاری ج۲ص۴۱ ابتغیر قلیل)

حضرتِ امام ابوزَکریّا یحیٰی بِن شَرف نَوَوِی (نَ ۔ وَ ۔ وی) رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: مَحلّے والوں اور پڑوسیوں کے لئے مُسْتَحَب ہے کہ اگر اُن میں سے کسی کے گھر کوئی نیک شخص تشریف لائے تو وہ اُن کی زِیارت کرنے اور اُن سے بَرَکتیں حاصِل کرنے کیلئے جَمْع ہوں۔ اور اِس میں بھی کوئی حَرَج نہیں کہ گھر میں نَماز وغیرہ پڑھنے کیلئے ایک جگہ خاص کر (یعنی مسجِدِ بَیت بنا) لی جائے۔ (شرحِ مسلم للنووی ج ۵ ص ۱٦۱)

شاہِ جنّ و بَشَر! خیر سے میرے گھر
تیرے آئیں قَدَم، تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش ص۲۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

”مسجِدِ بَیت“ کسے کہتے ہیں؟

گھر میں جو جگہ نَماز کے لیے مُقرَّر کی جائے اُسے ”مسجِدِ بَیت“ کہتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج۲۲ص ۴۷۹ بتغیر)

''مسجد'' اور ''مسجدِ بَیت'' کی نَماز کے ثَواب میں فرق ہے

مُفتی شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی گھریلو مسجِد) فِقْہی اِصْطِلاح میں مسجِد نہ ہوگی اور نہ اُس میں نَماز پڑھنے کا وہ ثَواب ہے جو مسجِد میں پڑھنے کا ہے، جب تک اُسے برائے مسجِد ''وَقْف'' کرکے اُس کا راستہ گھر کے راستے سے الگ کرکے ایسا نہ کردے کہ مسلمان جب چاہیں نَماز پڑھیں۔ (نزہۃ القاری ج۲ ص۱۷۷)

وَقْف کسے کہتے ہیں؟

ابھی آپ نے ''وَقْف'' کے بارے میں پڑھا، آیئے! اسلام میں ''وَقْف'' کسے کہتے ہیں یہ بھی جانتے ہیں چُنانچہ بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحہ 523 پر ہے: **وَقْف** کے یہ معنیٰ ہیں کہ کسی شے کو اپنی مِلک سے خارِج کرکے خالِص **اللہ** پاک کی مِلک کردینا اس طرح کہ اُس کا نَفْع بندگانِ خُدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (عالمگیری ج۲ ص۳۵۰)

مدینے میں سب سے پہلے مسجِدِ بَیت کس نے بنائی؟

صَحابیِ رسول حضرتِ عَمّار بن یاسِر رضی اللہ عنہ نے (مدینۂ پاک کے اندر تمام صَحابۂ کرام میں) سب سے پہلے اپنے گھر میں مسجِد بنائی جس میں آپ عِبادت فرماتے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ ج۵ ص۴۱۸)

اللہ پاک کے آخِری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے سجدے کی جگہ (واقِعہ)

اُمُّ الْمُؤمنین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا اِرشاد

فرماتی ہیں: میں نے ایک رات سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بستر پر آرام فرماتے نہ پایا تو تلاش کیا، تلاش کرتے ہوئے میرے ہاتھ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک تلووں پر لگے، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سجدے کی حالت میں اپنی **سَجْدہ کرنے کی جگہ** پر یہ پڑھ رہے تھے: **اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ، لَآ اُحْصِیُ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔** یعنی اے **اللہ** پاک! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضی سے اور تیری مُعافی کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں میں تیری تعریف اس طرح نہیں کرسکتا جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔

(مسلم ص۱۹۹ حدیث ۱۰۹۰)

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"اپنے سجدہ کرنے کی جگہ"** کی شرح میں لکھتے ہیں: وہ مَقام جہاں **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مُبارک حُجرے میں نَماز ادا فرماتے تھے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ **"مسجدِ نَبَوی"** ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۲ ص۶۱۲ ملخّصًا) **"مِرآت"** میں ہے: یعنی سَجدے میں گر کر دعائیں مانگ رہے تھے، مسجدِ نَبَوی چونکہ حضرتِ عائِشہ رضی اللہ عنہا کے حُجرے سے بالکل ملی ہوئی تھی، اسی طرف دروازہ تھا اس لیے آپ کا ہاتھ اپنے بستر پر بیٹھے بیٹھے مسجِد میں پہنچ گیا۔ (مرآت ج۲ ص۸۲)

پیارے آقا کی مسجدِ بَیت

اُمُّ الْمُؤمنین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) **حضرتِ بی بی میمونہ** رضی اللہ عنہا اِرشاد

فرماتی ہیں: ''میں اپنے نَماز نہ پڑھنے کے دِنوں میں حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سَجْدہ گاہ (یعنی سجدے کی جگہ) کے برابر میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔'' (بخاری ج ۱ ص ۱۳۲ حدیث ۳۳۳)

حضرتِ امام کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں لکھتے ہیں: یہاں سَجْدہ گاہ سے مُراد حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سَجْدہ کرنے کی جگہ (مسجِدِ بَیت) ہے، یہاں مسجِدِ نَبَوی شریف مُراد نہیں۔ (عمدۃ القاری ج ۳ ص ۱۸٤ ملخّصًا)

اہلِ اسلام کی مادَرانِ شَفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص ۳۱۰)

الفاظ ومعانی: اہلِ اسلام: مسلمان۔ مادَر: ماں۔ شَفیق: مہربان۔ بانو: عزّت دار خاتون۔ طَہارت: پاکیزگی۔

شَرْحِ کلامِ رضا: نُور والے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عزّت دار، پاک بیویاں جو کہ سارے مسلمانوں کی مہربان مائیں ہیں، اِن پاکیزہ خواتین پر لاکھوں سلام ہوں۔

ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گھروں کو قَبر نہ بناؤ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''اپنی کچھ نَمازیں اپنے گھروں کے لئے مُقرّر کرو

اور گھروں کو قَبْر نہ بناؤ۔'' (مسلم ص ٣٠٦ حدیث ١٨٢١)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں لکھتے ہیں: اِس طرح کہ فرض مسجِد میں پڑھو اور سنّت و نَفْل گھر میں آ کر یا نَمازِ پنجگانہ مسجِد میں پڑھو اور نَمازِ تَہَجُّد، چاشت وغیرہ گھر میں، تاکہ نَماز کا نُور گھروں میں رہے اور عورتوں اور بچّوں کو تمہیں دیکھ کر نَماز کا شوق ہو، نیز گھر کی نَماز میں رِیا کم ہوتی ہے۔ (مراۃ ج١ص ٤٤١) حضرت علّامہ ابنِ بَطّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں لکھتے ہیں: جس گھر میں نَماز نہ پڑھی جاتی ہو اُس گھر کو قَبْر سے تشبیہ (تَش ۔ بِیہ) دی (یعنی قَبْر کی طرح قرار دیا) ہے۔[1] یعنی یوں نہ کرو کہ جس طرح مُردے قَبْروں میں نَماز نہیں پڑھتے، تم بھی اپنے گھروں میں نَماز نہ پڑھو۔

گھر میں نفل پڑھنا باعثِ خیر و بَرَکت ہے

اللہ پاک کے پیارے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجِد میں نَماز ادا کرلے تو اُسے چاہیے کہ اپنے گھر کے لئے نماز میں سے کچھ حصّہ بچا رکھے کیونکہ **اللہ** پاک اُس نَماز کے سبب اُس کے **گھر میں خیر و بَرَکت** عطا فرمائے گا۔''[2]

حضرتِ علّامہ عبدُ رَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں لکھتے ہیں: فَرْض نَماز جماعت کے ساتھ مسجِد میں ادا کرو کیونکہ یہ مساجِد خاص اِسی لئے قائم کی گئی ہیں۔ نَفْل نَماز اپنے رہنے کی جگہ گھر وغیرہ میں ادا کرو تاکہ اُس نَماز کی بَرَکتیں تمہارے گھر اور اِس

[1]: شرح بخاری لابن بطّال ج٣ ص ١٧٦ [2]: مسلم ص ٣٠٦ حدیث ٧٧٨ ۔

میں رہنے والوں کو حاصِل ہوں۔ حضرتِ امام عِراقی رَحْمَةُ اللهِ عليه نے اس موقع پر یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ ”نَماز رِزْق لانے والی ہے۔“ (فیض القدیر ج ۱ ص ۵۳۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے ذِکْر و تلاوتِ قرآن کی کثرت سے اپنے گھروں کو روشن کرو۔ (شرحِ ابنِ بطال ج ۳ ص ۱۷۷)

نفلیں مسجدِ بیت میں پڑھئے

نیک بننے کا ایک بہترین طریقہ روزانہ اپنے اَعْمال کا ”جائزہ“ لے کر مکتبۃُ الْمدینہ کے رسالے: ”**نیک اَعْمال**“ میں دیئے ہوئے خانے پُر کر کے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ”شعبۂ اِصلاحِ اعمال“ کے ذِمّہ دار کو جمع کروانا بھی ہے۔ اِس رِسالے میں اپنی **مسجدِ بیت** (یعنی گھریلو مسجد) میں نَماز پڑھنے کی ترغیب موجود ہے۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے اِسلامی بھائی تہجُّد، اِشراق، چاشت، اَوّابین، صلوٰۃُ التَّوبہ وغیرہ اپنے گھر کی مسجد یعنی **مسجدِ بیت** میں ادا کریں اور اسلامی بہنیں پانچوں فرض نمازیں بھی اپنی ”مسجدِ بیت“ میں پڑھیں۔

سُنّتیں مسجد ہی میں پڑھئے

بے شک فرض رَکْعَتوں کے پہلے اور بعد والی سُنّتیں گھر پر پڑھنے کی اَحادیثِ مبارکہ میں ترغیب موجود ہے مگر اب مسلمانوں کا انداز بدل چکا ہے، جو مسجِد میں صِرف فرض رَکْعتیں ہی پڑھے اُس کے مُتعلّق لوگوں کو یہ وَسْوَسہ آسکتا ہے کہ یہ شخص سُنّتیں نہیں پڑھتا۔ لہٰذا مسلمانوں کو غیبت، تُہمت اور بدگمانی وغیرہ کے گُناہوں سے بچانے کی نیّت سے سُنّتیں اب بھی مسجِد ہی میں پڑھئے۔ اِس حوالے سے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عليه کا فرمان آسان اَلْفاظ میں پیش

کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''آج کل عام مسلمان سُنّتیں مسجِدوں ہی میں پڑھتے ہیں اور عام مسلمانوں کے معمول سے ہٹنا اُنگلیاں اُٹھنے اور بُرا بَھلا کہے جانے کا سبب ہے اور اس سے غِیبت و بدگُمانی کا دروازہ کُھلتا ہے۔ گھر میں سُنّتیں پڑھنا ایک مُستَحَب کام تھا لیکن اِن حِکمتوں (یعنی عوام کے بدگُمانی وغیرہ کے گُناہ میں پڑنے کے خطروں) کے پیشِ نَظَر اِس (یعنی گھر میں سُنّتیں پڑھنے کے) کام کو چھوڑ نا زیادہ اَہَم ہے۔'' (دیکھئے: فتاوٰی رضویہ، جلد 7 صفحہ 416)

گھر گھر ''مسجِدِ بَیت'' بنایئے

اے عاشقانِ نَماز! پہلے کے پاکیزہ دَور کے مسلمانوں کے گھروں میں مسجِدِ بَیت (یعنی گھریلو مسجِد) ہوا کرتی تھی۔ افسوس! اب گھروں میں بیڈ روم، ڈرائنگ روم، ڈریسنگ روم، اسٹڈی روم، فِٹنس روم، T.V لاؤنج اور نہ جانے کیا کیا بنایا جا رہا ہے! اگر نہیں بناتے تو ''**مسجِدِ بَیت**'' اور وُضو خانہ نہیں بناتے۔ ہمّت کیجئے! اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گھر میں مسجِدِ بَیت بنایئے اور ثواب کے حقدار بنئے۔ ''بہارِ شریعت'' میں **مسجِدِ بَیت** کی ترغیب دِلاتے ہوئے لکھا ہے: ''عورت کے لیے یہ مُستَحَب بھی ہے کہ گھر میں نَماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مُقَرَّر (یعنی فِکس) کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترا وغیرہ کی طرح بُلند کر لے۔ بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ نَوافِل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مُقَرَّر کر لے کہ نَفل نَماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔'' (درمختار وردالمحتار ج ۳ ص ٤٩٤، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۱) یاد رہے! مسجِدِ بَیت کیلئے پورا کمرہ (ROOM) ہونا جائز تو ہے مگر ضَروری نہیں، کسی کمرے میں ایک فرد نَماز پڑھ سکے اتنی جگہ

صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

بھی اگر فِکس (FIX) کرلی تو وہ بھی کافی ہے، اِس کی الگ سے تعمیر وغیرہ بھی ضَروری نہیں۔ (فیضانِ نماز ص۵۳۷ بتغیر)

گھروں میں مسجدیں بنانا بزرگوں کا طریقہ ہے

گھریلو مسجد نَماز ادا کرنے کی جگہوں میں سے ہے اور بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم کی عادتِ مُبارَکہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نَماز پڑھنے کی جگہ کو خاص کرتے (یعنی ”مسجدِ بَیت“ بناتے) تھے۔ (فتح الباری لابن رجب ج۳ ص۱۶۹)

مسجدِ بَیت بنانے کا حُکمِ مُصطَفٰے

گھروں میں مسجدِ بَیت بنانے کے مُتَعَلِّق اُمُّ الْمُؤمنین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) حضرتِ بی بی عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مُختار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور اِنہیں پاک وصاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ (ابوداؤد ج۱ ص۱۹۷ حدیث ۴۵۵)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں لکھتے ہیں: اِس سے **”مسجدِ بَیت“** مُراد ہے، یعنی گھر میں کوئی حُجْرہ (یعنی ROOM) یا گوشَہ (یعنی کونا) نَماز کے لیے رکھا جائے جہاں کوئی دُنیوی کام نہ کیا جائے، اس جگہ صَفائی ہو اور خوشبو کا لحاظ رکھا جائے۔ ہم نے اپنے بُزُرگوں کو اس پر عامِل (یعنی عمل کرنے والا) پایا، اَب اِس کا رواج جاتا رہا۔ نیز اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجِدوں میں خوشبوئیں سُلگانا، عِطْر مَلنا مُسْتَحَب ہے۔ (مراۃ ج۱ ص۴۴۳) یاد رہے! خوشبو لگانے یا سُلگانے سے ابھی یا آئندہ لوگوں کو اُس کا فائِدہ ہوگا تو ہی خوشبو لگا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

Go To Index

”مسجدُ النَّبَوی“ کے 10 حُرُوف کی نسبت سے مسجدِ بَیت (گھریلو مسجد) کے مُتَعلِّق 10 واقِعات

(1) صِدِّیقِ اکبر اور مسجدِ بَیت میں عبادت کی بَرَکت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ عاشقِ اکبر حضرت صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اِبتِدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجِد (یعنی مسجِدِ بَیت) بنائی تھی، جہاں آپ قرانِ کریم کی تِلاوت کرتے اور نَماز پڑھا کرتے تھے۔ لوگ یہ ایمان اَفروز مَنظر دیکھنے کیلئے اِکٹّھے ہوجاتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی عِبادت و تِلاوت اور خوفِ خدا میں رونے کی کیفِیَّت سے مُتَأَثِّر ہو کر کئی لوگ دینِ اسلام میں داخِل ہو گئے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۹۲) **اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یقیناً مَنْبَعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں ‍ ‍ ‍ حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش ص ۵۶۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ‍ ‍ ‍ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(2) بی بی فاطمہ کی مسجدِ بَیت (یعنی گھر کی مسجد)

نواسۂ نبی، صَحابی ابنِ صَحابی، حضرتِ امامِ حَسَن بن مولیٰ علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی امّی جان خاتونِ جنّت حضرتِ بی بی فاطمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ رات

Go To Index

کو **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھریلو مسجِد) میں صُبحِ صادِق تک نوافل پڑھتی رہتیں ۔ میں نے آپ کو اپنے بجائے دوسرے مسلمانوں کے لئے بَہُت زِیادہ دُعائیں کرتے سنا، میں نے عرض کی: امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: ''پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔'' (مَدارِجُ النُّبُوَّت ج ۲ ص ٤٦١ بتغیر) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر
ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارب　　(وسائلِ بخشش ص ۷٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(3) سارے دِن کی عبادت سے وزنی کلمات

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بار فَجْر کی نماز کے بعد اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی تمام مسلمانوں کی ماں) حضرتِ بی بی جُوَیْرِیَہ رضی اللہ عنہا کے حُجرے میں تشریف لائے، آپ رضی اللہ عنہا اُس وَقْت اپنی سجدہ گاہ (یعنی مسجِدِ بَیت) میں تھیں۔ پھر چاشت کے وقْت دوبارہ تشریف لائے تو آپ اَب بھی اُسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں، **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم اُس وقْت سے یہیں بیٹھی ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد 4 ایسے کلمات 3 بار پڑھے ہیں کہ اگر اُنہیں تمہاری سارے دن کی عِبادت کے ساتھ وَزْن کیا جائے تو وہ بھاری نکلیں، وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَانَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔[1] (مسلم ص ۱۱۱۹ حدیث ٦٩١٣)

شَرحِ حدیث

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: مسجِد سے مُراد مُصَلّٰی (مُ۔صَلّا) ہے یعنی سجدہ گاہ یا وہ جگہ جو گھر میں نَماز کے لیے خاص کر لی جائے۔ (جسے ''مسجِدِ بَیت'' کہتے ہیں) یعنی ہم نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد یہ وَظیفہ پڑھ لیا جو عمل میں بَہُت ہلکا اور آسان ہے۔ اگر کل قِیامت میں رب تعالٰی میزان کے ایک پَلّے (PAN) میں تمہارا آج کا سارے دن کا یہ وظیفہ رکھے اور دوسرے پَلّے (PAN) میں ہمارے (پڑھے ہوئے) یہ کلمات رکھے تو ثواب میں یہ کلمات بڑھ جائیں گے۔ ان جامع الفاظ میں ساری چیزیں آگئیں کوئی چیز باقی نہ رہی لہٰذا یہ جامع وظیفہ ہے اس لیے اِس کا اَجْر بھی زیادہ ہے۔ یہ وِرْد نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے لیے خاص نہیں ہر ایک پڑھ سکتا ہے۔ (مراۃ ج۳ ص۳۳۹)

تو اَبدی ہے تُو اَزَلی ہے، تیرا نام عَلیم وعلی ہے
ذات تری سب سے بَرتَر ہے، یا اللہُ یا اللہ (وسائل بخشش ص۹۲)

مدینہ

[1]: ترجمہ: میں اللہ کی ایسی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جو تمام مخلوق کے برابر، اُس کی رضا کا باعث، اُس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ (مطلب یہ ہے کہ اللہ کی پاکی اور تعریف بے شمار کرتا ہوں)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

کھجور کی چار ہزار گُٹھلیاں (واقعہ)

بَیان کردہ واقعے میں کثیر ثواب والے ایک وِرْد کا تذکرہ ہے، اُس سے بھی کم الفاظ کے بَہُت زیادہ ثواب والے ایک وِرْد کی ایک روایت بیان کی جاتی ہے۔ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ بی بی صَفِیَّہ رضی اللہ عنہا اِرشاد فرماتی ہیں: **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میرے پاس تشریف لائے، میرے سامنے **کَھجور کی چار ہزار گُٹھلیاں** رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تَسبیح پڑھ رہی تھی۔ یہ دیکھ کر حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم نے اِن گُٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے، کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو اِن سے زیادہ فضیلت والے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضَرور سکھایئے۔ اِرشاد فرمایا: تو ایسے کہو: سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

ترجمہ: **اللہ** پاک کو اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر پاکی ہے۔ (ترمذی ج ۵ ص ۳۲۵ حدیث ۳۵٦۵)

وَصف بیاں کرتے ہیں سارے، سَنگ و شَجر اور چاند ستارے

تسبیح ہر خُشک و تر ہے، یا اللّٰہُ یا اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص ۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پاک بیبیاں اعتِکاف کرتی رہیں

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا رِوایت فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم **رَمضانُ الْمُبارَك** کے آخری عَشرے کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ **اللہ** پاک نے آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر

آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ کی ازواجِ مُطَہّرات (مُ۔طَہْ۔ہَرات یعنی پاک بیویاں) اعتِکاف کرتی رہیں۔(بُخاری ج ۱ ص ٦٦٤ حدیث ۲۰۲٦) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُمَّہاتُ الْمومنین و چار یار

سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے (وسائلِ بخشش ص ۷۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

''مِرْآت'' میں ہے: حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات (شریف) کے بعد آپ کی اَزْواجِ پاک (یعنی پاک بیویوں) نے ہمیشہ اپنے گھروں (یعنی مسجدِ بَیت) میں اعتِکاف کیا۔ فُقَہا فرماتے ہیں: اس (یعنی عورت) کیلئے گھر (کی مسجِد یعنی مسجدِ بَیت) میں اعتِکاف بَہُت اچّھا ہے۔ (مِراٰۃ ج ۳ ص ۲۱۲)

(4) گھر میں مسجِد بنوائی

صَحابیہ حضرتِ بی بی اُمِّ حُمَیْد رضی اللّٰہ عنہا نے حکم اِرشاد فرمایا کہ اُن کے لئے گھر کے اندھیرے کونے میں مسجِد (یعنی مسجِدِ بَیت) بنائی جائے، آپ اُس (مسجِدِ بَیت) میں نَماز ادا فرماتی تھیں یہاں تک کہ آپ کا اِنتِقال شریف ہوا۔(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان ج ۳ ص ۳۱۸ حدیث ۲۲۱٤) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

: صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جومجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

اندھیرے میں نماز پڑھنا کیسا؟

اندھیرے میں نَماز پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں، البتّہ اتنا گُھپ اندھیرا کہ جس سے وَحْشت ہو اور طبیعت گھبرائے تو یہ نَماز کے خُشُوع و خُضُوع کے خلاف ہوگا، لہٰذا ایسے اندھیرے کے اندر نَماز نہ پڑھی جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(5) سرکار نے مسجدِ بَیت میں نَماز پڑھائی

خادِمُ النَّبی حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ **ابوطَلْحہ اَنصاری** رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک مسجدِ (بَیت) بنائی ہوئی تھی، آپ نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیغام بھیجا تو پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے اور حضرتِ ابوطَلْحہ رضی اللہ عنہ کو اُس (مسجدِ بَیت) میں (نَفْل) نَماز پڑھائی اور حضرتِ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا (نَماز میں) ہمارے پیچھے تھیں۔ (معجم کبیر ج ٥ ص ٩١ حدیث ٤٦٧٩)

(6) مسجدِ بَیت میں سجدے کے اندر اِنتقال

حضرتِ وَلید بن مُسْلِم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صَحابیِ رسول حضرتِ ابوثَعْلَبَہ خُشَنی رضی اللہ عنہ عبادت گزار صَحابۂ کرام رضی اللہ عنھم میں سے تھے اور آپ کا شُمار "اَہلِ صُفّہ" میں کیا جاتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: "اُمّید ہے کہ **اللہ** پاک مجھے غفلت کی موت نہ دے گا جیسا کہ دوسروں کو دی جاتی ہے۔" راوی (آپ کی ایک کرامت) بَیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں کہ حضرتِ ابو ثَعلَبَہ خُشَنی رضی اللہ عنہ گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز آئی: ''اے عبدالرحمٰن!'' حالانکہ صَحابیِ رسول حضرتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ کسی غَزوے (یعنی جنگ) میں شہید ہو چکے تھے۔ جب حضرتِ ابو ثَعلَبَہ خُشَنی رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ انتقال (DEATH) کا وَقت آ گیا ہے تو مسجِدِ بَیت (یعنی گھر کی مسجِد) میں تشریف لا کر سجدے میں گر گئے۔ اور حالتِ سجدہ ہی میں آپ رضی اللہ عنہ کا اِنتِقال شریف ہوا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۵۴، ۵۷) (حلیۃ الاولیا ج ۲ ص ۳۷، ۳۹ رقم ۱۴۱۴)

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(7) حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مسجِدِ بَیت میں۔۔۔

حضرتِ مُسافِع بن شَیبَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ اپنے بیٹے کے ساتھ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عُمَر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے مہمان ہوئے، آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو مہمان خانے میں بھیج دو اور تم میرے ساتھ گھر پر چلو (کیونکہ مُسافِع آپ کی زوجۂ محترمہ (یعنی بیوی صاحبہ) کے مَحرم رِشتے دار تھے)۔ حضرتِ عُمَر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نمازِ مغرِب پڑھانے کے بعد گھر تشریف لائے اور **مسجِدِ بَیت** میں جا کر سُنّتیں اور نوافل ادا فرمانے اور آنسو بہانے میں مشغول ہو گئے، جب بَہُت دیر گزر گئی تو آپ کی زوجۂ محترمہ نے آواز دی: ''مہمان کھانے پر آپ کا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اوراس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

انتظار کر رہا ہے۔'' حضرتِ عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ تشریف لے آئے اور مہمان سے مَعذرَت کرتے ہوئے فرمانے لگے: ''وہ شخص کیسے پیٹ بھر کر کھا پی سکتا ہے جس پر مَشْرِق و مَغْرِب کے مظلوموں کا دعویٰ بنتا ہو۔'' (سیرت عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی ص ۲۲۴) **اللہ رَبُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(8) عِیادت کیلئے جاتے تو مریض کے گھر پر پہلے نماز پڑھتے

حضرتِ ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم حضرت ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے ہمراہ کسی مریض کی عِیادت کے لئے جاتے تو مریض کے گھر جا کر آپ پہلے (اُس گھر میں موجود) **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھریلو مسجِد) میں نَماز ادا کرتے پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۴۹۱) (حلیۃ الاولیا ج ۲ ص ۳٦٥ رقم ۲۰۷۸) **اللہ رَبُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(9) غُربت کا عظیم اِنعام

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سُفْیان بن عُیَیْنہ، حضرتِ فُضَیل بن عِیاض اور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

حضرتِ عبدُاللہ بن مُبارَک (رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم) کے ساتھ تھا کہ حضرتِ سُفیان بِن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: حضرتِ ابومحمد عبدُ اللہ بن مَرْزُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیمار ہیں، ہم سب اُن کی عِیادت کے لیے چلتے ہیں، سب حضرات کھڑے ہو کر اُن کی طرف چل دیئے، حضرت ابومحمد عبدُاللہ بن مَرْزُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنے گھر میں بغیر کسی بچھونے کے زمین پر لیٹے ہوئے تھے، ایک کپڑے کے ٹکڑے سے بمشکل اُن کا سَتْر چھپا ہوا تھا اور اُن کا سَر اپنی "مسجدِ بَیت" کے چبوترے پر تھا۔ حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: اے ابومحمد! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جو کوئی دُنیا کے ساز و سامان کو چھوڑ دیتا ہے تو اللہ پاک اُسے اِس سے بہتر عطا فرماتا ہے اور بیشک آپ نے بھی دُنیاوی چیزوں کو چھوڑ رکھا ہے تو اللہ پاک نے آپ کو اِس کے بدلے میں کیا عطا فرمایا ہے؟ اِرشاد فرمایا: **اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنا** (مجھے نصیب ہوا ہے) اس لئے تو آپ مجھے اِس (غُربت کی) حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ (شعب الایمان ج۵ ص۰۳ رقم ۵۷۴۹)

اللہُ رَبُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ پاک کی طرف سے ڈھیل

اے عاشِقانِ رسول! یقیناً جسے رضائے الٰہی پر راضی رہنے کی سَعادت نصیب ہوئی وہ دُنیا کے بڑے بڑے مالدار بلکہ بادشاہوں سے بھی بڑھ کر خوش نصیب ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ کبھی غُربت و تنگدستی درپیش ہو تو صَبْر و ہمّت سے کام لیں۔ غریبوں کو یہ ذِہْن بنا کر

Go To Index

رکھنا چاہئے کہ اللہ پاک ہم گُناہ گاروں کو جس حال میں رکھے ہوئے ہے وُہی ہمارے لئے بہتر ہے۔کیا معلوم کہ مالدار ہونے میں ہمارے لئے بربادی ہو۔مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب ''شکر کے فضائل''صَفْحَہ 34 پر ہے:حضرت عُقْبہ بن عامِر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:اللہ پاک کے سب سے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا:''جب تم دیکھو کہ اللہ پاک بندوں کو ان کی نافرمانی کے باوُجُود ان کی خواہشات کے مُطابِق عطا کر رہا ہے تو یہ اس کی طرف سے ان کو ڈھیل ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل ج٦ ص١٢٢ حدیث ١٧٣١٣)

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی   میں سکھ نوں چُلّھے پاواں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(10)حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کنیز کا خواب

حضرتِ عُمَر بن عبدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی ایک کنیز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ کو سَلام کیا اور پھر مسجدِ بَیت میں دو رَکْعتیں ادا کیں جس کے بعد اسے نیند آگئی، نیند ہی کی حالت میں وہ رونے لگی اور پھر بیدار ہو کر حضرتِ عُمَر بن عبدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی:اے امیرُ الْمُؤمنین!اللہ پاک کی قسم!میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔آپ نے پوچھا:وہ کیا؟کنیز نے عرض کی:میں نے دیکھا کہ دوزخ جہنَّمیوں پر بھڑک رہی ہے،پھر پُلِ صِراط کو لاکر دوزخ کی پُشت (یعنی پیٹھ) پر رکھا گیا۔آپ نے پوچھا:پھر کیا

ہوا؟ اس نے عرض کی: ''خلیفہ عبدُالْملک بِن مَرْوان'' کو لایا گیا اور وہ پُلْ صراط پر چلنے لگا، ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ پُلْ صِراط اُلٹ گیا اور وہ جہنّم میں جا گرا۔ آپ نے فرمایا: پھر کیا ہوا؟ کنیز نے کہا: پھر ''خلیفہ ولید بن عبدُالْملک'' کو لا کر پُلْ صراط پر چلایا گیا، اس نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ پُلْ صراط اُلٹ گیا اور وہ دوزخ میں گر گیا۔ آپ نے پوچھا: پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ اُس نے عرض کی: پھر ''خلیفہ سُلَیمان بن عبدُالْملک'' کو لایا گیا اور وہ بھی پُلْ صراط پر چلنے لگا لیکن تھوڑا ہی چلا تھا کہ پُلْ صراط اُلٹ گیا اور وہ بھی دوزخ میں جا گرا۔ آپ نے پوچھا: پھر کیا ہوا؟ کنیز نے عرض کی: اللہ پاک کی قسم! اے امیرُالْمُؤمنین! اس کے بعد آپ کو لایا گیا۔ یہ سنتے ہی حضرتِ عُمَر بن عبدُالْعزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ عليه نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ کنیز کھڑی ہو کر آپ کے کان میں پُکارنے لگی: اے امیرُالْمُؤمنین! اللہ پاک کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نَجات پا گئے، اللہ پاک کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نَجات پا گئے۔ لونڈی یہ پُکارتی رہی لیکن آپ چیختے اور ایڑیاں رگڑتے رہے۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ٤ ص ٥٥٤، اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ٢٣١)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یاد رہے! غیرِ نبی کا خواب شریعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں، کنیز کے خواب کی بُنیاد پر اُن خُلَفا کو ہرگز ہرگز جہنّمی نہیں کہہ سکتے، اللہ پاک ہی اُن خُلَفا کا حال جانتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں کا اعتِکاف

اعتِکاف کی کتنی اقسام ہیں؟

اعتِکاف کی تین قسمیں ہیں: ﴿1﴾ واجِب: کہ اعتِکاف کی مَنّت مانی یعنی زبان سے کہا، مَحض دل میں اِرادے سے واجِب نہ ہوگا ﴿2﴾ سنّتِ مُؤَکَّدہ: **رَمَضان** کے پورے عَشرۂ اَخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتِکاف کیا جائے۔ یعنی 20ویں رَمَضان کو سورج ڈوبتے وَقت بہ نیّت اعتِکاف مسجِد میں ہو اور 30ویں کے غُروب کے بعد یا 29 کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر 20ویں تاریخ کو بعد نمازِ مَغرِب نیّت اعتِکاف کی تو سُنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی اور یہ اعتِکاف سُنّتِ کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مُطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بَرِیُّ الذِّمّہ (بَرِیْ۔ یُ ذْ۔ ذِمّہ یعنی ذِمّے داری سے فارِغ، پوری کرنے والے) ہیں۔ ﴿3﴾ ان دو کے علاوہ اور جو اعتِکاف کیا جائے وہ مُستَحَب وسنّتِ غیر مُؤَکَّدہ ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۱، الدر المختار ج ۳ ص ۴۹۵)

مسجِدِ بَیت کے مختلف شَرعی مسائل

عورتیں گھر ہی میں اعتِکاف کریں گی مگر اس جگہ جو اُس نے نماز پڑھنے کے لیے مُقرّر (فِکس) کررکھی ہے جسے "**مسجِدِ بَیت**" کہتے ہیں۔ اور اگر عورت نے نَماز کے لیے گھر میں کوئی جگہ مُقرّر (FIX) نہیں کررکھی تو گھر میں اعتِکاف نہیں کرسکتی۔ اَلْبَتَّہ جب اعتِکاف کا اِرادہ کیا اور کسی جگہ کو نَماز کے لیے خاص کرلیا تو اُس جگہ اعتِکاف کرسکتی ہے۔ (رَدُّ المحتار ج ۳ ص ۴۹۴)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عورت دورانِ اعتِکاف مسجدِ بَیت سے نکل سکتی ہے؟

عورَت واجِب یا سنّت اعتِکاف کے دوران بِلاضَرورت **مسجدِ بَیت** (یعنی گھریلو مسجِد) سے نہیں نکل سکتی۔ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے: عورَت مسجدِ بیت میں اعتِکاف کرے گی اور جب اعتِکاف کرے گی تو وہ **مسجدِ بَیت** کا ٹکڑا اُس کے حق میں ایسے ہی ہے جیسے مَرد کے لیے مسجِد جماعت۔ بِلا حاجَت وہاں سے نہ نِکلے۔ اگر بِلا ضَرورت عورَت **مسجدِ بَیت** سے نکلے گی تو اُس کا اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ (عالگمیری ج ۱ ص ۲۱۱،۲۱۲)

''**بہارِ شَریعت**'' میں ہے: ''عورَت نے **مسجدِ بَیت** میں اعتِکاف واجِب یا مَسْنون کیا تو بغیر عُذْر وہاں سے نہیں نکل سکتی۔ اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتِکاف جاتا رہا۔'' (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۳)

بھول کر مسجدِ بَیت سے نکلنے کا حکم

ایک خاتون نے ''**مسجدِ بَیت**'' میں واجِب یا سنّت اعتِکاف کیا۔ وہ واش روم کے لیے نکلیں اور راستہ بھولنے کے سَبَب مین گیٹ کی طرف چل پڑیں۔ ایک دوسری عورت کہ وہ بھی اعتِکاف میں تھی اُس خاتون کو روکنے کے لیے **مسجدِ بَیت** سے باہَر نکلی، دونوں کا اعتِکاف ٹوٹ گیا کہ غَلَطی سے بھی اعتِکاف کی جگہ سے باہَر نکلنے پر اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(احکامِ تراویح و اعتکاف مع بیس تراویح کا ثبوت ص ۱۹۱ ملخصاً)

صلَّى الله عليه واله وسلَّم : اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

عورت کس کس حاجت سے مسجدِ بَیت سے نکل سکتی ہے؟

عورت صِرف حاجتِ طَبعی (مثلاً اِستِنجا وغیرہ) کے لیے **"مسجدِ بَیت"** سے نکل سکتی ہے۔ کیونکہ **حاجتِ شَرعی** (جُمعہ و جماعت) عورت کے لیے نہیں ہے۔ نیز گھر میں ایک واش روم قریب ہے اور ایک دُور تو بِلاعُذر (یعنی مجبوری کے بغیر) قریب کا واش روم چھوڑ کر دور والے واش روم میں نہ جائے۔ (احکامِ تراویح و اعتکاف مع بیس تراویح کا ثبوت ص۱۹۱ ملخصاً)

سُنَّت اعتِکاف کے لیے روزہ رکھنا ضَروری ہے

اعتِکافِ سنّت یعنی **رَمَضان شریف** کی آخری دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے۔ اس میں روزہ شَرط ہے لہٰذا اگر کسی مَریض یا مُسافِر نے اعتِکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا سنّت ادا نہ ہوئی بلکہ (وہ اعتِکاف) نَفل ہوا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۲)

کرائے کے مکان میں مسجدِ بَیت بنا سکتے ہیں؟

کرائے کے مکان میں نماز کے لیے کسی حصّے کو مخصوص کرنے کی نیّت کر لے۔ یہ جگہ اب اُس کے لیے **"مسجدِ بَیت"** ہو گئی، وہاں اعتِکاف کر سکتی ہے۔

عورت کا غُسل کے لیے مسجدِ بَیت سے نکلنا کیسا؟

مرد اَصلِ مسجِد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لیے خاص کر کے وَقف ہوتی ہے) سے مُتَّصِل (یعنی ملی ہوئی) وَقف جگہ جو ضَرورِیاتِ ومَصالِحِ مسجِد (یعنی مسجِد کی ضَرورتوں) کے لیے وَقف ہوتی ہے جسے "فِنائے مسجِد" کہا جاتا ہے۔ اس میں بنے ہوئے غُسل خانے میں دَورانِ اعتِکاف

فَرض نہ ہو تَب بھی غُسْل کرسکتا ہے کیونکہ فِنائے مسجِد میں جانے سے اُس کا اعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔ جب کہ عورَت گھر میں مُتَعَیَّن کردہ (یعنی مُقرر کی ہوئی) جگہ میں اعتِکاف کرتی ہے۔ جو **"مسجِدِ بَیت"** کہلاتی ہے اور **مسجِدِ بَیت** میں "فِنا" کا کوئی تصوُّر نہیں ہوتا اس لیے عورت **مسجِدِ بَیت** سے بِلا ضَرورت باہَر نہیں نکل سکتی۔ لہٰذا عورَت اگر فَرض غُسْل کے علاوہ کسی غُسْل مَثَلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصِل کرنے کے لیے نکلے گی تو اُس کا اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

(مختصر فتاویٰ اہل سنت ص ۱۰۲ ابتغیر قلیل)

مسجِدِ بَیت اور اسلامی بہنوں کے اعتِکاف کے 25 مختلف مسائل

(1) مَردوں کا اعتِکاف **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھریلو مسجِد) میں نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۱)

(2) **مسجِدِ بَیت** کا حکم عام وَقْف شُدہ مسجِد کی طرح نہیں ہوتا اُس کو بیچنا، ہِبہ (یعنی گفٹ۔ GIFT) کرنا دُرست ہے۔ (البنایہ شرح ھدایہ ج۲ ص٤٦٩)

(3) **مسجِدِ بَیت** والے کمرے کے اوپر واش روم بنانے میں کوئی حَرَج نہیں کیونکہ اس کا مُسْتَقِل (PERMANENT) مسجِد والا حکم نہیں ہوتا۔ (ایضاً)

(4) بڑے کمرے یا گھر میں موجود ہال یا ڈرائنگ روم کے لیے بھی **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھر کی مسجِد) کی نیّت کی جاسکتی ہے۔

(5) **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھر کی مسجِد) کو تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے۔ (دارالافتاء اہل سنت کا غیر مطبوعہ فتویٰ)

(6) **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھر کی مسجِد) میں خرید و فروخت بھی بِلا کَراہَت جائز ہے۔ اور ناپاک

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

شخص بھی ''**مسجدِ بیت**'' میں داخِل ہوسکتا ہے۔ (دارالافتاء اہلِ سنّت کا غیر مطبوعہ فتویٰ)

(7) **رَمضان شریف** میں اور اس ماہِ مُبارک کے علاوہ بھی عورت اپنی ''**مسجدِ بیت**'' (یعنی گھر کی مسجد) میں نَفلی اعتِکاف کرسکتی ہے۔ (ایضاً)

(8) اگر کسی دوسرے گھر سے کوئی اسلامی بہن آتی ہے اور وہ اِسی ''**مسجدِ بیت**'' میں اعتِکاف کرتی ہے تو اس کا اعتِکاف کرنا بھی ٹھیک ہوگا اور اس باہَر سے آنے والی کے لیے بھی اہلِ خانہ کی اُس جگہ کی نیّت کرنا کافی ہوگا۔

(9) **مسجدِ بیت** کے لیے ہر ایک کو الگ الگ نیّت کرنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ جس جگہ کو گھر والوں نے نماز وغیرہ کے لیے مخصوص کرلیا اور اسے پاک صاف رکھا جاتا ہے اور اسے ''**مسجدِ بیت**'' سمجھا جاتا ہے تو وہ سبھی کے حق میں ''مسجدِ بیت'' ہوجائے گی۔

(10) اسلامی بہن **مسجدِ بیت** (یعنی گھر کی مسجِد) میں نَفل اعتِکاف میں تھی کسی وجہ سے وہ اعتِکاف ٹوٹ گیا تو اُس کی قضا واجِب نہیں۔ ''فتاوٰی شامی'' میں ہے: اگر عورَت **مسجدِ بیت** سے نکلے اگرچہ اپنے گھر کی طرف تو اُس کا اعتِکاف اگر واجِب ہوا تو ٹوٹ جائے گا اور نَفل ہوا تو پورا یعنی خَتْم ہوجائے گا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۵۰۱)

(11) اعتِکاف کرنے کے لیے بالغ یا بالِغہ ہونا شَرط نہیں بلکہ سمجھدار ہونا چاہیے۔ یہ غَلَط فہمی ہے کہ غیر شادی شُدہ یا کُنواری عورَت اعتِکاف نہیں کرسکتی۔

(12) روزے اور اعتِکاف کی حالت میں عورَت کا بچّے کو دودھ پلانا جائز ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللهُ عليه والهٖ وسلَّم : جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

13 اگر عورت شادی شدہ ہو تو **سنّت اعتِکاف** کے لیے شوہر سے اِجازت لینا ضَروری ہے۔ سنّت اعتِکاف شُروع ہو جانے کے بعد اگر شوہر اعتِکاف سے مَنْع کرے تو اب اعتِکاف توڑے گی۔

14 اسلامی بہن کے لیے **مسجِدِ بَیت** میں نَفْل اعتِکاف کے وہی اَحکام ہیں جو مَردوں کے لیے ہیں، لہٰذا اسلامی بہن کو چاہیے کہ جب جب **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھر کی مسجِد) میں جائے تو نَفْل اعتِکاف کی نیّت کر لے جب تک وہاں ہو گی اِنْ شَآءَ اللهُ الْکریم نَفْل اعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔

15 **رَمضانُ المبارَك** کے آخری عشرے کے سنّت اعتِکاف کے لیے اسلامی بہن کو چاہیے کہ 20ویں روزے کو سورج غُرُوب ہونے سے پہلے سنّت اعتِکاف کی نیّت سے **مسجِدِ بَیت** میں داخِل ہو جائے تاکہ اُس کا 20ویں روزے کا سورج **مسجِدِ بَیت** میں موجود ہونے کی حالَت میں غُرُوب ہو۔

16 اعتِکاف چونکہ اعلیٰ دَرجے کی عِبادت ہے اس لیے اعتِکاف کی نیّت ہونا ضَروری ہے اور نیّت دل کے پکّے اِرادے کو کہتے ہیں مَثلاً: دل میں یہ نیّت ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ دل میں نیّت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی کہہ لے کہ میں **الله** پاک کی رضا کے لیے **رَمضانُ المبارَك** کے آخری دس دنوں کے سنّت اعتِکاف کی نیّت کرتی ہوں۔

17 اسلامی بہن کا سنت اعتِکاف دُرست ہونے کے لیے حَیض ونفاس سے پاک ہونا

ضَروری ہے اگر دورانِ اعتِکاف ایسی صورَت پیدا ہوگئی تو اعتِکاف ٹوٹ جائے گا، لہٰذا اسلامی بہن کو اعتِکاف سے پہلے اپنی باری کی تاریخوں کا خیال رکھ لینا چاہیے۔ اگر **رَمضانُ المبارَك** کے آخری دس دنوں میں باری کی تارِیخ ہو تو سنّت اعتِکاف نہ کریں۔ **رَمضانُ المبارَك** کے آخری دس دنوں میں باری کی تارِیخ ہو تو باری آنے سے پہلے حَیض روکنے کی دوا کھا کر اعتِکاف کرسکتی ہے۔

﴿18﴾ اسلامی بہن سَحَری میں جگانے کے لیے **مسجدِ بَیت** سے نکل کر نہیں جاسکتی، اَلْبَتّہ اگر سنّت اعتِکاف کرنے والی اسلامی بہن نے خود سَحَری نہیں کی اور سَحَری دینے والا کوئی جاگ نہیں رہا تو یہ اپنی سَحَری کا انتِظام کرنے کے لیے یا اس سَحَری کا انتِظام کرنے والے/ والی کو "**مسجدِ بَیت**" سے باہَر جا کر بھی جگاسکتی ہے۔ اَلْبَتّہ جگا کر یا (سَحَری یا اِفطاری کا) کھانا لے کر فوراً واپَس **مسجدِ بَیت** میں آجائے کیونکہ ضَرورتاً جو اِجازَت ملی ہے وہ ضَرورت ہی کی حَد تک ہے اگر جان بوجھ کر دیر کرے گی تو اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

﴿19﴾ اسلامی بہن **مسجدِ بَیت** میں سنّت اعتِکاف میں بیٹھی تھی کہ وہ جگہ گرنے لگی تو وہ اسی وَقْت گھر کے دوسرے حِصّے کے لیے **مسجدِ بَیت** کی نیّت کرکے وہاں اپنا بَقیہ اعتِکاف کرلے تو اعتِکاف درست ہوجائے گا۔

﴿20﴾ اسلامی بہن **مسجدِ بَیت** (یعنی گھر کی مسجد) میں بغیر وُضو بھی رُک سکتی ہے، اعتِکاف کی نیّت سے اعتِکاف کے ثَواب کی حقدار ہوگی۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

﴿21﴾ اسلامی بہن اعتِکاف میں ''**مسجدِ بَیت**'' میں تِلاوتِ قراٰن کریم ''**ذِکر و دُرُود و دِینی مُطالعے**'' اور نوافِل وغیرہ میں وَقت گزارے، سوشَل میڈیا اور موبائل وغیرہ کا بے ضَرورت استِعمال کرنے سے بچے، **مَدَنی چینل** دیکھنے میں حرَج نہیں کہ یہ گناہوں بھرے پروگراموں سے پاک ہوتا ہے۔

﴿22﴾ اسلامی بہن اعتِکاف کے دوران ''**مسجدِ بَیت**'' میں بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کرسکتی ہے اور گھر کے کاموں میں اپنی جگہ پر رہتے ہوئے کوئی مَشورہ دینا چاہے تو دے سکتی ہے، مگر خود اُٹھ کر **مسجدِ بَیت** کے باہَر نہیں نکل سکتی۔

﴿23﴾ اٹیچ باتھ کو **مسجدِ بَیت** قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ **مسجدِ بَیت** نَماز کے لیے خاص کی گئی جگہ کو کہتے ہیں اور اٹیچ باتھ کو نَماز کے لیے خاص نہیں کیا جاتا۔

﴿24﴾ عورت دَورانِ اعتِکاف **مسجدِ بَیت** میں اپنے نابالِغ یا بالِغ بچّے کو اپنے ساتھ رکھ سکتی ہے۔

﴿25﴾ اگر پورے گاؤں میں **رَمضانُ المبارَک** کے آخری عَشرے کا اعتِکاف صِرف عورت ہی **مسجدِ بَیت** میں کرلے اور کوئی مَرد مسجِد میں نہ بیٹھے تو عورَت کے اعتِکاف سے پورا گاؤں بَرِیُّ الذِّمّہ (بَرِیْ۔یُ ذْ۔ذِمّہ یعنی ذِمے داری سے فارِغ، پوری کرنے والا) نہیں ہوگا بلکہ مسجِد میں کسی ایک شخص کو بیٹھنا اعتِکاف کے لیے ضَروری ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ‏ صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

باجماعت نَماز کی اَہمیَّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ علّامہ سیِّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر عاقِل، بالِغ، حُر (یعنی آزاد) اور قادِر (یعنی جو قُدرَت رکھتا ہو اُس) مُسلمان (مَرد) پر جماعت سے نَماز پڑھنا واجِب ہے۔ (فیوض الباری ج ۳ ص ۲۹۷) (فیضانِ نماز ص ۱۴۰)

بچّوں کو نَمازی بنانے کا بہترین طریقہ

اے عاشِقانِ رسول! مسجِد میں فرض نَمازِ باجماعت کا خوب اِہتمام فرمایئے بلکہ اِس کے علاوہ کچھ نہ کچھ نَفْل نَماز کی بھی عادت ہونی چاہیے اور یہ نَفْل نَماز اگر گھر میں بنائی گئی **مسجِدِ بَیت** (یعنی گھر کی مسجِد) میں ادا کئے جائیں تو گھر میں رَحْمت و بَرَکت کے نُزُول کے ساتھ ساتھ گھر کے اَفراد بیوی، بچّوں کی اِصلاح اور نیک نَمازی بننے کی ترغیب کا سامان بھی بن سکتا ہے۔ ”**بچّے**“ وہ ”**بات**“ کم مانتے ہیں جس کا ان کو کہا جائے البتّہ ”**وہ کام**“ عام طور پر کر لیتے ہیں جو اُن کے سامنے بار بار کیا جائے، لہٰذا اپنے بچّوں کو نَماز کی عادت ڈالنے اور حُصُولِ ثواب کی اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ گھر میں نَفْل نَماز پڑھنے کی عادت بنایئے۔ عظیم تابِعی بُزُرگ حضرتِ سَعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”میں اپنے اس بچّے کی وجہ سے کثرت سے (نَفْل) نَماز پڑھتا ہوں۔“ حضرتِ ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حضرتِ سَعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی گھر میں نَماز پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”(آپ) یہ اُمّید کرتے ہوئے (نوافل گھر میں پڑھا کرتے تا) کہ بچّے میں نَماز کی رَغبت پیدا ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ٤ ص ۳۰۹ رقم ۵٦۵۹)
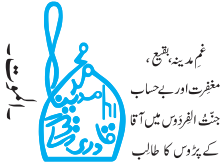
غم مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب
۳ رمضان شریف ۱۴۴۳ھ
05-04-2022

بیان:5

مسجدیں خوشبودار رکھئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رِسالہ (24صَفْحات) پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر دن بھر میں **ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک** پڑھا وہ اُس وَقْت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۲)

مسجِد میں بلغم دیکھ کر سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناگواری

ایک مرتبہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں قِبلہ کی طرف بلغم پڑی دیکھی تو ناراضگی کا اِظہار فرمایا۔ یہ دیکھ کر ایک اَنصاری صَحابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اُٹھیں اور اُسے کُھرچ کر صاف کر کے وہاں خوشبو لگا دی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَسَرَّت آمیز لہجے میں ارشاد فرمایا: مَا اَحْسَنَ ھٰذَا یعنی اِس خاتون نے کتنا ہی عُمدہ

کام کیا ہے۔ (نَسائی ص۱۲۶ حدیث۷۲۵)

فاروقِ اعظم اور مسجد میں خوشبو

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر جُمُعَةُ الْمُبارَک کو مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں خوشبو کی دھونی دیا کرتے تھے۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۱ ص۱۰۳ حدیث۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجِدیں خوشبو دار رکھئے!

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَحَلّوں میں مسجِدیں بنانے کا حُکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبو دار رکھی جائیں۔ (ابوداوٗد ج۱ ص۱۹۷ حدیث۴۵۵)

ائیر فریشنَر سے کینسر ہو سکتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسجِدیں عُوْد، لُوبان اور اگربتّی وغیرہ سے خوشبو دار رکھنا کارِثواب ہے۔ مگر مسجِد میں ایسی دِیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے جس سے بارُود کی **بدبُو** نکلتی ہے کیوں کہ مسجِد کو **بدبُو** سے بچانا واجِب ہے۔ بارُود کا **بدبُودار** دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہَر سے لُوبان یا اگربتّی وغیرہ سُلگا کر مسجِد میں لایئے۔ اگربتّیوں کو کسی بڑے طَشْت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اِس کی راکھ مسجِد کے فرش

وغیرہ پر نہ گرے۔ اگربتّی کے پیکِٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو کُھرَچ ڈالئے۔ مسجِد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ”ائیر فریشنر“(AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چِھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادّے فَضا میں پھیل جاتے اور سانس کے ذَرِیعے پھیپھڑوں میں پہُنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق ائیر فریشنر کے استِعمال سے جِلد کا سرطان یعنی (SKIN CANCER) ہوسکتا ہے۔ جہاں عُرف ہو وہاں مسجِد کے چندے سے خوشبو سلگانے کی اجازت ہے اور جہاں عُرف نہ ہو وہاں خوشبو کی صَراحت کر کے الگ سے چندہ حاصِل کریں۔

مُنہ میں بد بُو ہو تو مسجِد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے یعنی ابھی خواہِش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقْت بے وَقْت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پِزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدانا خواستہ ”گندہ دَہَنی“ یعنی **مُنہ سے بدبُو** آنے کی بیماری لگ گئی تو سَخْت امتِحان ہو جائے گا، کیوں کہ مُنہ سے **بدبُو** آتی ہو تو مسجِد کا داخِلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جس وَقْت مُنہ سے **بدبُو** آ رہی ہو اُس وَقْت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی مسجِد میں آنا گناہ ہے۔ چُونکہ فکرِ آخِرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حِرْص زیادہ اور آج کل ہر طرف ”فُوڈ کلچر“ کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے

جن کے مُنہ سے **بدبُو** آتی ہے۔ مجھے بارہا کا تجرِبہ ہے کہ جب کوئی مُنہ قریب کرکے بات کرتا ہے تو اُس کے **مُنہ کی بدبُو** کے سبب سانس روکنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات امام و مُؤَذِّن کو بھی **گندہ دہنی** کا مَرَض ہوجاتا ہے، ایسا ہو تو انہیں فوراً چھٹّیاں لے کر عِلاج کرنا چاہئے کیوں کہ مُنہ میں **بدبُو** ہونے کی صورت میں مسجِد کے اندر داخِل ہونا **حرام** ہے۔ افسوس! بدبُودار مُنہ والے کئی اَفراد **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مسجِد کے اندر مُعتَکِف بھی ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَرْعی حُکم یہ ہے کہ اگر دورانِ اعتِکاف بھی مُنہ میں بُد بو کا مَرَض ہوجائے تو اعتِکاف توڑ کر مسجِد سے چلا جانا ہوگا۔ بعد میں ایک دن کے اعتِکاف کی قضا کرلے۔ رَمَضانُ الْمُبارَك میں کباب سموسے اور دیگر تلی ہوئی چیزیں اور طرح طرح کی مُرَغَّن غِذائیں ٹھونس ٹھانس کر کھانے کے سبب منہ کی بدبُو والے مریضوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے، اس کا بہترین عِلاج یہ ہے کہ سادہ غِذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ نیز جب بھی کھا چکے خِلال کرنے اور خوب اچّھی طرح کلّیاں وغیرہ کرکے مُنہ صاف رکھنے کی عادت بنائے ورنہ غِذا کے اَجْزا دانتوں کے خَلا (GAPS) میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُو لاتے ہیں۔ صِرف مُنہ ہی کی **بدبُو** نہیں ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجِب ہے۔

منہ میں بدبُو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ھے

فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفْحہ 384 پر ہے: مُنہ میں **بدبُو** ہونے کی حالت میں

(گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز بھی **مکروہ** ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا **حرام** ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نَمازی کو اِیذا پہنچنی حرام ہے اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی **بدبُو** سے ملائکہ کو اِیذا پہنچتی ہے۔ **حدیث** میں ہے: جس چیز سے انسان تکلیف مَحسوس کرتے ہیں فِرِشتے بھی اس سے تکلیف مَحسوس کرتے ہیں۔ (مُسلِم ص۲۸۲ حدیث ٥٦٤)

بد بُودار مرہم لگا کر مسجِد میں آنے کی مُمانَعَت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں **بدبُو** ہو کہ اُس سے نَمازیوں کو اِیذا ہو مَثَلاً **مَعَاذَاللہ** گندہ دَہَن (یعنی جس کو مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری ہو)، **گندہ بَغَل** (یعنی جس کے بَغَل سے بدبُو آنے کا مَرَض ہو) یا جس نے **خارِش** وغیرہ کے باعِث **گندھک ملی** (یا کوئی سا بدبُودار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۷۲)

کچّی پیاز کھانے سے بھی مُنہ بد بُودار ہو جاتا ہے

کچّی مُولی، کچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی **بُو** ناپسند ہو اسے کھا کر مسجِد میں اُس وَقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں **بُو** باقی ہو کہ فِرِشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، فاتِحُ الْقُلوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گَندَنا (لہسن سے مِلتی جُلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہرگز نہ

آئے۔'' (مُسلِم ص ۲۸۲ حدیث ٥٦٤) اور فرمایا: ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کرلو۔'' (ابوداؤد ج۳ ص٥٠٦ حدیث ۳۸۲۷)

مسجِد میں کچّا گوشْت نہ لے جائیں

صَدْرُالشَّریعہ، بَدْرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بُو باقی ہو اور یِہی حُکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بُو ہو جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچّا گوشْت اور مِٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہَنی کا عارِضہ (یعنی مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبُودار زَخْم ہو یا کوئی بدبُودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنقَطِع (یعنی خَتْم) نہ ہو اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعَت ہے۔ (بہارِشریعت ج۱ ص٦٤٨) کچّا گوشْت وغیرہ پاک چیز کی اگر اس طرح پیکنگ کر لی جائے کہ معمولی سی بھی بدبُو نہ آئے تو اب مسجِد میں لے جانے میں حَرَج نہیں۔

کچّی پیاز والے کچومر اور رائتے سے مُحتاط رہئے

کچّی پیاز والے چنے، چھولے، رائتے اور کچومر نیز کچّے لہسن والے اَچار چٹنی وغیرہ کھانے سے نَماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض اوقات کباب سَموسے وغیرہ میں بھی کچّی پیاز اور کچّے لہسن کی بُو محسوس ہوتی ہے لہٰذا نَماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھائیے۔ ایسی بُو والی چیزیں مسجِد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

مَجمع میں اگر بتّی سلگانا

مسلمانوں کے اجتماع میں خوشبو پہنچانے کی نیّت سے اگر بتّی وغیرہ جلانا کارِ ثواب ہے۔ اگر لُوبان یا اگر بتّی کے دھوئیں سے کسی کو تکلیف ہوتی ہو تو ایسے موقع پر خوشبو نہ جلائی جائے اِسی طرح مجمع پر زیادہ مقدار میں ''خوشبو دار پانی'' چھڑ کنے سے بھی بچیں کہ عام طور پر اِس سے لوگوں کو کوفْت اور پریشانی ہوتی ہے۔

بد بُودار مُنہ لیکر مسلمانوں کے مَجمع میں جانے کی مُمانَعَت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجمَعوں، دَرسِ قراٰن کی مجلسوں، عُلَمائے دین واولیائے کامِلین کی بارگاہوں میں بد بُودار مُنہ لے کر نہ جاوٴ۔ مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں **بد بُو** رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجمَعوں میں نہ جاوٴ۔ حُقّہ پینے والے، تمباکو والے، پان کھا کر کُلّی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: جسے گندہ دَہَنی کی بیماری ہو اُسے مسجِدوں کی حاضِری مُعاف ہے۔

(مِراٰۃُ المناجیح ج٦ ص ٢٥،٢٦)

نَماز کے اوقات میں کچّی پیاز کھانا کیسا ؟

سُوال: ''گندہ دَہَن'' کو مسجِد کی حاضِری مُعاف ہے، تو کیا کچّی پیاز والا رائتہ یا کچومریا ایسے کباب سَمو سے جن میں لہسن پیاز برابر پکّے ہوئے نہ ہوں اور اُن کی بُو آتی ہو یا مَسلی ہوئی باجرے کی روٹی جس میں کچّا لہسن شامل ہوتا ہے ایسی غِذا وغیرہ جماعت سے کچھ دیر

پہلے اس نیّت سے کھا سکتے ہیں کہ مُنہ میں بُو ہو جائے اور جماعت واجِب نہ رہے!

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں۔ مَثَلاً جہاں عشا کی جماعت اوّل وَقْت میں ہوتی ہے وہاں نَمازِ مغرِب کے بعد ایسا کچومر یا سَلاد وغیرہ نہ کھائے جس میں کچّی مُولی یا کچّی پیاز یا کچّا لہسن ہو کیوں کہ اِتنی جلدی مُنہ صاف کر کے مسجِد میں پہنچنا دُشوار ہوتا ہے۔ ہاں اگر جلد مُنہ صاف کرنا ممکِن ہے یا کسی اور وجہ سے مسجِد کی حاضِری سے معذور ہے مَثَلاً عورت۔ یا نَماز پڑھنے میں ابھی کافی دیر ہے اُس وَقْت تک **بُو** خَتْم ہو جائے گی تو کھانے میں مُضایقہ نہیں۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کچّا لہسن پیاز کھانا کہ بِلا شُبہہ حلال ہے اور اُسے کھا کر جب تک **بُو** زائل نہ ہو مسجِد میں جانا مَمنوع مگر جو حقّہ ایسا کَثِیف (گاڑھا) وبے اِہتمام ہو کہ **مَعَاذَاللہ تَغَیُّرِ** باقی (یعنی دیر پا بد بُو) پیدا کرے کہ وَقْتِ جماعت تک کُلّی سے بھی **بِالکُلّی** (یعنی مکمّل طور پر) زائل نہ ہو تو قُربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً **نا جائز** کہ اب وہ ترکِ جماعت و تَرکِ سجدہ یا **بد بُو** کے ساتھ دُخولِ مسجِد کا مُوجِب (سبب) ہو گا اور یہ دونوں مَمنوع و نا جائز ہیں اور (یہ شَرْعی اصول ہے کہ) ہر مُباح فِی نَفْسِہٖ (یعنی ہر وہ کام جو حقیقت میں جائز ہو مگر) امرِ مَمنوع کی طرف مُؤَدِّی (یعنی مَمنوع کام کی طرف لے جانے والا) ہو مَمنوع و نا رَوا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۵ص ۹٤)

کچّی پیاز کھاتے وَقْت بِسمِ اللہ مت پڑھئے

فتاوٰی فیضُ الرّسول جلد 2 صَفْحَہ 506 پر ہے: حُقّہ، بیڑی، سگریٹ پینے اور (کچّے) لہسن،

پیاز جیسی چیز کھانے کے وَقت اور نَجاست کی جگہوں میں **بِسمِ اللّٰہ** پڑھنا مکروہ ہے۔

مُنہ کی بدبُو معلوم کرنے کا طریقہ

اگر مُنہ میں کوئی تَغَیُّرِ رائِحہ (یعنی بدبُو) ہوتو جتنی بار مسواک اور کلّیوں سے اس (بدبُو) کا اِزالہ (یعنی دُور کرنا ممکن) ہو (اُتنی بار کلّیاں وغیرہ کرنا) لازِم ہے، اِس کے لیے کوئی حد مُقرّر نہیں۔ بدبُو دار کَثِیف (گاڑھا) بے احتیاطی کا حُقّہ پینے والوں کو اِس کا خَیال (رکھنا) سَخْت ضَروری ہے اور اُن سے زیادہ سگرٹ والے کو کہ اس کی بدبُو مُرکَّب تمبا کو سے (بھی) سَخْت تر اور زیادہ دیر پا ہے اور ان سب سے زائد اَشد ضَرورت تمبا کو کھانے والوں کو ہے جن کے مُنہ میں اُس کا جِرم (یعنی دھوئیں کے بجائے خود تَمبا کو ہی) دبا رہتا اور منہ اپنی **بدبُو** سے بسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مِسواک اور کُلّیاں کریں کہ مُنہ بالکل صاف ہو جائے اور **بُو** کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے مُنہ کے قریب لے جا کر مُنہ کھول کر زور سے تین۳ بار حَلْق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور مَعاً (یعنی فوراً) سونگھیں۔ بِغیر اس کے اندر کی **بدبُو** خود کم محسوس ہوتی ہے اور جب مُنہ میں **بدبُو** ہو تو مسجِد میں جانا حرام، نَماز میں داخِل ہونا مَنْع۔ وَاللّٰہُ الْھَادِی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۶۲۳)

مُنہ کی بدبُو کا عِلاج

اگر کسی چیز کے کھانے کے سبب مُنہ میں بدبُو آتی ہوتو ''ہرا دھنیا'' چبا کر کھایئے نیز گُلاب کے تازہ یا سُوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو

Go To Index

گا۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے **بدبُو** آتی ہو تو ''کم خوری'' (یعنی کھانے میں کمی کرنے) کی سعادت حاصل کر کے بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصّوں کے درد، قَبْض، سینے کی جلَن، مُنہ کے چھالے، بار بار ہونے والے (یعنی دائمی) نَزلے کھانسی اور گلے کے دَرْد، مَسُوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بَہُت سارے اَمراض کے ساتھ ساتھ **مُنہ کی بدبُو** سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک باقی رہے اِس طرح سے کم کھانے میں **80 فیصد اَمراض** سے بچت ہوسکتی ہے۔(تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''پیٹ کا قُفلِ مدینہ'' کا مُطالَعہ فرمایئے) اگر نَفْس کی حِرْص کا عِلاج ہوجائے تو کئی جسمانی اور روحانی اَمراض خود ہی دم توڑ جائیں۔ ؎

رضاؔ نَفْس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چَندرانے والے (حدائقِ بخشش شریف)

مُنہ کی بدبُو کا مَدَنی عِلاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاہِر۔

مُندَرَجۂ بالا دُرُود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں 11 مرتبہ پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی **بدبُو** زائل (یعنی دُور) ہوجائے گی۔ ایک ہی سانس میں پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُنہ بند کر کے آہِستہ آہِستہ ناک سے سانس لینا شُروع کیجئے اور مُمکِنہ حد تک ہوا پھیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب **دُرُود شریف** پڑھنا شُروع کیجئے۔ چند بار اِس

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

طرح مَشْق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قَبْل اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمّل گیارہ بار دُرُود شریف پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارِج کرنا صِحّت کیلئے انتہائی مُفید ہے۔ دن بھر میں جب جب موقع ملے بِالخصوص کُھلی فَضا میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کو) ایک سِن رَسیدہ (یعنی بوڑھے) حکیم صاحِب نے بتایا تھا کہ میں سانس لینے کے بعد آدھے گھنٹے تک (یا کہا) دُو گھنٹے تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اِس دَوران اپنے وِرْدو وَظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ بقول اُن حکیم صاحِب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مَشّاق (یعنی مَشْق کر کے ماہِر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صُبْح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

اِستِنْجا خانے مسجِد سے کِتنی دُور ہونے چاہئیں؟

بارگاہِ رضوِیَّت میں سُوال ہوا کہ نَمازیوں کیلئے **اِستِنجا خانے** مسجِد سے کتنی دُور بنانے چاہئیں؟ اِس پر **میرے آقا** اعلیٰ حضرت امامِ اہلِسنّت مجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے جواباً ارشاد فرمایا: مسجِد کو **بُو** سے بچانا واجِب ہے وَلہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیاسَلائی (یعنی بد بُودار بارُود والی ماچس کی تیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشْت لے جانا **جائز نہیں**۔ (اِبن ماجہ ج۱ ص۴۱۳ حدیث۷۴۸) حالانکہ کچّے گوشْت کی **بُو** بہُت **خَفِیف** (یعنی ہلکی)

ہے۔ تو جہاں سے مسجِد میں **بُو** پہنچے وہاں تک (اِستنجا خانے بنانے کی) مُمانَعت کی جائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۶ ص ۲۳۲) کچّے گوشْت کی بدبُو ہلکی ہوتی ہے جب یہ بھی مسجِد میں لے جانا جائز نہیں تو کچّی مچھلی لے جانا بَدَرَجۂ اَولیٰ ناجائز ہوگا کیوں کہ اس کی بُو گوشْت سے زیادہ تیز ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات پکانے والوں کی بے احتیاطی کے سبب اِس کا سالن کھانے سے ہاتھ اور مُنہ میں ناگوار بُو ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بُو دُور کئے بِغیر مسجِد میں نہ جائے۔ اِستنجا خانوں کی جب صَفائی کی جاتی ہے اُس وَقْت بدبُو کافی پھیلتی ہے لٰہذا (اِستنجا خانے اور مسجِد کے درمیان) اتنا فاصِلہ رکھنا ضَروری ہے کہ صَفائی کے موقع پر بھی **بدبُو** مسجِد میں داخِل نہ ہو سکے۔ اِستنجا خانے اِحاطۂ مسجِد میں کھلتے ہوں تو ضَرورتاً دیوار پاٹ کر باہَر کی جانب دروازے نکال کر بھی بدبُو سے مسجِد کو بچایا جا سکتا ہے۔

اپنے لِباس وغیرہ پر غور کرنے کی عادت بنائیے

مسجِد میں **بدبُو** لے جانا حرام ہے۔ نیز ہر طرح کے **بدبُو** والے شخص کا داخِل ہونا بھی حرام ہے۔ مسجِد میں کسی تنکے سے خِلال بھی نہ کریں کہ جو پابندی سے ہر کھانے کے بعد اِس کے عادی نہیں ہوتے خِلال کرنے سے ان کے دانتوں سے بدبُو نکلتی ہے۔ مُعتَکِف فِنائے مسجِد میں بھی اتنی دُور دانتوں کا خِلال کرے کہ بدبُو اصلِ مسجِد میں داخِل نہ ہو۔ بدبُودار زَخم والا یا وہ مریض جس نے پیشاب یا پاخانے کی تھیلی (Urine bag ۞ Stool bag) لگائی ہوئی ہے وہ مسجِد میں داخِل نہ ہوں۔ اسی طرح لیبارٹری ٹیسٹ کروانے کیلئے لی ہوئی

خون یا پیشاب کی شیشی، ذَبیحہ کے بوَقْتِ ذَبْح نکلے ہوئے خون سے آلود کپڑے وغیرہ کسی چیز میں چُھپا کر بھی مسجد کے اندر نہیں لے جاسکتے چُنانچِہ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں: مسجِد میں نَجاست لے کر جانا اگر چِہ اس سے مسجِد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نَجاست لگی ہو اُس کو مسجِد میں جانا مَنْع ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۵۱۷) مسجِد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فَصْد کا خون لینا (مَثَلاً ٹیسٹ کیلئے سِرِنج کے ذَرِیْعے خون نکالنا) بھی جائز نہیں۔(دُرِّمُختارج۲ ص۵۱۷) پاک بدبُو چُھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بد بُو ہوتی ہے مگر لباس کے نیچے چُھپی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اِس صورت میں مسجِد کے اندر جانے میں کوئی حَرَج نہیں۔اسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بد بُو ہے جیسا کہ گرمی میں مُنہ کا پسینہ پونچھنے سے اکثر ہو جاتی ہے تو ایسا رومال مسجِد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عمامہ یا ٹوپی اُتارنے سے پسینے یا میل کُچیل وغیرہ کی بدبُو آتی ہے تو مسجِد میں نہ اُتارے۔چُنانچِہ اِس کی مثال دیتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَيهِ رَحْمَةُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ''ہاں اگر کسی صورت سے مِٹّی کے تیل کی بد بُو اُڑادی جائے یا اِس طرح لیمپ وغیرہ میں بند کیا جائے کہ اس کی بد بُو ظاہر نہ ہو تو (مسجِد میں) جائز ہے۔'' (فتاوٰی نعیمیه ص۴۹) ہر مسلمان کو اپنے مُنہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپّل وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس میں کہیں سے بد بُو تو نہیں آرہی اور ایسا مَیلا کُچیلا لباس پہن کر بھی مسجِد میں نہ آئیں جس سے لوگوں کو گِھن آئے۔افسوس! دُنْیوی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللّٰہ عزَّوجلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

افسروں وغیرہ کے پاس تو عُمدہ لباس پہن کر جائیں اور اپنے پیارے پیارے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضِری کے وَقْت یعنی نَماز میں نَفاست (صفائی اور پاکیزگی وغیرہ) کا کوئی اِہتمام نہ کریں۔ مسجِد میں آتے وَقْت انسان کم ازکم وہ لباس تو پہنے جو دعوتوں میں پہن کر جاتا ہے۔مگراس بات کا خَیال رکھئے کہ لباس شریعت وسنّت کے مطابِق ہو۔

مسجِد میں بچّے کو لانے کی مُمانَعَت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مسجدوں کو **بچّوں اور پاگلوں** اور خرید وفروخت اور جھگڑے اور آواز بُلند کرنے اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (اِبن ماجه ج ١ ص ٤١٥ حديث ٧٥٠)

ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کردینے) **کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ**۔ جو لوگ جُوتیاں مسجِد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اِس کا خَیال رکھنا چاہیئے کہ اگر نَجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجِد میں چلے جانا بے اَدَبی ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٥١٨) **بچّے یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دم کروانے کیلئے چاہے "پمپر" لگا ہو تب بھی مسجِد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اگر آپ ایسوں کو مسجِد میں لانے کی بھول کرچکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کرکے آیندہ نہ لانے کا عَہد کیجئے۔ ہاں فِنائے مسجِد مَثَلاً امام صاحِب کے حُجرے میں لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجِد کے اندر سے لیکر نہ گزرنا پڑے۔

گوشْت، مچھلی بیچنے والے

گوشْت یا مچھلی بیچنے والے کے لباس میں سَخْت **بدبُو** ہوتی ہے لہٰذا ان کو چاہیے کہ فارِغ ہو کر اچّھی طرح نہائیں، صاف لباس زیبِ تن فرمائیں، خوشبو لگائیں اور پھر مسجِد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شَرْط نہیں صِرْف مشورۃً عَرْض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبُو مکمَّل طور پر زائِل (یعنی دُور) ہو جائے۔

سونے سے مُنہ میں بدبُو ہو جاتی ہے

سوتے میں پیٹ کی گندی ہوائیں اُوپر کی طرف اٹھتی ہیں، لہٰذا بیدار ہونے پر مُنہ میں اکثر بدبُو ہوتی ہے۔ اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صَفْحہ 375 تا 376 سے ''سُوال جواب'' مُلاحظہ ہوں۔ **سُوال:** سونے سے اُٹھ کر آیۃُ الکُرسی پڑھنا کیسا ہے؟ بعض اُستاد حُقّہ پیتے ہیں اور شاگرد کو (قراٰنِ کریم) پڑھاتے جاتے ہیں۔ **جواب:** سونے سے اُٹھ کر ہاتھ دھو کر کُلّی کر لے اس کے بعد آیۃُ الکُرسی پڑھے، اگر منہ میں حُقّے وغیرہ کی بدبُو ہو یا کوئی کھانے پینے کی چیز ہو تو بِغیر کُلّی کئے تِلاوت نہ کرے۔ جو اُستاد ایسا کرتے ہیں بُرا کرتے ہیں۔ **واللّٰہُ تعالٰی اعلم۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۷۵، ۳۷۶) ہمارے معطّر معطّر آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا وُجُودِ مسعود ہر وَقْت مہکتا رہتا تھا، مزاجِ مُبارک میں نہایت نَفاست تھی، مِسواک سوتے وَقْت سِرہانے رہتی، اٹھتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سونے میں سِرہانے مِسواک رکھنا اور اُٹھ کر مِسواک کرنا سنّت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

ہوا۔رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے تھے۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۵٤ حدیث ۵۷)

بعض غِذاؤں کی وجہ سے پسینے میں بدبُو

بعض غِذائیں ایسی ہوتی ہیں جن کے کھانے سے **بدبُودار پسینہ** آتا ہے ایسے اَفراد غِذائیں تبدیل فرمائیں۔

مُنہ کی صفائی کا طریقہ

جو مِسواک اور کھانے کے بعد خِلال نہیں کرتے اور دانتوں کی صفائی کرنے میں سُست ہوتے ہیں اکثر اُن کے مُنہ **بُد بو دار** ہوتے ہیں۔ صِرف رَسْمی طور پر مِسواک اور خِلال کا تِنکا دانتوں سے مَس (TOUCH) کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ مسوڑھے زخمی نہ ہوں اِس احتِیاط کے ساتھ مُمکنہ صورت میں غِذا کا ایک ایک ذرّہ دانتوں سے نکالنا ہو گا ورنہ دانتوں کے درمیان غِذائی اَجزا پڑے پڑے سڑتے اور سَخْت سَڑاند (یعنی بدبُو) کا باعِث بنتے رہیں گے۔ دانتوں کی صفائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی چیز کھانے اور چائے وغیرہ پینے کے بعد اور اِس کے علاوہ بھی جب جب موقع ملے مَثَلًا بیٹھے بیٹھے کوئی کام کر رہے ہیں اُس وَقْت پانی کا گُھونٹ منہ میں بھر لیں اور جُنبِشیں دیتے رہیں یعنی ہلاتے رہیں، اِس طرح مُنہ کا کچرا اور مَیل کُچیل صاف ہوتا رہے گا۔ سادہ پانی بھی چل جائے گا اور اگر نمک والا قابلِ برداشت گرم پانی ہو تو یہ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہترین ''ماؤتھ واش''

ثابِت ہوگا۔

داڑھی کو بدبُو سے بچائیے

داڑھی میں اکثر غذائی اَجزا اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات مُنہ کی **بدبُودار** رال بھی داخِل ہو جاتی ہے اور اِس طرح **بدبُو** آتی ہے لہٰذا وقتاً فوقتاً صابُن سے داڑھی دھو لینا مناسِب ہے۔ اِسی طرح سر کے بال بھی وقتاً فوقتاً دھوتے رہیے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں ان کا اِکرام کرے۔'' (ابوداؤد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے۔ (اَشِعَّةُ اللَّمعات ج ٣ ص ٦١٧)

خوشبودار تیل بنانے کا آسان طریقہ

سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات **بدبُو** کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ **خوشبودار تیل تیّار** ہے۔ (خوشبودار تیل بنانے کے مخصوص ایسینس بھی خوشبویات کی دُکانوں سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں) سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُن سے دھوتے رہیے۔

ہو سکے تو روز نہائیے

جس سے بن پڑے وہ روزانہ نَہائے کہ کافی حد تک بدن کی باہَری **بدبُو** زائل ہوگی اور یہ **صحّت** کیلئے بھی مُفید ہے۔ (مگر مُعتکِفین مسجِد کے غُسل خانوں میں بِلا سَخت ضَرورت

Go To Index

کے نہ نہائیں کہ نَمازیوں کیلئے وُضُو کے پانی کی تنگی ہوسکتی ہے اور موٹر بھی بار بار چلنے کی وجہ سے خراب ہوسکتی ہے نیز تب نہائیں جب غُسْل خانے فِنائے مسجِد میں ہوں اگر خارِج مسجد میں ہوں تو غُسْلِ جُمُعہ کی بھی اجازت نہیں صرف فرض غُسْل کی اجازت ہے)

عِمامہ وغیرہ کو بدبُو سے بچانے کا طریقہ

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عِمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعُوری میں مسجِد کے اندر ''بدبُو'' پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔ **لٰہذا مَدَنی اِلتجا** ہے کہ عِمامہ، سربند شریف اور چادر استِعمال کرنے والے اسلامی بھائی موسِم کے اعتِبار سے یا ضَرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بناتے رہیں، ورنہ مَیل کُچیل، پسینہ اور تَیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں **بدبُو** ہوجاتی ہے، اگرچِہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبُو کے سبب کافی گِھن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس زیادہ دیر تک کوئی مخصوص خوشبو یا **بدبُو** ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

عِمامہ کیسا ہونا چاہئے

سَخت ٹوپی پر بندھے بندھائے عِمامے کا استِعمال بھی اس کے اندر **بدبُو** پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہوسکے تو باریک ململ کے ہلکے پُھلکے کپڑے کا عِمامہ شریف استِعمال کیجئے اور اس کیلئے کپڑے کی ایسی ٹوپی پہنئے جو سر سے چِپڑی ہوئی ہو کہ ایسی ٹوپی پہننا بھی سُنّت

ہے۔ بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر رکھ دینے کے بجائے باندھتے وَقْت ایک ایک پیچ کر کے باندھئے اور اِسی طرح کھولنے کی ترکیب کیجئے۔ اور بار بار ہوا لگنے کی وجہ سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بد بُو** بھی دُور ہوگی۔ عمامہ وسَر بند شریف، چادر اور لباس وغیرہ کو اُتار کر دھوپ میں ڈالنے سے بھی پسینے وغیرہ کی **بد بُو** دُور ہوسکتی ہے۔ نیز ان پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ عُمدہ عِطْر لگاتے رہنا بھی بد بُو کو دُور کرسکتا ہے۔ ضِمْناً عِطْر لگانے کی نیّتیں اور مَواقِع بھی مُلاحَظہ فرمالیجئے:

خوشبو لگانے کی نیّتیں اور مَواقِع

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

(١) سنّتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (٢) لگانے سے قَبْل بِسمِ اللّٰہ (٣) خوشبو آنے پر لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور (٤) لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہوں گا (٥) ملائکہ اور (٦) مسلمانوں کو فَرحَت (خوشی) پہنچاؤں گا (٧) عَقْل بڑھے گی تو اَحْکامِ شَرْعی یاد کرنے اور سُنّتیں سیکھنے پر قوّت حاصِل کروں گا (امام شافِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی فرماتے ہیں: عُمدہ خوشبو لگانے سے عَقْل بڑھتی ہے۔ (اِحیاءُ العلوم ج١ ص٢٤٤)) (٨) لِباس وغیرہ سے بدبُو دور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ کسی مسلمان کا لباس وغیرہ بدبُو دار ہوتو بِلا اجازتِ شَرْعی اُس کے

Go To Index

پیچھے سے مَثَلاً اِس طرح کہنا کہ ''اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبُو آرہی تھی'' غیبت ہے) (۹) موقع کی مُناسَبَت سے یہ نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں مَثَلاً (۱۰) نماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا (۱۱) مسجِد (۱۲) نَمازِ تہجُّد (۱۳) جُمُعہ (۱٤) پیر شریف (۱۵) رَمَضانُ الْمُبارَك (۱٦) عیدُ الْفطر (۱۷) عیدُ الْاَضحیٰ (۱۸) شبِ مِیلاد (۱۹) عیدِ مِیلادُ النَّبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (۲۰) جُلوسِ مِیلاد (۲۱) شبِ مِعراجُ النّبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (۲۲) شبِ بَرَاءَت (۲۳) گیارہویں شریف (۲٤) یومِ رضا (۲۵) دَرسِ قراٰن و (۲٦) حدیث (۲۷) تِلاوت (۲۸) اَورادو وظائف (۲۹) دُرُود شریف (۳۰) دینی کتاب کا مُطالَعَہ (۳۱) تدریسِ عِلْمِ دِین (۳۲) تعلیمِ عِلْمِ دِین (۳۳) فتوٰی نویسی (۳٤) دینی کُتُب کی تصنیف و تالیف (۳۵) سُنّتوں بھرے اجتماع (۳٦) اجتماعِ ذِکْرو نعت (۳۷) قراٰن خوانی (۳۸) دَرسِ فیضانِ سنّت (۳۹) عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (٤۰) سُنّتوں بھرا بیان کرتے وَقْت (٤۱) عالِم (٤۲) ماں (٤۳) باپ (٤٤) مومنِ صالِح (٤۵) پیر صاحِب (٤٦) موئے مبارک کی زیارت اور (٤۷) مزار شریف کی حاضِری کے مَواقِع پر بھی تعظیم کی نیّت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔ جتنی اچھّی اچھّی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ نیّت کا موقع بھی ہو اور وہ نیّت شرعاً دُرُست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم ۲ دو تین ۳ نیّتیں کرہی لینی چاہئیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج تک ہم سے جتنی بار بھی مسجِد

میں بدبُو لے جانے کا گناہ ہوا ہو اُس سے توبہ کرتے ہیں اور یہ عَزْم کرتے ہیں کہ آیَندہ کبھی بھی مسجِد میں کسی طرح کی بدبُو نہیں لے جائیں گے۔ **یا ربِّ مصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مساجِد کو خوشبو دار رکھنے کی سعادت دے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر طرح کی ظاہِری باطِنی بد بوؤں سے پاک ہو کر مسجِد میں حاضِری کی سعادت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے خوشبو دار سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے ہمیں گناہوں کی بد بوؤں سے نَجات دے اور خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے مُعَطّر مُعَطّر حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وَاللہ جو مل جائے مِرے گُل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عِطْر نہ پھر چاہے دُلہن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے دانت غور سے آئینے میں دیکھ لیجئے

خیر خواہی کے جذبے کے تَحْت ثواب کمانے کی حِرْص میں عَرْض ہے کہ اگر آپ کے **دانت** مَیلے کُچیلے یا پیلے ہیں تو خوش دلی کے ساتھ **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنْہُ کی طرف سے چند **مَدَنی پھول** قَبول فرما لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت فائدہ ہوگا۔

۞ مَیلے کُچیلے **دانت** دوسروں کیلئے کَراہت اور گِھن کا باعِث ہوتے ہیں ۞ ملاقاتی وغیرہ پر مَیلے **دانت** والے کی شخصیّت کا اثر اچّھا نہیں پڑتا ۞ بکثرت پان گُٹکے وغیرہ کھانے

والے گویا پیسے دے کر اپنے **دانتوں کا حُسن** تباہ کرتے، **منہ کا چھالا اور کینسر** خریدتے ہیں ❁ مِسواک **سنَّت** کے مُطابِق اچّھی طرح رگڑ رگڑ کر کیجئے ❁ کھانے کے بعد دانتوں میں **خِلال** کرنے کا معمول بنالیجئے ❁ جب بھی کچھ کھائیں یا چائے وغیرہ پئیں، کُلّی بھر کر چند مِنَٹ تک مُنہ میں پانی ہِلاتے رہیں اِس طرح مُنہ کا اندرونی حصّہ اور **دانت** کسی حد تک دُھل جائیں گے ❁ سوتے وَقْت **حلق** اور **دانت** اچّھی طرح صاف ہونے چاہئیں، ورنہ گلے میں تکلیف اور دانتوں پر مَیل کی تہ مضبوطی سے جمے گی، بند منہ کے اندر غذائی اَجْزا سڑنے سے مُنہ میں بدبُو ہوگی اور جراثیم پیٹ میں جانے سے طرح طرح کی بیماریاں جَنَم لے سکتی ہیں ❁ سونے میں پیٹ کی گندی ہوائیں اوپر کو اُٹھتی ہیں لہٰذا مُنہ بدبُو دار ہو جاتا ہے، اُٹھ کر فوراً ہاتھ دھو کر مسواک کر کے کُلّیاں کر لیجئے، **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** مُنہ کی بدبُو جاتی رہے گی۔

بہترین مَنْجن

مناسِب مقدار میں **کھانے کا سوڈا** اور اُتنا ہی **نمک** ملا کر بوتل میں ڈال لیجئے، **بہترین مَنْجن** تیار ہے۔ اگر مُوافِق ہو تو روزانہ اِس سے **دانت** مانجھئے، **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہاتھوں ہاتھ دانتوں کا مَیل اُترتا دیکھیں گے۔ بالفرض مَسُوڑھے یا منہ میں کسی جگہ جلَن وغیرہ محسوس فرمائیں تو مقدار کم کر کے دیکھ لیجئے، اب بھی تکلیف ہو تو صفائی کی کوئی اور تدبیر کیجئے، **دانت** بہر حال صاف ہونے چاہئیں۔

مَدَنی پھول: ہر طرح کی صفائی سنّت اور مطلوبِ شریعت ہے۔

Go To Index

بدبُو نہ دَہَن میں ہو، دانتوں کی صفائی ہو

مہکائی دُرُودوں کی مُنہ میں ترے بھائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نوٹ: یہ رِسالہ پہلی بار ۱۲ شعبانُ المعظّم ۱۴۲۷ھ (بمطابِق 2006-09-6) کو ترتیب پایا اور کئی بار شائع کیا گیا پھر ۵ ربیعُ الغوث ۱۴۳۳ھ (بمطابِق 2012-2-28) میں اِس پر نظرِ ثانی کی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت و بے حساب جنّت الفِردَوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری رضوی

۵ ربیع الغوث ۱۴۳۳ھ

28-2-2012

Go To Index

بیان:6

مسواک شریف کی فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مِسواک شریف کے فضائل

(مع 10 حکایات و روایات)

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ (20 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ مِسواک کے شیدائی ہو جائیں گے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قِیامت کے دن میں اس سے ہاتھ ملاؤں گا۔ (ابن بشکوال ص ۹۰ حدیث ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کب مِسواک کا ثواب نہیں ملے گا!

اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے: اچّھی نیّت نہ ہو تو ثواب نہیں ملتا۔ لہٰذا مِسواک کرتے وَقت یہ نیّت کر لیجئے: ''سُنَّت کا ثواب کمانے کیلئے مِسواک کروں گا اور اِس کے ذَرِیعے ذِکرو دُرُود و تِلاوتِ قراٰن کیلئے مُنہ کی صفائی کروں گا۔''

”مِسواک سنّت ہے“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے مِسواک کے مُتَعلِّق 10 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ **مِسواک** کر کے دو رَکعتیں پڑھنا بِغیر **مِسواک** کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[۱] ﴿۲﴾ **مِسواک** کے ساتھ نَماز پڑھنا بِغیر **مِسواک** کے نَماز پڑھنے سے 70 گُنا اَفضل ہے[۲] ﴿۳﴾ چار چیزیں رَسولوں کی سُنَّت ہیں: (۱) عِطر لگانا (۲) نِکاح کرنا (۳) **مِسواک** کرنا اور (۴) حَیا کرنا[۳] ﴿۴﴾ **مِسواک** کرو! **مِسواک** کرو! میرے پاس **پیلے دانت** لے کر نہ آیا کرو[۴] ﴿۵﴾ **مِسواک** میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفا ہے[۵] ﴿۶﴾ اگر مجھے اپنی اُمّت کی مَشَقَّت و دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وُضو کے ساتھ **مِسواک** کرنے کا حُکم دیتا[۶] ﴿۷﴾ **مِسواک** کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی ہے اور یہ ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے[۷] ﴿۸﴾ وُضو نِصف (یعنی آدھا) اِیمان ہے، اور **مِسواک** کرنا نِصف (یعنی آدھا) وُضو ہے[۸] ﴿۹﴾ بندہ جب **مِسواک** کرلیتا ہے پھر نَماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فِرِشتہ اُس کے پیچھے کھڑا ہو کر قِراءت (قِر۔ا۔ءَت) سنتا ہے، پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مُنہ اس کے مُنہ پر رکھ دیتا ہے[۹] ﴿۱۰﴾ ”جس شخص نے جُمُعے کے دِن غُسل کیا اور **مِسواک** کی، خُوشبو لگائی، عُمدہ کپڑے

---

[۱]: اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۱۸ [۲]: شعب الایمان ج۳ ص۲۶ حدیث۲۷۷۴ [۳]: مُسندِ احمد بن حنبل ج۹ ص۱۴۷ حدیث۲۳۶۴۱ [۴]: جَمْعُ الْجَوامِع ج۱ ص۳۸۹ حدیث۲۸۷۵ [۵]: جامعِ صغیر ص۲۹۷ حدیث۴۸۴۰ [۶]: بُخاری ج۱ ص۶۳۷ [۷]: مُسندِ احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث۵۸۶۹ [۸]: مُصَنَّف ابنِ اَبی شیبہ ج۱ ص۱۹۷ حدیث۲۲ [۹]: البحر الزخار ج۲ ص۲۱۴ حدیث:۶۰۳

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

پہنے، پھر مسجِد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا، بلکہ نَماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد (یعنی خُطبے میں اور) نَماز سے فارِغ ہونے تک خاموش رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے تمام گُناہوں کو جو اُس پورے ہفتے میں ہوئے تھے، مُعاف فرما دیتا ہے۔'' (مُسندِ احمد بن حنبل ج ٤ ص ١٦٢ حدیث ١١٧٦٨)

مِسواک کرنے سے حافِظہ تیز ہوتا ہے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: تین چیزیں حافِظہ تیز کرتیں اور بَلْغم دُور کرتی ہیں: (۱) مِسواک (۲) روزہ اور (۳) قراٰنِ کریم کی تلاوت۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۱ ص ۳٦٤)

مرتے وَقْت کلِمہ نصیب ہوگا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر ہے: مَشائخِ کرام (رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام) فرماتے ہیں: ''جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقْت اُسے کلِمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو اَفیون کھاتا ہو، مرتے وَقْت اُسے کلِمہ نصیب نہ ہوگا۔''

عَقْل بڑھانے والے اَعمال

حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: ﴿۱﴾ فُضُول باتوں سے پرہیز ﴿۲﴾ مِسواک کا استِعمال ﴿۳﴾ صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور ﴿٤﴾ اپنے عِلْم پر عمل کرنا۔ (حَیاۃُ الحَیَوان لِلدَّمِیری ج ۲ ص ١٦٦)

سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کب کب مِسواک فرماتے!

ہر نماز کے لیے مِسواک

حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالِد جُھَنِی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر سے کسی بھی نَماز کے لیے اُس وَقْت تک باہَر تشریف نہ لاتے، جب تک **مِسواک** نہ فرمالیتے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۵ ص۲۰٤ حدیث۵۲٦۱)

سونے سے اٹھ کر مِسواک کرنا سُنّت ھے

حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رات کو وُضُو کا پانی اور **مِسواک** رکھی جاتی تھی، جب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات میں اُٹھتے تو پہلے قَضائے حاجت کرتے پھر **مِسواک** فرماتے۔ (ابوداوٗد ج۲ حدیث٥٦) **حضرتِ** سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کبھی رات یا دن میں سو کر بیدار ہوتے تو وُضُو سے پہلے **مِسواک** فرماتے تھے۔ (ایضاً حدیث٥٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سو کر اُٹھنے کے بعد **مِسواک** کرنا سُنَّت ہے، سونے کی حالت میں ہمارے پیٹ سے گندی ہوائیں مُنہ کی طرف چڑھ جاتی ہیں، جس کی وجہ سے مُنہ میں بدبُو اور ذائقے میں تبدیلی ہوجاتی ہے۔ اِس سُنّت کی بَرَکت سے مُنہ صاف ہوجاتا ہے۔

گھر میں داخِل ہو کر سب سے پہلا کام

حضرتِ شُرَیح بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ فرمایا: **مِسواک**۔ (مُسلم ص ۱۵۲ حدیث ۲۵۳)

روزے میں مِسواک

حضرتِ سَیِّدُنا عامِر بن رَبیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے: ''رسولِ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو میں نے بے شُمار بار روزے میں **مِسواک** کرتے دیکھا۔''

(ترمِذی ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث ۷۲۵)

روزے میں مِسواک کے بعض مَدَنی پھول

بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 997 پر ہے: **روزے** میں **مِسواک** کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنَّت ہے وَیسے ہی **روزے** میں بھی سُنَّت ہے، **مِسواک** خُشک ہو یا تَر، اگر چِہ پانی سے تَر کی ہو، زَوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وَقْت بھی مکروہ نہیں۔ اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے **مِسواک** کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے **مذہبِ حنفیہ** کے خِلاف ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۹۷) اگر **مِسواک** چبانے سے رَیشے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی **مِسواک** روزے میں نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱۰ ص ۵۱۱)

وِصالِ ظاہِری سے پہلے مِسواک

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ بوقتِ وِصالِ ظاہِری

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

(یعنی ظاہِری وفات) میں نے دَرْیافت کیا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے **مِسواک** لوں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سرِ اَقْدس کے اِشارے سے فرمایا: ”ہاں۔“ چُنانچِہ میں نے (اپنے سگے بھائی) حضرتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **مِسواک** لے کر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیش کی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِعمال کرنا چاہی لیکن **مِسواک** سَخْت تھی، اس لیے میں نے عَرْض کی: نَرْم کردوں ؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سرِ مُبارک کے اِشارے سے فرمایا: ”ہاں۔“ چُنانچِہ میں نے دانتوں سے چَبا کر نَرْم کر کے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیش کردی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کو دانتوں پر پھیرنا شُروع کیا۔ (بخاری ج۱، ص۳۰۸،۱۵۷ حدیث ۸۹۰، ۴۴۴۹ ملخّصاً)

مُسافِر کو 8 چیزیں اپنے ساتھ رکھنا سنّت ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے والدِ ماجِد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان لکھتے ہیں: وہ جناب (یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سفر میں ﴿۱﴾ **مِسواک** اور ﴿۲﴾ سُرمہ دان اور ﴿۳﴾ آئینہ اور ﴿۴﴾ شانہ (یعنی کنگھا) اور ﴿۵﴾ قینچی اور ﴿۶﴾ سُوئی ﴿۷﴾ دھاگا اپنے ساتھ رکھتے۔ (انوارِ جمالِ مصطفٰے ص ۱۶۰) ایک دوسری رِوایت میں ﴿۸﴾ ”تیل“ کے الفاظ (بھی) نَقْل ہوئے ہیں۔ (سُبُلُ الْھُدٰی ج ۷ ص ۳۴۷)

کھانے سے پہلے مِسواک

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما کھانا کھانے سے پہلے **مِسواک** کر

لیا کرتے تھے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۱ ص۱۹۷)

دانتوں کا پیلاپن دُور کرنے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''کھانے کے بعد **مِسواک** کرنا دانتوں کا پیلا پن دُور کرتا ہے۔'' (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ٤ ص ١٢٣)

80 فیصد اَمراض کے اَسباب

ماہِرین کی تحقیق کے مطابِق ''80 فیصد اَمراض مِعْدے (یعنی پیٹ) اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔'' عُمُوماً دانتوں کی صَفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پَروَرِش پاتے پھر مِعْدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمراض کا سبب بنتے ہیں۔

مِسواک کے طِبّی فائدے

۞ اَمریکا کی ایک مشہور کمپنی کی تحقیقات کے مطابق **مِسواک** میں نُقصان دینے والے بیکٹیریا (Bacteria) کوخَتْم کرنے کی صلاحیَّت کسی بھی دوسرے طریقے کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہے ۞ سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق کے مطابق **مِسواک** کے ریشے بیکٹیریا کو چھوئے بِغیر براہِ راست (Direct) خَتْم کردیتے ہیں اور دانتوں کوکئی بیماریوں سے بچاتے ہیں ۞ یو۔ایس۔نیشنل لائبریری آف میڈیسن (U.S. National Library of Medicine) کی شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر **مِسواک** کو صحیح طور پر استِعمال کیا جائے تو یہ دانتوں

اور مُنہ کی صَفائی نیز مَسُوڑھوں کی صحّت کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ **مِسواک** کے عادی ہیں ان کے مَسُوڑھوں سے خون آنے کی شکایات بَہُت کم ہوتی ہیں ❁ اٹلانٹا امریکا میں دانتوں سے مُتَعلِّق ہونے والی ایک نِشَست میں بتایا گیا کہ **مِسواک** میں ایسے مادّے (Substances) ہوتے ہیں جو دانتوں کو کمزوری سے بچاتے ہیں اور وہ تمام دوائیں جو دانتوں کی صَفائی میں استِعمال ہوتی ہیں، ان سب سے زیادہ فائدہ مند **مِسواک** ہے ❁ **مِسواک** دانتوں پر جمی ہوئی میل کی تہ کو خَتْم کرتی ہے ❁ **مِسواک** دانتوں کو ٹوٹ پھوٹ سے بچاتی ہے ❁ دائمی نزلہ و زکام کے ایسے مریض جن کا بَلْغَم نہ نکلتا ہو، جب وہ **مِسواک** کرتے ہیں تو بَلْغَم نکلنے لگتا ہے اور یوں مریض کا دِماغ ہلکا ہونا شُروع ہو جاتا ہے ❁ پیتھالوجسٹز (Pathologists) کے تجربے اور تحقیق سے یہ بات ثابِت ہوئی ہے کہ دائمی نزلے کے لیے **مِسواک** بہترین عِلاج ہے۔

مِسواک سے مِعْدے کی تیزابیت اور مُنہ کے چھالے کا عِلاج

مُنہ کے بعض قسم کے چھالے مِعْدے کی گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے جراثیم پھیلتے ہیں، اس کے لیے **تازہ مِسواک** مُنہ میں ملیں اور اس کا بننے والا لُعاب (یعنی تھوک) بھی خوب ملیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مَرَض دُور ہو جائے گا۔ بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے پڑ گئے ہیں یا دانتوں سے سفیدی کا اَسْتَر اُتر گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے **مِسواک** کے نئے ریشے مُفید ہیں، نیز دانتوں کی زَردی (یعنی

پیلا پن) خَتْم کرنے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں ۔ **مسواک تَعَفُّن** (یعنی بدبُو) کو دَفْع (یعنی دُور) اور مُنہ کے جراثیم کا خاتمہ کرتی ہے، جس سے انسان بے شمار اَمْراض سے بچ سکتا ہے۔

مِسواك كى دُعا

بعض فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: **مسواک** کے وَقْت یہ دُعا پڑھے:

(۱) اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ بِهٖ اَسْنَانِيْ، وَشُدَّ بِهٖ لِثَاتِيْ، وَثَبِّتْ بِهٖ لَهَاتِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔[1]

(۲) اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فَمِيْ، وَنَوِّرْ قَلْبِيْ، وَطَهِّرْ بَدَنِيْ، وَحَرِّمْ جَسَدِيْ عَلَى النَّارِ، وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ۔[2]

مَدَنی پھول: چاہیں تو دونوں دُعائیں پڑھیے یا کوئی ایک دُعا پڑھ لیجئے۔

[1] ترجمہ: یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کے ذَرِیعے میرے دانتوں کو سفید، مَسُوڑھوں کو مضبوط اور حلق کو طاقتور فرمادے اور میرے لیے اس میں بَرَکت عطا فرما، اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔ (شَرْحُ الْمُهَذَّب لِلنَّوَوِی ج۱ ص۲۸۳ مُلَخَّصاً)

[2] ترجمہ: یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے مُنہ کو صاف سُتھرا، دل کو روشن، بدن کو پاک اور میرے جسم کو جہنّم پر حرام فرمادے اور مجھے اپنی رَحْمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔ (عُمْدَةُ القاری ج۵ ص۳۱ تَحتَ الحدیث۸۸۷)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

”مِسواک کرنا سنّت ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے مِسواک کے 14 مَدَنی پھول

❁ **مِسواک** پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❁ **مِسواک** کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❁ **مِسواک** ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❁ اِس کے ریشے (رے۔شے) نَرم ہوں کہ سَخت ریشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعِث بنتے ہیں ❁ **مِسواک** تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے ❁ طبیبوں کا مشورہ ہے کہ **مِسواک** کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیے۔

مِسواک کرنے کا طریقہ

❁ دانتوں کی چَوڑائی میں **مِسواک** کیجئے ❁ جب بھی **مِسواک** کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے، ہر بار دھو لیجئے ❁ **مِسواک** سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو، پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے **مِسواک** کیجئے ❁ مُٹّھی باندھ کر **مِسواک** کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❁

مِسواک وُضُو کی سنَّتِ قبلیہ ہے (یعنی مِسواک وُضُو سے پہلے کی سُنّت ہے وُضُو کے اندر کی سُنّت نہیں لہٰذا وُضُو شُروع کرنے سے قَبْل مِسواک کیجئے پھر تین تین بار دونوں ہاتھ دھوئیں اور طریقے کے مطابِق وُضُو مکمّل کیجئے) البتّہ سنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بد بُو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۸۳۷)

عورَتوں کے لئے مِسواک کرنا بی بی عائِشہ کی سُنَّت ہے

❁ ''ملفوظاتِ اعلٰی حضرت'' میں ہے: ''عورَتوں کے لیے **مِسواک** کرنا اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی **سُنَّت** ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حَرَج نہیں۔ ان کے دانت اور مَسُوڑھے بہ نسبت مَردوں کے کمزور ہوتے ہیں، (ان کیلئے) مِسّی یعنی دَنداسہ کافی ہے۔'' (ملفوظاتِ اعلٰی حضرت ص ۳۵۷)

جب مِسواک ناقابلِ اِستعمال ہوجائے

❁ **مِسواک** جب ناقابلِ اِستِعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنَّت ہے، کسی جگہ اِحتِیاط سے رکھ دیجئے یا دَفْن کردیجئے یا پتّھر وغیرہ وَزْن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے)

کیا آپ کو مِسواک کرنا آتا ہے؟

❁ **ہوسکتا** ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے **مِسواک** اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں **مِسواک** کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پہنچا

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

ہوں کہ آج شاید ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق **مِسواک** اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر **مِسواک** مَل کر وُضو کر کے چل پڑتے ہیں یعنی یوں کہئے کہ ہم **مِسواک** نہیں بلکہ ''رسمِ **مِسواک**'' ادا کرتے ہیں!

''مِسواک سنّت ہے'' کے دس حُرُوف کی نسبت سے عاشِقانِ مِسواک کی 10 حِکایات ورِوایات

(۱) جھکی ہوئی مِسواک

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مَقام سے دو **مِسواکیں** حاصِل کیں جن میں سے ایک کچھ جھکی ہوئی تھی اور دوسری سیدھی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیدھی **مِسواک** اپنے ساتھی صَحابی کو دے دی اور خَم یعنی جھکی ہوئی اپنے لئے رکھ لی۔ صَحابی نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیدھی **مِسواک** کے زیادہ حقدار ہیں۔ فرمایا: **''جب بھی کوئی شخص کسی کی رَفاقت** (یعنی ساتھ) **اختیار کرتا ہے اگرچِہ دن کی ایک ساعَت** (یعنی گھڑی بھر) **ہو، تو قِیامت کے دن اُس رَفاقت کے بارے میں سُوال کیا جائے گا۔''**

(قوتُ القلوب ج ۲ ص ۳۸۷، اِحیاءُ الْعلوم ج ۲ ص ۲۱۸ مُلَخَّصاً)

﴿۲﴾ مِسواک کو چُوسنا کیسا؟

''دُرِّمُختار'' کی عبارت: ''**مِسواک** چوسنے سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے'' کے تحت ''فتاوٰی شامی'' میں ہے کہ بِغیر چُوسے لُعاب (یعنی تھوک) نگلنے کے بارے میں حکیم تِرمذی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: ''**مِسواک** کرتے وَقْت شُروع میں بننے والا لُعاب (یعنی تھوک) نگل (یعنی پیٹ میں اُتار) لو کیونکہ یہ جُذام و بَرَص (یعنی کوڑھ جو کہ فسادِ خون کا ایک مَرض ہے) اور موت کے سوا تمام بیماریوں کیلئے فائدہ مند ہے۔'' (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۲۵۱)

﴿۳﴾ عِمامہ شریف میں مِسواک

''**فتاوٰی** شامی'' میں ہے کہ بعض صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان عمامہ شریف کے پیچ میں بھی **مِسواک** رکھتے تھے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۲۵۱)

﴿۴﴾ کان پر مِسواک

حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالِد جُھَنِی رضی اللہ تعالٰی عنہ مسجِد میں نَماز کے لئے تشریف لاتے تو **مِسواک** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کان پر اس طرح رکھی ہوتی جیسے کاتِب (یعنی لکھنے والے) کے کان پر قلم رکھا ہوتا ہے۔ (تِرمذی ج ۱ ص ۱۰۰ حدیث ۲۳)

﴿۵﴾ گردن میں مِسواک

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 518 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**عِمامے کے فضائل**'' صَفْحہ 402 پر ہے: **حضرتِ** سیِّدُنا امام عبدُالْوَہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی

ارشاد فرماتے ہیں: ہم سے عَہْد لیا گیا ہے کہ ہر وُضُو کرنے اور ہر نَماز پڑھنے سے قَبْل پابندی کے ساتھ **مِسواک** کیا کریں گے اگرچہ ہم میں سے اکثر کو (مِسواک گم نہ ہو جائے اس لئے) **اپنی گردن میں ڈوری کے ساتھ مِسواک باندھنا پڑے** یا عمامے کے ساتھ باندھنا پڑے جبکہ عِمامہ فَقَط سر بند پر ہو اور اگر ٹوپی ہو تو ہم اس پر مضبوطی کے ساتھ عِمامہ باندھیں گے اور **مِسواک** کو بائیں (یعنی LEFT) کان کی طرف عِمامے میں اٹکا لیں گے۔ (لواقح الانوار ج ۱ ص ۱۶)

فتنے کا خوف ہو تو مُسْتَحَب ترک کرنا ہوگا

صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کی **مِسواک** شریف سے مَحَبَّت مرحبا! اور ان کی پیاری پیاری ادائیں صَد کروڑ مرحبا! یہ ذِہن میں رہے! آج کل **مِسواک** کان پر رکھ کر یا گردن میں لٹکا کر یا عِمامے شریف میں رکھ کر اگر کوئی گھر سے باہَر نکلے تو شاید لوگ اُنگلی اُٹھائیں اور مذاق اُڑائیں لہٰذا عوام کے سامنے یہ انداز اختیار نہ کیا جائے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک مخصوص مُسْتَحَب کام کے کرنے کے بارے میں اِستِفتا پیش ہوا، (یعنی فتویٰ مانگا گیا) تو چُونکہ اُس امرِ مُسْتَحَب پر ہِنْد کے اندر عمل کرنے میں فتنے کا اِحتِمال (یعنی امکان) تھا لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "جہاں اس کا رَواج ہے مُسْتَحَب ہے، (مگر) ان بِلاد (یعنی ہِنْد کے شہروں) میں کہ اس کا (نام و) نِشان نہیں، اگر واقع ہو (یعنی کوئی کرے) تو جُہّال (یعنی جاہِل لوگ) ہنسیں اور مَسئلۂ شَرعِیّہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے، تو یہاں اِس پر اِقدام (یعنی عمل) کی حاجت نہیں۔ خود

ایک مُسْتَحَب بات کرنی اور مسلمانوں کو ایسی سَخْت بلا (یعنی شریعت کے مسائل پر ہنسنے کی آفت) میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۶۰۳)

کان پر قلم رکھنا

لکھنے والے کا کان پر قلم رکھنا اچّھا ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا زید ابنِ ثابِت رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا اور آپ کے سامنے کاتِب (یعنی ایک لکھنے والا آدمی) تھا میں نے حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ قلم اپنے کان پر رکھو کہ یہ اَنْجام کو زیادہ یاد کرانے والا ہے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٣٢٧ حدیث٣ ٢٧٢)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اگر کاتِب (یعنی لکھنے والا) قلم کو کان سے لگائے رکھے تو اُسے وہ مَقْصد یاد رہے گا جو اُسے لکھنا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قلم داہنے (یعنی سیدھے) کان پر رکھے۔ اللہ تعالٰی نے ہر چیز میں کوئی (نہ کوئی) تاثیر رکھی ہے، قلم کان میں لگانے کی یہ تاثیر ہے کہ اسے (یعنی کان پر قلم رکھنے والے کو) مضمون یاد رہتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ٦ ص ٣٣٤) اس سے مُراد نفسیاتی تاثیر و اثر بھی ہوسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مِسواک رکھنے کیلئے مَخصوص جیب بنوایئے

ہو سکے تو اپنے کُرتے میں سینے پر دائیں بائیں دو جیب بنوایئے اور دل کی جانب

Go To Index

(یعنی الٹے ہاتھ کی طرف والی) جیب کے برابر میں **مسواک** رکھنے کیلئے ایک چھوٹی سی جیب بنوالیں۔ یوں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت **مسواک شریف** گویا سینے اور دل سے لگی رہے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦﴾ سونے کے سکّے کے بدلے مِسواک خریدی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا **عبدُالوہّاب شَعْرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر شِبلی** بغدادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی کو وُضو کے وَقْت **مِسواک** کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اَشرفی) میں **مِسواک** خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی **مِسواک** لی جاتی ہے! فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ" تو نے میرے پیارے حبیب (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلِہٖ وسلَّم) کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھّر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصِل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟" تو کیا جواب دوں گا! (مُلَخَّص اَز لواقِحُ الانوار ص ۳۸) **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سُنّتوں سے کِس قدر پیار کرتے تھے! حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شبلی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَلی نے **ایک دِینار** (یعنی سونے کی اَشرفی) مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت **مِسواک شریف** پر قُربان کردیا۔

﴿۷﴾ آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے! (حِکایت)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہر سنّت مَخزنِ حِکْمت ہے، **مِسواک** ہی کو لے لیجئے! اِس سنَّت کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! ایک بیوپاری کا بیان ہے: ''سوئیزر لینڈ'' میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اُس کو میں نے تحفۃً **مِسواک** پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی **آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے!** اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو اِنچ کا چھوٹا سا **مِسواک** کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا: میری اِسلام آوری کے وَقْت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بَہُت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستِعمال کر رہا تھا، یہ خَتْم ہونے کو تھا اور مجھے تشویش تھی اب **مِسواک** کہاں سے ملے گی! بس **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمادیا اور آپ نے مجھے **مِسواک** عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا، ہمارے یہاں کے دانتوں کے ڈاکٹر (Dentist) سے ان کا عِلاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔

میں نے اس **مِسواک** کا اِستِعمال شُروع کیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تھوڑے ہی دِنوں کے اندر میں ٹھیک ہوگیا۔ میں جب ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا: میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا اَمَرض دُور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذِہْن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت **مِسواک** ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو **مِسواک** دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔!

﴿۸﴾ مِسواک سے گلے کے درد اور گردن کی سُوجن کا طِبّی عِلاج

ایک شخص کے گلے اور گردن میں دَرْد تھا اور گردن میں سُوجن بھی تھی۔ گلے کے مرض کی وجہ سے اس کی آواز بھی خراب تھی۔ اور گردن کے دَرْد اور سُوجن کے باعِث اس کا سر بھی چکرانے لگا تھا جس سے اُس کا حافِظہ کمزور ہو چکا تھا۔ یہ شخص ڈاکٹروں کے زیرِ عِلاج رہا مگر سب بے سود ثابت ہوا۔ کسی نے اُسے **مِسواک** کرنے کا مشورہ دیا تو وہ باقاعِدہ **مِسواک** کرنے لگا۔ اور اِسی کے ساتھ ساتھ **مِسواک** کے دو ٹکڑے کر کے پانی میں اُبالتا اور اُس پانی سے غَرارے کرتا۔ علاوہ ازیں جہاں سوجن تھی وہاں کچھ دوا بھی لگاتا رہا۔ یہ عِلاج بڑا مُفید ثابت ہوا۔ اس کی جب تحقیق کی گئی تو اس کے تھائی رائیڈ گلینڈ **مُتأَثِّر** تھے جس کا اثر سارے جسم پر ہوا تھا۔ اس **مِسواک** والے علاج سے اُس کی یہ بیماری دور ہوگئی اور وہ رُو بَصحّت (یعنی تندرست) ہوگیا۔

﴿۹﴾ مِسواک اور گلے کے غُدُود

ایک صاحِب گلے کے غدُود بڑھنے کے سبب پریشان تھے۔ انہیں شَہتُوت کا شربت پینے کو دیا گیا اور تازہ **مِسواک** باقاعدہ اِستِعمال کرائی گئی تو مریض نے فوری اِفاقہ (یعنی فائدہ) محسوس کیا۔

﴿۱۰﴾ مِسواک کی 25 بَرَکتیں

حضرتِ علّامہ سیِّد احمد طَحْطاوی حَنَفی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''حاشِیَۃُ الطَّحْطاوی'' میں مِسواک کے فوائد وفضائل یوں نَقْل فرماتے ہیں: ۞ مِسواک شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غَفْلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی ہے ۞ ہمیشہ مِسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور بَرَکت رہتی ہے ۞ دَرْدِ سر دُور ہوتا ہے ۞ بَلْغم کو دُور کرتی ہے ۞ نظر کو تیز کرتی ہے ۞ مِعْدے کو دُرست رکھتی ہے ۞ جسم کو توانائی بخشتی ہے ۞ حافِظہ (قُوّتِ یادداشت) کو تیز کرتی ہے اور عَقْل کو بڑھاتی ہے ۞ دل کو پاک کرتی ہے ۞ نیکیوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے ۞ فِرِشتے خوش ہوتے ہیں ۞ مِسواک شیطان کو ناراض کردیتی ہے ۞ کھانا ہَضْم کرتی ہے ۞ بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا ہے ۞ بُڑھاپا دیر میں آتا ہے ۞ پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے ۞ بدن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کے لیے قوّت دیتی ہے ۞ نزع میں آسانی اور کلمۂ شہادَت یاد دلاتی ہے ۞ قِیامت میں نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے ۞ پُل صِراط سے بجلی کی طرح تیزی سے گزار دے گی ۞ حاجات پوری ہونے میں اُس کی اِمداد کی جاتی ہے ۞ قَبْر میں آرام وسُکون پاتا ہے ۞ اس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۞ دنیا سے پاک صاف ہوکر رُخْصت ہوتا ہے ۞ سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اُس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے۔

(حاشیۃُ الطَّحطاوی علی مراقی الفلاح ص ٦٨،٦٩ ملخّصاً)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا **اللہ** اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(ترمذی)

مَدَنی قافِلے

عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیَت کے لیے سفر اور روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے **مِسواک** کی سنّت پر عمل کا بھی ذِہن بنے گا۔

یاربِّ مُصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے **مِسواک** کی سنّت پر پابندی سے عمل کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ربیعُ الاوّل ۱۴۳۸ھ

دسمبر 2016ء

Go To Index

بیان:7

کفن کی واپسی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کفن کی واپسی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (26 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فَوائِد خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: ''جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے اِستِغْفار (یعنی دعائے مغفِرت) کرتے رہیں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۱ ص۴۹۷ حدیث۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو وَصِیَّت کی: ''مجھے اُس کپڑے کا کفن دینا جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔'' بعد اَز وفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دَفنا دیا۔ جب وہ قبرِستان سے گھر آیا تو دیکھا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! اُس نے گھبرا کر ماں کی وَصِیَّت والے کپڑے

تلاش کیے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے! اِتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی: ''اپنا کفن واپس لے لو (جس کی اُس نے وَصِیَّت کی تھی) ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنایا ہے (کیوں کہ) جو رَجَب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے۔'' (نُزهَةُ المَجالِس ج ۱ ص ۲۰۸)

اللّٰہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سنّت ہے!

جب رَجَب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان ۔یعنی اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تو ہمارے لیے رَجَب اورشَعْبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمَضان تک پہنچا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانی ج ۳ ص ۸۵ حدیث ۳۹۳۹)

اللّٰہ کا مہینا

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: رَجَبٌ شَھْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَشَعْبَانُ شَھْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَھْرُ اُمَّتِیْ ۔یعنی رَجَب **اللّٰہ** تَعَالٰی کا مہینا اورشَعبان میرا مہینا اوررَمَضان میری اُمّت کا مہینا ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۲۷۵ حدیث ۳۲۷۶)

رَجَب کے مختلف نام اور معانی

''**رَجَب**'' دراصل تَرْجِیْب سے مُشْتَق (یعنی نِکلا) ہے اِس کے معنٰی ہیں: ''تعظیم کرنا۔''

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

اِس کو اَلْاَصَبّ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحْمت کا بہاؤ تیز ہوجاتا اور عبادت کرنے والوں پر قَبولِیَّت کے اَنوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ اسے اَلْاَصَمّ (یعنی بَہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ وجدَل کی آواز بِالکل سنائی نہیں دیتی۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۳۰۱) اس ماہ کو "شَہْرِ رَجْم" بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجْم کیا جاتا ہے (یعنی پتَّھر مارے جاتے ہیں) تاکہ وہ مسلمانوں کو اِیذا نہ دیں۔ (غُنْیَۃُ الطّالِبِیْن ج۱ ص ۳۱۹، ۳۲۰)

رَجَب کے تین حُرُوف کی بھی کیا بات ہے!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی بہاروں کی تو کیا بات ہے! "مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں ہے، بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں: "رَجَب" میں تین حُرُوف ہیں: ر، ج، ب، "ر" سے مراد رَحْمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، "ج" سے مراد بندے کا جُرْم، "ب" سے مراد بِرّ یعنی اِحْسان و بھلائی۔ گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میرے بندے کے جُرْم کو میری رَحْمت اور بھلائی کے درمِیان کردو۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۳۰۱)

عِصیاں سے کبھی ہم نے کَنارا نہ کیا پَر تُو نے دل آزُردَہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنَّم کی بَہُت کی تجویز لیکن تِری رَحْمت نے گوارا نہ کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبادت کا بیج بونے کا مہینا

حضرتِ سَیِّدُ ناعلّامہ صَفُّوری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب بیج

بونے کا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم آبپاشی (یعنی پانی دینے) کا اور رَمَضانُ الْمُبارَك فَصْل کاٹنے کا مہینا ہے، لٰہذا جو رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کا بیج نہ بوئے اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں اُسے آنسوؤں سے سیراب نہ کرے وہ رَمَضانُ الْمُبارَك میں فَصْلِ رَحْمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب جسم کو، شَعْبانُ الْمُعَظَّم دل کو اور رَمَضانُ الْمُبارَك رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نُزْهَةُ الْمَجالِس ج ۱ ص ۲۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نَفْل روزوں اور دیگر عبادتوں کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مَربوط (یعنی وابَستہ) رہئے، سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بنئے اور دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ الْمُبارَك میں کئے جانے والے **اجتِماعی اعتِکاف** میں حصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی زندگی میں **مَدَنی انقِلاب** آجائے گا۔ ترغیباً ایک ''مَدَنی بہار'' آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ **فتحپور کمال** (ضلع رحیم یار خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مَدَنی ماحول سے پہلے میں نَماز تو پابندی سے پڑھتا تھا مگر اس کے باوُجُود مختلف گناہوں کا عادی تھا، مَثَلاً گانے باجے سننا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، تاش کھیلنا وغیرہ۔ میں ہمیشہ کالج جاتے ہوئے اپنی سائیکل ایک اسلامی بھائی کی دکان پر کھڑی کرتا تھا۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں ایک روز جب میں اپنی سائیکل دکان پر کھڑی کرنے کے لئے گیا تو اُس اسلامی بھائی نے شبِ معراج کے سلسلے میں ہونے والے **اجتِماعِ ذِکر و نعت** کی مجھے دعوت دی، میں نے ہامی بھرلی اور اُس

رات اکیلا اپنی بستی سے جو کہ کچھ فاصلے پر تھی آیا اور پوری رات اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کی۔ مجھے اس اجتماعِ پاک میں بہُت ہی سُکون ملا، جس کی وجہ سے میں نے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنا شُروع کر دی۔ اس دَوران رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا بابرکت مہینا بھی تشریف لا چکا تھا، اسلامی بھائیوں نے انفرادی کوشش کے ذَرِیعے آخری عشرے کے اعتِکاف کیلئے مجھے راضی کر لیا۔ اعتِکاف میں مجھے بہُت کچھ سیکھنے کو ملا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے گناہوں سے نفرت ہوگئی، میں نے اعتِکاف میں داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ تادَمِ تحریر ڈویژن مدنی اِنْعامات کا ذِمّے دار ہوں۔ **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی ماحول میں استِقامت عنایت فرمائے۔

ایک جنّتی نَہْر کا نام رَجَب ھے

حضرت سَیِّدُ نا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنَّت میں ایک نَہَر ہے جسے ''رَجَب'' کہا جاتا ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شَہد سے زیادہ میٹھی ہے، تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس نَہَر سے پلائے گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۶۷ حدیث ۳۸۰۰)

جنّتی مَحَل

تابِعی بُزُرگ **حضرتِ** سَیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''**رَجَب** کے **روزہ داروں** کیلئے جنَّت میں ایک **مَحَل** ہے۔'' (ایضاً ج۳ ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲)

پانچ بابَرَکت راتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے:''پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی (یعنی چاند) رات ﴿۲﴾ شَعْبان کی پندرَھویں رات (یعنی شبِ براءَ ت) ﴿۳﴾ شبِ جُمُعہ (یعنی جُمَعرات اور جُمُعہ کی درمیانی رات) ﴿٤﴾ عیدُ الْفِطْر کی (چاند) رات ﴿۵﴾ عیدُ الْاَضْحٰی کی (یعنی ذُوالْحِجّہ کی دسویں) رات۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۱۰ ص ٤۰۸)

پانچ اَہَم راتیں

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن مَعْدان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالٰی اُسے داخِلِ جنّت فرمائے گا ﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے ﴿۲﴾ شَعْبان کی پندرَھویں رات (یعنی شبِ براءَ ت) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے ﴿۳، ٤﴾ عِیدَین کی راتیں (یعنی عیدُ الْفِطْر کی (چاند) رات اور شبِ عِیدُ الْاَضْحٰی یعنی 9 اور 10 ذُوالْحِجّہ کی درمیانی رات) کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عِیدَین میں روزہ رکھنا، ناجائز ہے) ﴿۵﴾ اور شبِ عاشورا (یعنی مُحَرَّمُ الْحَرام کی دَسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(اَلْبَدْرُ الْمُنِیر لابنِ الْمُلَقِّن ج ۵ ص ٤۰ ، غُنْیَۃُ الطّالِبِیْن ج ۱ ص ۳۲۷)

پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفّارہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''**رَجَب** کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب لِلْخَلّال ص ٦٤)

یہاں ''گناہ کا کفّارہ'' سے مُراد یہ ہے کہ یہ روزے، گناہِ صغیرہ کی معافی کا ذَرِیعہ بن جاتے ہیں۔

کشتیِ نُوح میں رَجَب کے روزے کی بہار

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے **رَجَب کا ایک روزہ** رکھا تو وہ **ایک سال کے روزوں** کی طرح ہوگا، جس نے **سات روزے** رکھے اُس پر **جہنَّم** کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے **آٹھ روزے** رکھے اُس کیلئے **جنَّت** کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے **دس روزے** رکھے وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے **پندرہ روزے** رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بخش دیئے گئے پس تُو از سرِ نَو عمل شُروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے زیادہ دے۔ اور **رَجَب** میں نُوح (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کشتی میں سوار ہوئے تو خود بھی **روزہ** رکھا اور ہمراہیوں کو بھی **روزے** کا حکم دیا۔ ان کی کشتی **دس مُحَرَّم** تک چھ ماہ بَرسَرِ سفر رہی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳٦٨ حدیث ۳۸۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک روزے کی فضیلت

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **ماہِ رَجَب** حُرمت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اِس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص **رَجَب** میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طَلَب کریں گے اور عَرض کریں گے: "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس بندے کو بخش دے۔" اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بخشِش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں: "اے بندے! تیرے نَفس نے تجھے دھوکا دیا۔"

(مَاثَبَتَ بِالسُّنۃ ص ۲۳٤، فَضائِلُ شَھرِ رَجَب لِلْخَلّال ص ٥٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزے سے مقصود صِرف بھوکا پیاسا رہنا نہیں، تمام اَعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوُجُود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر محرومی دَر محرومی ہے۔

60 مہینوں کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: "جو کوئی ستّائیسویں **رَجَب** کا روزہ رکھے، **اللہ** تَعَالٰی اُس کیلئے **ساٹھ مہینے** کے روزوں کا ثواب لکھے۔" (فَضائِلُ شَھرِ رَجَب لِلْخَلّال ص ٧٦)

سو سال کے روزوں کا ثواب

ستّائیسویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عَظَمتوں کے کیا کہنے! اِسی تاریخ میں ہمارے

پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مِعراج شریف کا عظیمُ الشّان مُعجِزہ عطا ہوا۔(شَرحُ الزَّرقانی عَلَی المَواھِبِ اللَّدُنِّیۃ ج۸ص۱۸) چنانچِہ 27 ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا سَلْمان فارِسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''رَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجَب کی ستّائیس (ست۔تا۔ئیس) تاریخ ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۷٤ حدیث ۳۸۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَجَب میں پریشانی دور کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ ابنِ زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: ''جو ماہِ رَجَب میں کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّت میں ایک ایسا مَحَل عطا فرمائے گا جو حدِّ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم رَجَب کا اِکرام (واِحترام) کرو اللہ تَعَالٰی تمہارا ہزار کرامتوں کے ساتھ اِکرام فرمائے گا۔''(غُنیۃُ الطّالِبین ج۱ص۳۲٤، معجمُ السّفر لِلسّلفی ص ٤١٩ رقم ١٤٢١)

27 ویں شب کے 12 نوافل کی فضیلت

رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رَجَب کی ستّائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رَکْعت اس طرح پڑھے کہ ہر رَکْعت میں سُورَۃُ الْفَاتِحَہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رَکْعت پر اَلتَّحِیّاتُ پڑھے

اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد100 بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ ؕ اِستِغفار 100 بار ، دُرُود شریف100 بار پڑھے اور اپنی دنیا وآخرت سے جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صُبح کو روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۷٤ حدیث۳۸۱۲)

حُرمت والے چار مہینے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ! کے نزدیک چار مہینے خُصُوصیّت کے ساتھ حُرمت والے ہیں۔ چُنانچِہ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت 36 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظُلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وَقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وَقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

بیان کردہ آیت مُبارکہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی ''خزائنُ الْعِرفان'' میں فرماتے ہیں: (چار حُرمت

والے مہینوں سے مُراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُوالْقَعدہ، ذُوالْحِجّہ، مُحَرَّم اور ایک جُدا رَجَب۔ عَرَب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان میں قِتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حُرمت وعَظَمت اور زیادہ کی گئی۔ (خزائنُ العِرفان ص ۳۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارَکہ میں قَمَری (یعنی ہجری سِن کے 12) مہینوں کا ذِکر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، بَہُت سے اَحکامِ شَرع کی بِنا (یعنی بُنیاد) بھی قَمَری مہینوں پر ہے، مَثَلاً رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزے، زَکوٰۃ، مَناسِکِ حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مَثَلاً عِیدِ میلادُ النَّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، عِیدُ الْفِطْر، عیدُ الْاَضْحٰی، شبِ معراج، شبِ براءَت، گیارہویں شریف، اَعْراسِ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین وغیرہ بھی قَمَری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔ افسوس! آجکل مسلمان جہاں بے شمار سُنَّتوں سے دُور جاپڑا ہے وَہاں اسلامی تاریخوں سے بھی ناآشنا ہوتا جارہا ہے۔ غالِباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتِماع میں اگر یہ سُوال کیا جائے کہ ''بتاؤ آج کس ہجری سِن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟'' تو شاید بمُشکِل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں! یاد رہے کہ بَہُت سے مُعامَلات جیسے زکوٰۃ کی فرضیت وغیرہ میں قَمَری مہینوں کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔

رَجَب کے احتِرام کی بَرَکت کی حِکایت

حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دَور کا واقِعہ ہے کہ ایک شخص مدّت سے کسی عورت پر عاشِق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو پالیا،

لوگوں کا مجمع دیکھ کر اُس نے اندازہ لگایا کہ وہ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا: لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ جواب دیا: ''رَجَب کا۔'' یہ شخص حالانکہ غیر مسلم تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہوگیا اور ''گندے کام'' سے باز رہا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حکم ہوا: ہمارے فُلاں بندے کی ملاقات کرو۔'' آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم اور اپنی تشریف آوَری کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ سنتے ہی اُس کا دل نُورِ اسلام سے جگمگا اٹھا اور اُس نے فوراً اسلام قَبول کرلیا۔ (انیسُ الواعِظین ص۱۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے رَجَب کی بہاریں! **رجَبُ الْمُرَجَّب** کی تعظیم کرنے سے جب ایک غیر مسلم کو ایمان کی دولت نصیب ہوسکتی ہے تو جو مسلمان **رجَبُ الْمُرَجَّب** کا احترام کرے اُس کو نہ جانے کیا کیا اِنْعامات ملیں گے! قراٰنِ پاک میں حُرمت (یعنی عزّت) والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظُلم کرنے سے روکا گیا ہے چُنانچِہ ''نُورُ الْعِرفان'' میں: **فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ** (ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تَحت ہے: ''یعنی خُصُوصیَّت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ کرو۔'' (نورُالعِرفان ص۳۰۶)

دو سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار

بِاِذنِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: ''جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمعَرات ، جُمُعہ اور ہفتہ (یعنی سنیچر) کے روزے رکھے، اس کے لئے دوسال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص ٤٨٥ حدیث ۱۷۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ''ماہِ حرام'' سے یہی چار ماہ یعنی ذُوالْقَعدہ، ذُوالْحِجّہ، مُحَرَّمُ الْحرام اور رَجَبُ الْمُرَجَّب مُراد ہیں، ان چاروں مہینوں میں سے جس ماہ میں بھی بیان کردہ تین دنوں کا روزہ رکھ لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوسال کی عبادت کا ثواب پائیں گے۔

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نورانی پہاڑ

ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا گزر ایک جگمگاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس پہاڑ کو قُوّتِ گویائی (یعنی بولنے کی طاقت) عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول اُٹھا: یَا رُوحَ اللّٰہ! (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا: ''میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے۔'' سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اُس کو مجھ پر ظاہِر فرما دے۔'' یکا یک پہاڑ

شَق ہوا (یعنی پھٹ) گیا اور اُس میں سے چاند سا چِہرہ چمکاتے ایک بُزُرگ بر آمد ہوئے اُنہوں نے عَرض کی: ''میں حضرتِ سَیِّدُ نامُوسٰی کلیمُ اللّٰہ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کا اُمَّتی ہوں میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِّ آخِرُ الزَّمان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بِعْثَتِ مُبارَکہ تک زندہ رکھے تاکہ میں اُن کی زیارت بھی کروں اور ان کا اُمَّتی بننے کا شَرَف بھی حاصِل کروں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوں۔'' حضرتِ سَیِّدُ ناعیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اِس شخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مکرَّم (یعنی عزّت والا) ہے؟ ارشاد ہوا: اے عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلام)! **اُمَّتِ محمدی میں سے جو ماہِ رجب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زیادہ مکرَّم ہے۔** (نُزْھَۃُ المجالس ج ۱ ص ۲۰۸) **اَللّٰہُ ربُّ الْعِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَجَب کے کونڈے

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ماہِ رَجَب میں بعض جگہ حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفرِ صادِق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو

ایصالِ ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے مُتعلِّق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام ''**داستانِ عجیب**'' ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۶۴۳) اِسی طرح ''دس بیبیوں کی کہانی''، ''لکڑہارے کی کہانی'' اور ''جنابِ سیِّدہ کی کہانی'' سب من گھڑت قصّے ہیں ان کو نہ پڑھا کریں، اِس کے بجائے ایک بار **سُوْرَۂ یٰسٓ** پڑھ لیا کریں کہ دس قراٰنِ کریم خَتْم کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کونڈے ہی میں کھیر کھانا، کھلانا ضروری نہیں، دوسرے برتن میں بھی کھا اور کھلا سکتے ہیں۔ ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) قراٰنِ کریم و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دُعا کے ذَرِیعے بھی کیا جا سکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دلا کر بھی۔ کونڈوں کی نیاز بھی ایصالِ ثواب ہی کی ایک صورت ہے اِس کو ناجائز کہنا شریعت پر اِفْتِرا (یعنی تُہمَت باندھنا) ہے۔ ناجائز کہنے والے پارہ 7 **سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ** کی آیت نمبر 87 میں بیان کردہ حکمِ الٰہی سے عبرت پکڑیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (۸۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ **اللہ** نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک حد سے بڑھنے والے **اللہ** کو ناپسند ہیں۔

''رَجَب کے کونڈے ''کِس تاریخ کو کریں؟

پورے ماہِ رَجَب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں ایصالِ ثواب کیلئے کونڈوں کی نیاز کر سکتے ہیں، البتّہ مُناسِب یہ ہے کہ 15 رَجَبُ المُرَجَّب کو ''رَجَب کے کونڈے'' کئے جائیں کیوں کہ یہ آپ کا یومِ عُرس ہے جیسا کہ **فتاوٰی فقیہِ ملّت** جلد 2 صَفْحَہ 265 پر ہے: ''حضرتِ (سَیِّدُ نا) امام جعفرِ صادِق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نیاز 15 رَجَب کو کریں کہ حضرت کا وِصال 15 ہی کو ہوا ہے۔'' نیز مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ کتاب **شَرحِ شجرۂ قادریہ''** صَفْحَہ 59 پر ہے: **آپ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو 68 برس کی عُمر میں[1] 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب[2] ۱۴۸ھ کو کسی شَقِیُّ الْقَلْب (یعنی سنگ دل۔ظالم) نے زَہر دیا جو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **مزارِ اقدس** جنّتُ الْبقیع (مدینۃُ المنوّرہ) میں والدِ محترم حضرت سیِّدُ نا **امام محمد باقر** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں ہے۔ **اللّٰہُ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھانا کھلانے کے ذریعے ایصالِ ثواب کرنا سنّتِ صَحابہ ہے اور رَجَب کے کونڈے میں بھی غذا یعنی کھانے ہی کی چیز ہوتی ہے جو کہ ایصالِ ثواب کیلئے کھلائی جاتی ہے۔ چُنانچِہ

[1] سیر اَعلام النّبلاء للذهبی ج٦ ص٤٤٧ ـ [2] شواہد النّبوۃ ص٢٤٥

صَحابہ سات دن تک ایصالِ ثواب کرتے

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل فرماتے ہیں کہ صَحابۂ کِرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان سات روز تک وفات پاجانے والوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (اَلْحاوِی لِلْفَتاوِی لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۲۳)

صَحابی نے ماں کی طرف سے باغ صدقہ کر دیا

بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی امّی جان کا انتِقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہو کر عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری امّی جان کا میری غیر موجودگی میں انتِقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۲٤۱ حدیث ۲۷٦۲) **معلوم** ہوا کھانا کھلانے کے علاوہ باغ یعنی مال خرچ کرنے کے ذَرِیعے بھی ایصالِ ثواب جائز ہے اور کونڈے شریف کی نیاز بھی مالی ایصالِ ثواب میں شامل ہے۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اَمواتِ مسلمین (یعنی مرحومین) کے نام پر کھانا پکا کر ایصالِ ثواب کے لئے تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرنا بلا شبہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور اس پر فاتحہ

(کے ذَرِیعے) سے ایصالِ ثواب (کرنا) دوسرا مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور دو چیزوں کا جَمْع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اِضافہ) ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۵۹۵) ہر شخص کو افضل یِہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اُس کا ثواب اوّلین وآخِرین اَحیاء واَموات (یعنی سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لے کر تا قِیامت ہونے والے) تمام مؤمنین ومؤمِنات کے لیے ہدِیَّہ (ہَ۔دی۔یہ) بھیجے (یعنی ایصالِ ثواب کرے)، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی جس نے ایصالِ ثواب کیا) اُن سب کے برابر اَجْر ملے گا۔ (ایضاً ص۶۱۷) ایصالِ ثواب اچّھی نیّت سے کیا جائے اس میں نُمُود ونُمائش (یعنی دِکھاوا) مقصود نہ ہو، نہ اس کی اُجْرت اور مُعاوَضہ لیا گیا ہو، ورنہ نہ ثواب ہے نہ ایصالِ ثواب۔ یعنی جب ثواب ہی نہ ملا تو پہنچے گا کیسے! (ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۰۱ ج ۳ ص ۶۴۳)

دن مُقَرَّر کرنا

وَسوَسہ: تیجہ، چالیسواں، گیارھویں، بارھویں اور رَجَب کے کونڈے وغیرہ کے نام سے ایصالِ ثواب کے دن کیوں مخصوص کر لئے گئے ہیں؟

جوابِ وَسوَسہ: ایصالِ ثواب کے لئے شریعت میں کوئی مُدّت اور وَقْت مُتَعَیَّن (مُ تَ۔عَ۔یَّن یعنی مُقرَّر) نہیں، البتّہ دن وغیرہ مُقرَّر کرنے میں شَرْعاً حَرَج بھی نہیں، وَقْت مُقرَّر کرنا دو طرح ہے (۱) **شَرْعی**: شریعت نے کسی کام کے لیے وَقْت مُقرَّر فرمایا ہو۔ مَثَلاً

قربانی، حج وغیرہ (۲) عُرْفی: شریعت کی جانب سے وَقْت مُقرّر نہ ہو لیکن لوگ اپنی اور دوسروں کی سَہولت اور یاد دہانی یا کسی خاص مَصلَحَت کے لیے کوئی وَقْت خاص کر لیں۔ جیسے آج کل مساجِد میں نمازوں کی جماعت کے لیے اَوقات مخصوص کرنا وغیرہ، حالانکہ پہلے جماعت کے لئے وَقْت طے نہیں ہوتا تھا جب نمازی اکٹّھے ہو جاتے جماعت کھڑی کر دی جاتی۔ بعض کاموں کے لیے تو خود سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وَقْت مُقرّر فرمایا نیز صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے مَثَلاً ﴿۱﴾ حُضُورِ پُرنُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر سال شُہَدائے اُحُد عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی قبروں پر تشریف لے جانے کا وَقْت مُقرّر فرما لیا تھا[۱] ﴿۲﴾ سَنیچر(یعنی ہفتے) کے دن سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مسجِدِ قُبا میں تشریف لانا[۲] ﴿۳﴾ اور سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دینی مُشاوَرت کے لیے وَقْتِ صُبْح وشام کی تَعیِین[۳] ﴿۴﴾ حضرتِ عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وَعْظ وتذکیر کے لیے پَنْجْشَنْبہ(یعنی جُمعرات) کا دن مُقرّر کیا[۴] ﴿۵﴾ اور عُلَما نے سبق شُروع کرنے کے لیے بدھ کا دن رکھا۔[۵]

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۹ص۵۸۵-۵۸۶)

۱: مصنّف عبدالرزاق ج۳ص ۳۸۱ حدیث ۶۷۴۵ ۲: مُسلِم ص۷۲۴ حدیث۱۳۹۹ ۳: بُخاری ج۱ص۱۸۰ حدیث۴۷۶ ۴: بُخاری ج۱ص۴۲ حدیث۷۰ ۵: تعلیم المتعلّم ص۷۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنۡہٗ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مدارِسُ الْمدینہ اور جامعاتُ الْمدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشَرَّفہ کے گرد گھومتا ہوا گُنۡبدِ خضرا کو چومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی برکتوں سے مالا مال جھومتا ہوا سلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ   اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمِینَ عَلٰی کُلِّ حال

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذِکر حُضُور میں ہوا
ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں   (حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مبارک میں عبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں ندامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رَحمت کی فَصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب مَنْع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے مکمّل فرض روزوں کے ساتھ

ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نَفْل روزوں کے لیے کمر بَستہ ہو جائے، سَحَری اور اِفطار میں کم کھا کر **پیٹ کا قفلِ مدینہ** بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جُملہ مدارِسُ الْمدینہ اور تمام جامِعاتُ الْمدینہ میں **روزوں کی بہاریں** آ جائیں، بس پہلی رَجَب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رَجَب کے ابتِدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجَب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے رِوایَت ہے کہ بے چَین دلوں کے چَین، رَحْمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین، سرورِ کونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: ''**رَجَب** کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور **دوسرے** دن کا روزہ دو سال کا اور **تیسرے** دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَهْرِ رَجَب لِلْخَلّال ص ٦٤)

میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا
نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکو کار کے پاس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَفْلی روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمْن میں دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیے:

Go To Index

﴿۱﴾ فِرشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ''تم بھی کھاؤ۔'' میں نے عَرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رَحمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفِرت کرتے رہتے ہیں۔ (سُنَنِ ترمِذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

﴿۲﴾ روزہ دار کی ہڈّیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ معظَّم میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: اے بِلال! ''ناشتا کرلو۔'' عَرض کی: ''یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں روزہ دار ہوں۔'' تو رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بِلال کا رِزْق جنَّت میں بڑھ رہا ہے۔'' اے بِلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹۷ حدیث ۳۵۸۶)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آ جائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جھوٹی تواضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بھوک اور جھوٹ کا اجتِماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَکَ اللّٰہ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حُضورِ پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہارِ **رِیا** نہیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شَرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرتِ بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے عِوض (عِ۔وَض) جنَّت میں کھائیں گے وہ عِوض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہوگا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنٰی پر ہے، واقعی اُس وَقت روزہ دار کی ہر ہڈّی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سنتے ہیں۔ (مراٰۃ ج۳ص۲۰۲بتغیر قلیل)

مُطالَعَہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) ''**کفن کی واپسی مَع رَجَب کی بہاریں**'' اور (۲) ''**آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا مہینا**'' پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں **فیضانِ سنّت** جلد اوّل کا باب ''**فیضانِ رَمَضان**'' بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عِیدِ **مِعراجُ النّبی** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق

فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے، تمام اسلامی بھائیوں بِالْعُمُوم اور جامِعاتُ الْمدینہ اور مدارِسُ الْمدینہ کے جُملہ قاری صاحِبان، اَساتِذہ، ناظِمین اور طَلَبہ کی خدمتوں میں بِالْخُصوص تڑپتی ہوئی مَدَنی عَرض ہے کہ براہِ کرم! (میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوٰۃ، فِطرہ، قُربانی کی کھالیں اور دیگر مَدَنی عَطِیّات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو مَدَنی عَطِیّات کی ترغیب دلائیں) خدا کی قسم! مجھے اُن اَساتِذہ اور طَلَبہ کے بارے میں سُن کر بَہُت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہِش کو قُربان کر کے رَمَضانُ الْمُبارَک جامِعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق مَدَنی عَطِیّات کے بستوں پر ذِمّے داریاں سنبھالتے ہیں، جو اَساتِذہ اور طَلَبہ بغیر کسی عُذر کے مَحض سُستی یا غَفلت کے باعث عَدَمِ دلچسپی کا مُظاہرہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خُصُوصی مَدَنی پھول: جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن مَدَنی عَطِیّات اکٹّھا کرنا چاہتے ہیں انہیں چندے کے ضَروری اَحکام معلوم ہونا فرض ہے، تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 100 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**چندے کے بارے میں سُوال جواب**'' کا دوبارہ مُطالعہ فرمالیجئے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! رَمَضانُ الْمُبارَک میں مَدَنی عَطِیّات اور بَقَرعید میں کھالیں جَمْع کرنے کے لیے کوشِش کر کے جو **عاشِقانِ رسول** میرا دل خوش کرتے ہیں، تو ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خوش ہو جا

اور اُن کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار سے بھی سدا کے لیے راضی ہوجا، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عُذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جُمادَی الاُخرٰی میں رسالہ **"کفن کی واپسی"** اور ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب میں **"آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا مہینا"** اور شَعْبانُ المُعَظَّم میں **"فیضانِ رَمَضان"** (مکمَّل) پڑھ یا سُن لینے کی سعادت حاصل کرے مجھے اور اُس کو دنیا اور آخِرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بَخش کر جنّتُ الفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جشنِ معراجُ النّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی طرف سے رَجَبُ المُرَجَّب کی 27 ویں شب، جشنِ مِعراجُ النّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلے میں ہونے والے اجتِماعِ ذِکر و نعت میں تمام اسلامی بھائی اَز اِبتِدا تا اِنتِہا شرکت فرمایا کیجئے، نیز **27 رَجب شریف کا روزہ رکھ کر 60 ماہ کے روزوں کے ثواب کے حقدار بنئے۔**

رَجَب کی بہاروں کا صدقہ بنادے
ہمیں عاشقِ مصطَفٰے یاالٰہی

آنکھوں کی حِفاظت کے لیے مَدَنی پھول

پانچوں وَقت نَماز کے بعد سیدھا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر "**یَا نُوْرُ**" 11 بار ایک سانس میں پڑھئے اور دونوں ہاتھوں کی تمام اُنگلیوں پر دَم کر کے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ نابینائی، نظر کی کمزوری اور آنکھوں کے جُملہ اَمراض سے تَحَفُّظ حاصل

ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے اندھاپن بھی دُور ہوسکتا ہے۔

مَدَنی اِلتِجا : یہ مکتوب ہرسال جُمادَی الْاُخرٰی کی آخِری جُمعَرات کو ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع/جامِعاتُ الْمدینہ / مَدارِسُ الْمدینہ میں پڑھ کرسنادیجئے۔

(اسلامی بہنیں ضَرورتاً ترمیم فرمالیں) وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکرام۔

۵ جُمادَی الْاُخرٰی ۱۴۳۶ھ
26-03-2015

بیان:8

آقا کا مہینا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

آقا کا مہینا [1] صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (32 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزوں اور عبادتِ الٰہی کے جذبے سے مالا مال ہو جائیں گے۔

عاشِقِ دُرُود و سلام کا مقام

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابوبَکر شِبلی عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَلی ایک روز **بغدادِ مُعَلّٰی** کے جیِّد عالم حضرتِ سیِّدُ نا **ابوبکر بن مُجاہِد** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الواحد کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر اُن کو گلے لگا لیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ حاضِرین نے عَرض کیا: یاسیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان اَفروز منظر دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُ نا **ابوبکر شِبلی** عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَلی **بارگاہِ رسالت**

مـــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۲۶ رَجَبُ المُرَجَّب ۱۴۳۱ھ/07-10-8) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

Go To Index

میں حاضِر ہوئے تو سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھڑے ہوکر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ میں نے عَرض کی: یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **شِبلی** پر اِس قدر شَفْقت کی وجہ؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نَماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: **لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴿۱۲۸﴾** (پ ۱۱، التوبہ ۱۲۸) اوراس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔ (اَلْقَولُ الْبَدِیع ص ۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا کا مہینا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** کے بارے میں فرمانِ مُکَرَّم ہے: **شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰه**۔ یعنی شَعْبان میرا مہینا ہے اور رَمَضان **اللہ** کا مہینا ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۰۱ حدیث ۴۸۸۹)

شَعْبان کے پانچ حُرُوف کی بہاریں

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ **شَعْبانُ الْمعظَّم** کی عَظَمتوں پر قُربان! اِس کی فضیلت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے **''میرا مہینا''** فرمایا۔ سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ الْقادِر جِیلانی حَنْبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلی لفظ

''**شَعْبان**'' کے پانچ حُرُوف: ''ش، ع، ب، ا، ن'' کے مُتَعلِّق نَقْل فرماتے ہیں: **ش** سے مُراد ''شَرَف'' یعنی بُزُرگی، **ع** سے مُراد ''عُلُوّ'' یعنی بُلندی، **ب** سے مُراد ''بِر'' یعنی اِحْسان، ''**ا**'' سے مُراد ''اُلفت'' اور **ن** سے مُراد ''نُور'' ہے تو یہ تمام چیزیں **اللہ** تعالٰی اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینا ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکتوں کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کَفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خَیرُ الْبَرِیَّہ، سَیِّدُ الْوَرٰی جنابِ محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینا ہے۔

(غُنْیَۃُ الطّالِبین ج ۱ ص ۳۴۱، ۳۴۲)

صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''**شَعْبان** کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان تِلاوتِ قراٰنِ پاک کی طرف خوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے، اپنے اَمْوال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرَبا و مَساکین مسلمان ماہِ رَمَضان کے روزوں کے لئے تیّاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر ''حَد'' (یعنی شَرعی سزا) جاری کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے، بقِیّہ میں سے جن کو مناسِب ہوتا اُنہیں آزاد کر دیتے، تاجِر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ المبارَک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسْل کر کے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (ایضاً ص ۳۴۱)

موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قَدَر ذَوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتبَرَّک ایّام (یعنی برکت والے دنوں) میں ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے اُس کا قُرب حاصل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان مُبارَک دنوں، خُصُوصاً ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہوکر نیکیوں کا اَجْر وثواب خوب بڑھا دیتا ہے، لیکن دنیا کی دولت سے مَحبَّت کرنے والے لوگ رَمَضانُ الْمُبارَك میں اپنی چیزوں کا بھاؤ بڑھا کر غریب مسلمانوں کی پریشانیوں میں اضافہ کردیتے ہیں۔ صد کروڑ افسوس! خیر خواہیٔ مسلمین کا جذبہ دم توڑتا نظر آرہا ہے! ؎

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے　　اُمّت پہ تِری آ کے عَجَب وَقْت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے　　پردیس میں وہ آج غریبُ الْغُرَبا ہے

فَریاد ہے اے کَشتیٔ اُمّت کے نگہباں

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَفْل روزوں کا پسندیدہ مہینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے دِلوں کے چَین، سَرورِ کونَین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ماہِ **شَعْبان** میں کثرت سے روزے رکھنا پسند فرماتے۔ چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن ابی قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے سنا: اَنْبِیا کے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسندیدہ مہینا شَعْبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمُبارَك سے ملا دیتے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۲ ص ۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱)

لوگ اس سے غافِل ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **شَعْبان** میں روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے؟ فرمایا: **رَجَب** اور **رَمَضان** کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال **اللہ** ربُّ الْعٰلَمین عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ مَحبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (سُنَن نَسائی ص ۳۸۷ حدیث ۲۳۵۴)

مرنے والوں کی فِہرِس بنانے کا مہینا

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پورے **شَعْبان** کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے نزدیک زیادہ پسندیدہ **شَعْبان** کے روزے رکھنا ہے؟ تو مَحْبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقْتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج٤ ص٢٧٧ حدیث ٤٨٩٠)

آقا شَعْبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **شَعْبان** سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پورے **شَعْبان** ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مُطابِق عمل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقْت تک اپنا فَضْل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔

(صَحیح بُخاری ج١ ص٦٤٨ حدیث ١٩٧٠)

حدیثِ پاک کی شَرْح

شارِحِ بُخاری **حضرتِ** عَلَّامہ **مفتی محمد شریفُ الْحق** امجدی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ شَعْبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے **تَغْلِیباً** (تَغ۔ لی۔ باً یعنی غلبے اور زِیادت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تَعبیر کردیا۔ جیسے کہتے ہیں: ''فُلاں نے پوری رات عبادت کی'' جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فَراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِیباً اکثر کو ''کُل'' کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شَعْبان میں جسے قُوَّت ہو وہ زیادہ سے زیادہ

روزے رکھے۔ البتّہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے **رَمَضان** کے روزوں پر اثر پڑے گا، یِہی **مَحْمَل** (مَح۔مَل یعنی مُراد و مقصد) ہے اُن اَحادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نِصْف (یعنی آدھے) شَعْبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ [ترمذی حدیث ۷۳۸] (نُزہۃُالقاری ج ۳ ص ۳۷۷، ۳۸۰)

دعوتِ اسلامی میں روزوں کی بہاریں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنَّت** (جلد اوّل)'' صَفْحہ 1379 پر ہے: **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: مذکورہ حدیثِ پاک میں پورے ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے روزوں سے مُراد اکثر شَعْبانُ الْمُعَظَّم (یعنی مہینے کے آدھے سے زیادہ دنوں) کے روزے ہیں۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۳۰۳) اگر کوئی پورے **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانَعت بھی نہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضانُ الْمُبارَک سے مل جاتے ہیں۔

شَعْبان کے اکثر روزے رکھنا سنّت ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو میں نے **شَعْبان** سے زیادہ کسی مہینے

میں **روزہ** رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ** کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (سُنَنِ ترمِذی ج ۲ ص ۱۸۲ حدیث ۷۳۶)

تِری سنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش(مُرَمَّم) ص ۴۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کو فرماتے سنا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے: ﴿۱﴾ بَقَر عید کی رات ﴿۲﴾ عِیدُ الْفِطْر کی (چاند) رات ﴿۳﴾ **شَعْبان کی پندرہویں رات** کہ اس رات میں **مرنے والوں** کے نام اور لوگوں کا **رِزْق** اور (اِس سال) **حج** کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں ﴿۴﴾ عَرَفے کی (یعنی 8 اور 9 ذُوالحجّہ کی درمیانی) رات **اذانِ** (فَجْر) تک۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۷ ص ۴۰۲)

نازُک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے! بعض اوقات بندہ غَفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہوچکا ہوتا ہے۔ ''غُنْیَۃُ الطّالِبِین'' میں ہے: بَہُت سے **کفن**

دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی **قبریں** کھودی جا چکی ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، بعض لوگ **ہنس رہے** ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقْت قریب آ چکا ہوتا ہے۔ کئی **مکانات** کی تعمیرات کا کام پورا ہو گیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالکان کی زندگی کا وَقْت بھی پورا ہو چکا ہوتا ہے۔ (غُنْیَۃُ الطّالِبین ج ۱ ص ۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ڈھیروں گناھگاروں کی مغفِرت ہوتی ھے مگر...

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے، حُضُورِ سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) آئے اور کہا: شَعْبان کی پندرَھویں رات ہے، اس میں **اللہ** تَعَالٰی جہنَّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بَنی کَلْب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافِر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور **والِدَین کی نافرمانی** کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نَظَرِ رَحمت نہیں فرماتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۳۸۳۷)

(حدیثِ پاک میں ''کپڑا لٹکانے والے'' کا جو بیان ہے، اِس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹَخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ یا ثَوب یعنی لمبا کُرتا وغیرہ لٹکاتے ہیں) کروڑوں حَنْبَلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا

امام احمد بن حَنْبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سَیِّدُ ناعبدُ اللّٰہ ابنِ عَمْرُو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے جو رِوایت نَقْل کی اُس میں **قاتِل** کا بھی ذِکر ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۲ ص ۵۸۹ حدیث ۶۶۵۳)

حضرتِ سَیِّدُ نا کثیر بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شَعْبان کی پندرَہویں شب میں تمام زمین والوں کو بَخْش دیتا ہے سوائے **مُشرِک** اور **عداوت والے** کے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۸۱ حدیث ۳۸۳۰)

حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلام کی دعا

امیرُ الْمؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کُشا، سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** کی پندرَہویں رات یعنی شبِ بَرَاءَت میں اکثر باہَر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح **شبِ بَرَاءَت** میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نَظَر اُٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ **اللّٰہ** تعالٰی کے نبی حضرت **سَیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **شَعْبان** کی پندرَہویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ **وَقْت** ہے کہ اِس وَقْت میں جس شخص نے جو بھی دُعا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے مانگی اُسکی دعا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے قَبول فرمائی اور جس نے مغفِرت طَلَب کی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا **عُشّار** (یعنی ظُلماً ٹیکس لینے والا)، **جادوگر، کاہِن** اور **باجا بجانے والا** نہ ہو، پھر یہ دعا کی: **اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاکَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِاسْتَغْفَرَکَ فِیْھَا۔** یعنی اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اے داوٗد کے پَروَرْدَگار! جو اِس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طَلَب کرے تو اُس کو بَخْش دے۔

(لَطائِفُ الْمَعارِف لابن رجب الحنبلی ج ۱ ص ۱۳۷ بِاِختصار)

ہر خطا تُو دَرگزر کر بیکس و مجبور کی

ہو الٰہی! مغفِرت ہر بیکس و مجبور کی (وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَحرُوم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَرَاءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غَفْلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات رَحْمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مُبارَک شَب میں **اللہ** تبارَک وَتعالٰی ''بَنی کَلْب'' کی بَکْریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: ''قبیلۂ بَنی کَلْب'' قبائلِ عَرَب میں سب سے زیادہ بَکْریاں پالتا تھا۔[1] آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَرَاءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا امام بَیْہَقی شافِعی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القوِی ''فَضائِلُ الْاَوقات'' میں نَقْل کرتے ہیں: **رسولِ اکرم**، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدَمیوں کی اس رات بھی بَخشش نہیں ہوگی: ﴿۱﴾ شراب کا عادی ﴿۲﴾ ماں باپ کا نافرمان ﴿۳﴾ زِنا کا عادی ﴿۴﴾ قَطعِ تعلُّق کرنے والا ﴿۵﴾ تصویر بنانے والا اور ﴿۶﴾ چُغَل خور۔ (فَضائِلُ الْاَوقات ج۱ ص۱۳۰ حدیث ۲۷) اِسی طرح کاہِن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹَخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی

[1]: مِرقاۃ ج۳ ص۳۷۵

مُسلمان سے بِلا اجازتِ شَرعی بُغض وکینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے مَحرومی کی وَعید ہے، چُنانچِہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ مُتذَکّرہ (یعنی بیان کردہ) گناہوں میں سے اگر **مَعَاذَاللہ** کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بِالْخُصوص اُس گناہ سے اور بِالْعُموم ہر گناہ سے **شبِ بَرَاءَت** کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی توبہ کرلیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیں۔

امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کا پَیام تمام مسلمانوں کے نام

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیِ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شَمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، پیرِ طریقت،باعِثِ خَیر وبَرَکت، حنَفی مذہب کے عظیم عالِم و مفتی حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند (یعنی مُعتَقِد) کو **شبِ بَرَاءَت** سے قَبْل توبہ اور مُعافی تلافی کے تعلُّق سے ایک مکتوب شریف اِرسال فرمایا جو کہ اُس کی اِفادِیت کے پیشِ نظر حاضرِ خدمت ہے چُنانچِہ ''کُلّیاتِ مَکاتیبِ رضا'' جلداوّل صَفْحہ 356 تا 357 پر ہے:

شبِ بَرَاءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عِزَّت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ حُضُورِ پُرنُور،شافِعِ یومُ النُّشُور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیْم مسلمانوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہَم دُنیَوی وجہ سے رَنْجِش

رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ''اِن کو رہنے دو، جب تک آپَس میں صُلْح نہ کرلیں۔'' لِہٰذا اہلِ سنّت کو چاہئے کہ حتَّی الْوَسع قبلِ غُرُوبِ آفتاب 14 شَعْبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں، ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہوکر بارگاہِ عزَّت میں پیش ہوں۔ حُقُوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادِقہ (یعنی سچّی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّـائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابن ماجہ حدیث ۴۲۵۰)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضَرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفِرتِ تامّہ (تامْ۔مَہْ یعنی مغفِرت کی پکّی اُمّید) ہے بشَرْطِ صحّتِ عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ دُرُست ہونا شَرْط ہے) وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم ۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رَحْمت فرمانے والا ہے) یہ سب مُصالَحتِ اِخْوان (یعنی بھائیوں میں صُلْح کروانا) و مُعافیٔ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالٰی یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجْرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِ ھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچّھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قِیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اَعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصْداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عَفْو و عافِیتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ

وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے، صُلْح ومُعافی سب سچّے دل سے ہو۔ وَالسَّلَام۔ فقیراحمد رضا قادِری عُفِیَ عَنْہُ اَز: بریلی

پندَرہ شَعْبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُ نا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: جب پندرہ شَعْبان کی رات آئے تو اس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تَعَالٰی غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: ''ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طَلَب کرنے والا کہ اُسے بَخْش دوں! ہے کوئی روزی طَلَب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں! ہے کوئی مُصیبت زدہ کہ اُسے عافِیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقْت تک فرماتا ہے کہ فَجْر طُلُوع ہوجائے۔'' (سُنَنِ اِبن ماجه ج۲ص۱۶۰حدیث ۱۳۸۸)

فائدے کی بات

شبِ بَرَاءَت میں اَعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو 14 شَعْبانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اَعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ **14 شَعْبان** **کو عَصْر کی نَماز باجماعت پڑھ کر وَہیں نَفْل اعتِکاف کر لیا جائے اور نَمازِ مغرِب کے انتِظار کی نِیّت سے مسجِد ہی میں ٹھہرا جائے تاکہ اَعمالنامہ تبدیل ہونے کے آخری لمحات میں مسجِد کی حاضِری، اعتِکاف اور انتِظارِ نَماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔** بلکہ

زہے نصیب! ساری ہی رات عبادت میں گزاری جائے۔

سَبْز پرچہ

اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** کی پَندرہویں رات یعنی شبِ بَراءَت عبادت میں مصروف تھے۔ سراُٹھایا تو ایک **"سَبز پرچہ"** ملا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اُس پر لکھا تھا، **"هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْز"** یعنی خدائے مالِک وغالِب کی طرف سے یہ "جہنَّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ" ہے جو اُس کے بندے عُمَر بن عبدُ الْعزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر رُوحُ البَیان ج۸ ص۴۰۲)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں جہاں اَمِیرُ الْمُؤمنین سَیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عَظَمت وفضیلت کا اِظہار ہے وَہیں **شبِ بَرَاءَت** کی رِفْعت و شرافت کا بھی ظُہور ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک شب جہنَّم کی بھڑکتی آگ سے **بَراءَت** (بَر۔ا۔ءَ۔ت یعنی چُھٹکارا) پانے کی رات ہے، اِسی لئے اِس رات کو "شبِ بَراءَت" کہا جاتا ہے۔

مغرِب کے بعد چھ نوافِل

معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام سے ہے کہ مغرِب کے فَرض وسنَّت وغیرہ کے بعد چھ رَکْعَت **نَفْل** (نَف۔ل) دو دو رَکْعَت کرکے ادا کئے جائیں۔ **پہلی** دو رَکْعتوں سے پہلے یہ نیّت کیجئے: "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ ان دو رَکْعتوں کی بَرَکت سے مجھے درازیِ عُمْر بالْخَیر عطا فرما۔" **دوسری** دو رَکْعتوں میں یہ نیّت فرمائیے: "**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ ان دو رَکْعتوں کی بَرَکت سے بَلاؤں سے

میری حفاظت فرما۔'' **تیسری** دو رَکعتوں کیلئے یہ نیّت کیجئے: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ ان دو رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا مُحتاج نہ کر۔'' ان 6 رَکعتوں میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد جو چاہیں وہ سورَتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رَکعت (رَکْ ۔عَت) میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد تین تین بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھ لیجئے۔ ہر دو رَکعت کے بعد اِکّیس بار **قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ** (پوری سورت) یا ایک بار **سُوْرَۂ یٰسٓ** شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بُلند آواز سے **یٰسٓ** شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سُنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زَبان سے **یٰسٓ** شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قراٰنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضِر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چُپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رات شُروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار (اَمْ ۔بار) لگ جائے گا۔ ہر بار **یٰسٓ** شریف کے بعد ''**دُعائے نِصْفِ شَعْبان**'' بھی پڑھئے۔

دُعائے نِصْفِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۭ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ ۭ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ۭ وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ ۭ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ ۭ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ ۭ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ ۭ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ۭ ﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾[1] اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ ۭ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ۭ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ ۭ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ۭ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ۭ اِنَّكَ

مدینہ

[1]: پ ۱۳، الرعد ۳۹

اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اے اِحْسان کرنے والے کہ جس پر اِحْسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان و شوکت والے! اے فَضْل و اِنعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ الْکِتاب (یعنی لَوحِ محفوظ) میں مجھے شقی (یعنی بد بخت)، مَحروم، دھتکارا ہوا اور رِزْق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے فَضْل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذِلّت اور رِزْق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الْکِتاب میں مجھے خوش بخت، (کشادہ) رِزْق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثَبْت (تحریر) فرما دے، کہ تو نے ہی تیری نازِل کی ہوئی کِتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانِ فیض تَرجُمان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے: ''ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابِت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے[1]۔'' خدایا عَزَّوَجَلَّ! تَجلّیِ اعظم کے وسیلے سے جو نصفِ شَعْبانُ الْمُکرَّم کی رات (یعنی شبِ براءَت) میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (**یااللہ**!) آفتوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ **اللہ** تعالٰی ہمارے سردار محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آل و اَصحاب

مدینہ

[1]: پ۱۳، الرعد ۳۹

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

رضی اللہ تعالٰی عنھم پر دُرُود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی مَدَنی اِلتجائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ !سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کا سالہا سال سے **شبِ بَرَاءَت** میں بیان کردہ طریقے کے مطابق چھ نَوافِل وتِلاوت وغیرہ کا معمول ہے۔ مغرِب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت **نَفْل** ہے، فرض و واجِب نہیں اور نمازِ مغرِب کے بعد نَوافِل وتِلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانَعت بھی نہیں۔ **حضرتِ** عَلّامہ اِبن رَجَب حَنْبلی (حَم۔بَ۔لی) عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: اہلِ شام میں سے جلیلُ القَدْر تابِعین مَثَلاً **حضرتِ** سیِّدُنا خالِد بن مَعْدان، **حضرتِ** سیِّدُنا مَکْحُول، **حضرتِ** سیِّدُنا لُقمان بن عامِر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی وغیرہ شبِ بَرَاءَت کی بَہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اِس مُبارک رات کی تعظیم سیکھی۔ (لَطائِفُ الْمَعارِف ج ۱ ص ۱٤٥) فِقہِ حنفی کی مُعتبر کتاب، " دُرِّمُختار" میں ہے: شبِ بَرَاءَت میں شب بیداری (کرکے عبادت) کرنا مُستحَب ہے، (پوری رات جاگنا ہی شب بیداری نہیں) اکثر حصّے میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٥٦٨، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٦٧٩) **مَدَنی اِلتجا:** ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجِد میں بعدِ مغرِب چھ نَوافِل وغیرہ کا اِہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھر میں یہ اعمال بجالائیں۔

سال بھر جادو سے حِفاظت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ الْمدینہ** کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اسلامی زندگی**'' صَفْحَہ 135 پر ہے: اگر اس رات (یعنی شبِ بَراءَت) **سات پتّے بیری** (یعنی بیر کے دَرَخْت) کے پانی میں جوش دے کر (جب پانی نہانے کے قابل ہو جائے تو) غُسْل کرے **اِنْ شَآءَ اللہ**ُ الْعَزِیز تمام سال **جادو** کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

شبِ بَراءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مل گئے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری حق تَلَفی کریں گے؟ میں نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (مُ۔طَہْ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: ''بیشک **اللہ** تَعَالٰی شَعْبان کی پندرَہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بَنی کَلْب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گُنہگاروں کو بَخْش دیتا ہے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸۳ حدیث ۷۳۹)

آتَشبازی کا مُوجِد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَراءَت جہنَّم کی آگ سے

''بَراءَت'' یعنی **چُھٹکارا** پانے کی رات ہے، مگر صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی ایک تعداد آگ سے چُھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے خود پیسے خَرْچ کرکے اپنے لئے آگ یعنی **آتشبازِی** کا سامان خریدتی اور خوب پٹاخے وغیرہ چھوڑ کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتی ہے۔ **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان اپنی مختصر کتاب ''اسلامی زندَگی'' میں فرماتے ہیں: ''اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی مَحرومی کی بات ہے **آتشبازِی** کے مُتَعلِّق مشہور یہ ہے کہ یہ نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اُس کے آدَمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی ص ٧٦)

شبِ بَراءَت کی مُرَوَّجہ آتشبازِی حرام ہے

افسوس! شبِ بَراءَت میں ''آتشبازی'' کی ناپاک رَسْم اب مسلمانوں کے اندر زور پکڑتی جارہی ہے۔ ''اسلامی زندَگی'' میں ہے: مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ سالانہ اس رَسْم میں برباد ہو جاتا ہے اور ہر سال خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ سے اِتنے گھر آتشبازِی سے جَل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکانوں میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، (نیز) اپنے مال میں اپنے ہاتھ سے آگ لگانا اور پھر خدا تعالٰی کی نافرمانی کا وبال سر پر ڈالنا ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس بیہودہ اور **حرام کام** سے بچو، اپنے بچّوں

اور قَرابَت داروں کو روکو، جہاں آوارہ بچے یہ کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشا دیکھنے کیلئے بھی نہ جاؤ۔ (اَیضاً) (شبِ بَراءَت کی مُرَوَّجہ) آتَش بازِی کا چھوڑنا بلاشک اِسراف اور فُضُول خرچی ہے لہٰذا اِس کا **ناجائز وحرام** ہونا اور اسی طرح آتَش بازِی کا بنانا اور بیچنا خریدنا سب شَرْعاً ممنوع ہیں۔ (فتاوی اجملیہ ج ٤ ص ٥٢) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: آتَشبازی جس طرح شادیوں اور **شبِ بَراءَت** میں رائج ہے بیشک **حرام** اور پورا جُرم ہے کہ اس میں تَضْیِیعِ مال (تَض۔یِی۔عِ۔مال یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص۲۷۹)

آتَش بازی کی جائز صورتیں

شبِ بَراءَت میں جو آتَش بازِی چھوڑی جاتی ہے اُس کا مقصد کھیل کود اور تفریح ہوتا ہے لہٰذا یہ گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتّہ اِس کی بعض جائز صورتیں بھی ہیں جیسا کہ بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ میں **سُوال** ہوا: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اِس مسئلے میں کہ آتَشبازِی بنانا اور چھوڑنا **حرام** ہے یا نہیں؟ **الجواب: ممنوع وگناہ** ہے مگر جوصورتِ خاصّہ **لَہْو و لَعِب و تَبْذِیر و اِسراف** سے خالی ہو (یعنی اُن مخصوص صورتوں میں جائز ہے جو کھیل کود اور فُضُول خرچی سے خالی ہو)، جیسے اِعلانِ ہِلال (یعنی چاند نظر آنے کا اعلان) یا جنگل میں یا وَقْتِ حاجت شہر میں بھی دَفْعِ جانورانِ مُوذی (یعنی ایذا دینے والے جانوروں کو بھگانے کیلئے) یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں (اور پرندوں) کے بھگانے اُڑانے کو

ناڑِیاں، پٹاخے، تُوَمڑیاں چھوڑنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص۲۹۰)

تجھ کو شعبانِ معظَّم کا خدایا واسِطہ
بخش دے ربِّ محمّد تو مری ہر اک خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شبِ بَرَاءَت میں عبادت کا جذبہ بڑھانے، اِس مقدّس رات میں خود کو آتَش بازی اور دیگر گناہوں سے بچانے نیز اپنے آپ کو باکردار مسلمان بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے لئے **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ ''مَدَنی قافِلے'' میں سنّتوں بھرا سفر اِختیار کیجئے اور **مَدَنی اِنْعامات** کے مُطابِق زندَگی گزارنے کی کوشِش فرمایئے۔ آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے دو **مَدَنی بہاریں** پیش کی جاتی ہیں:

﴿1﴾ شبِ بَراءَت کے اجتِماع سے میرا دل چوٹ کھا گیا

مرکزُ الْاَولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا لُبِّ لُباب ہے: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ''مدنی ماحول'' سے وابَستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ زیادہ تر بدمذہبوں کی صُحبت میں رہنے کے بَہُت بڑے گناہ کے ساتھ ساتھ دیگر طرح طرح کے گناہوں کی خوفناک دلدل میں بھی پھنسا ہوا تھا، صد کروڑ افسوس کہ شب و روز فلمیں ڈرامے دیکھنا، فَحّاشی کے اَڈّوں کے پھیرے لگانا میرے نزدیک **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ

قابلِ فخر کام تھا۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے اِختِتام اور نیکیوں بھری صُبحِ بہاراں کے آغاز کے اَسباب یوں بنے کہ ایک اسلامی بھائی کی **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے مجھے ''ہنجَروال'' میں **شبِ براءَت** کے سلسلے میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوگئی۔ مبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان اس قَدَر پُرسوز اور رِقّت انگیز تھا کہ میں اپنے گناہوں پر نَدامت سے پانی پانی ہوگیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ میری آنکھوں سے **آنسوؤں کے دھارے** بہ نکلے۔ اجتماع کے اِختِتام پر ہمارے عَلاقے کے ''مَدَنی قافِلہ ذمّے دار'' اسلامی بھائی نے مجھ سے ملاقات فرمائی اور مجھے **تین دن** کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی ترغیب دی، چونکہ دل چوٹ کھاچکا تھا لہٰذا میں ان کی **اِنفرادی کوشش** کے نتیجے میں مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافِلے کے اندر **عاشِقانِ رسول** کی شفقتوں بھری صُحبت میں رہ کر بے شمار سنّتیں سیکھنے کی سعادت حاصِل ہوئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے سابِقہ تمام گناہوں سے **توبہ** کرلی۔ جب رَمَضانُ **الْمُبارَک** کی تشریف آوری ہوئی تو میں نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ آخری عشرے کے **اعتِکاف** کی سعادت حاصل کی۔ اُس **اعتِکاف** میں سَتّائیسویں شب ایک خوش نصیب اسلامی بھائی کو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، اس بات نے میرے دل میں **دعوتِ اسلامی** کی مَحبَّت کو مزید 12 چاند لگادیئے اور میں مکمّل طور پر دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔

آؤ کرنے لگو گے بہُت نیک کام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

فضلِ رب سے ہو دیدارِ سلطانِ دیں، مدنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف

شادمانی سے جھومے گا قلبِ حزیں،

مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٦٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ فلموں کا خوار

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے ''بڑا بورڈ'' کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ پہلے پہل میں مُعاشرے (مُ۔عا۔شَرے) کا بگڑا ہوا نوجوان تھا ، روزانہ پابندی کے ساتھ خوب فلمیں ڈرامے دیکھنے کے سبب مَحَلّے میں ''**فلموں کا خوار**'' کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔ میری توبہ کا سبب یہ بنا کہ ایک اسلامی بھائی کی ''اِنفِرادی کوشش'' کے نتیجے میں '' کَھجی گراؤنڈ '' (گلبہار۔ بابُ المدینہ) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے شبِ براءَت (برا۔ءَ۔ت) کے سنّتوں بھرے اجتِماعِ پاک میں شرکت کی سعادت حاصِل ہوگئی، وہاں پر میں نے ''قَبْر کی پہلی رات'' کے موضوع پر رُلا دینے والا بیان سنا، **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے دل بے چَین ہوگیا، میں نے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ ہمارا سارا گھرانا ماڈَرن تھا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری **اِنفِرادی کوشش** سے میرے پانچ بھائی بھی

دعوتِ اسلامی والے بن گئے اور سب نے سروں پر **عمامہ شریف** کا تاج سجا لیا اور گھر کے اندر **مَدَنی ماحول** بن گیا، تادمِ تحریر حلقہ مُشاوَرت کے خادِم کی حیثیّت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں۔ مجھے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کا کافی شوق ہے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ پابندی سے تین دن **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کرتا ہوں۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر
گناہوں کی دے گا دوا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص ٦٤٧۔٦٤٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، **شَہَنْشاہِ نُبُوَّت**، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ٩ ص ٣٤٣)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"شَعْبانُ الْمُعَظَّم" کے گیارہ حُرُوف کی نِسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نبیِّ کریم ، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے مَنْع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رَغْبَتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (سُنَنِ اِبن ماجه ج۲ ص۲۵۲ حديث۱۵۷۱)

﴿2﴾ (ولیُّ اللّٰہ کے مَزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیرِ مکروہ وقت میں) دو رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللّٰہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰)

﴿3﴾ مَزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (اَیضاً)

﴿4﴾ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۲) بلکہ

نئے راستے کا صِرف گُمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۸۳)

﴿5﴾ کئی مَزاراتِ اَولیاء پر زائرین کی سَہولت کی خاطِر مسلمانوں کی قبریں مِسمار کر کے (یعنی توڑ پھوڑ کر) فَرش بنا دیا گیا ہے، ایسے فَرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ **حرام** ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

﴿6﴾ زیارتِ قبرِ میِّت کے مُواجَھہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قَبْر والے) کی پائِنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص۵۳۲)

﴿7﴾ قبرِستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قَبْر والوں کے چِہروں کی طرف مُنہ ہو اس کے بعد کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا اَھۡلَ الۡقُبُوۡرِ یَغۡفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمۡ اَنۡتُمۡ لَنَا سَلَفٌ وَّ نَحۡنُ بِالۡاَثَرِ**۔ ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰)

﴿8﴾ جو قبرِستان میں داخِل ہو کر یہ کہے: **اَللّٰھُمَّ رَبَّ الۡاَجۡسَادِ الۡبَالِیَۃِ وَالۡعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیۡ خَرَجَتۡ مِنَ الدُّنۡیَا وَھِیَ بِکَ مُؤۡمِنَۃٌ اَدۡخِلۡ عَلَیۡھَا رَوۡحًا مِّنۡ عِنۡدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیۡ**۔ ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! (اے

گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رُخصت ہوئے تو ان پر اپنی رَحمت اور میرا اسلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم (عَلَیْہِ السَّلام) سے لے کر اس وَقْت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۱۰ ص ۱۵)

﴿9﴾ شفیعِ مُجرِمان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ**، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** اور **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مؤمن مَردوں اور مؤمن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مؤمن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارِشی ہوں گے۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۳۱۱)

حدیثِ پاک میں ہے: "جو گیارہ بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔" (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۱۸۳)

﴿10﴾ قَبر کے اوپر اگربتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بےادبی) اور بدفالی ہے ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: "صَحیح مُسلِم شریف"

میں حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی، انھوں نے دَمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فَرزَند سے فرمایا: ”جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔“ (مُسلِم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲)

﴿11﴾ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ”سنّتیں اور آداب“ ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یکم رجب المرجب ۱۴۳۶ھ
21-04-2015

Go To Index
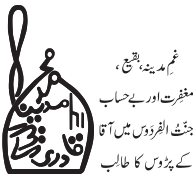
بیان: 9

ابلق گھوڑے سوار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (48صَفْحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُربانی کے مُتعَلِّق کافی معلومات ملیں گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج٥ ص٢٧٧ حدیث٨١٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَبلَق گھوڑے سُوار

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن اسحٰق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: میرا بھائی باوُجُودِ غُربت رِضائے الٰہی کی نِیّت سے ہر سال بَقَرہ عید میں قُربانی کیا کرتا تھا۔ اُس کے اِنْتِقال

کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ قِیامت برپا ہوگئی ہے اورلوگ اپنی اپنی قبروں سے نکل آئے ہیں، یکا یک میرا مرحوم بھائی ایک اَبْلَق (یعنی دو رنگے چِتکبرے) گھوڑے پر سُوار نظر آیا، اُس کے ساتھ اور بھی بَہُت سارے گھوڑے تھے۔ میں نے پوچھا: یَا اَخِیْ! مَا فَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِكَ؟ یعنی اے میرے بھائی! **اللہ** تَعَالٰی نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہنے لگا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے **بخش** دیا۔ پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہا: ایک دن کسی غریب بُڑھیا کو بہ نیّتِ ثواب میں نے ایک دِرہم دیا تھا وُہی کام آگیا۔ پوچھا: یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ بولا: **یہ سب میری بَقَرہ عید کی قربانیاں ہیں اور جس پر میں سُوار ہوں یہ میری سب سے پہلی قُربانی ہے۔** میں نے پوچھا: اب کہاں کا عَزْم ہے؟ کہا: جنّت کا۔ یہ کہہ کر میری نظر سے اَوجَھل ہوگیا (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص ۲۹۰) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"اللّٰہ" کے چار حُرُوف کی نسبت سے چار فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ قُربانی کرنے والے کو قُربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے (تِرمِذی ج۳ ص ۱۶۲ حدیث ۱٤۹۸) ﴿2﴾ جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا ۔(طبرانی)

ہوکر قُربانی کی ،تو وہ آتَشِ جہنَّم سے حِجاب (یعنی رَوک) ہوجائے گی (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج۳ص ۸٤ حدیث ۲۷۳٦) ﴿3﴾ اے فاطِمہ !اپنی قُربانی کے پاس موجود رہو کیونکہ اِس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے (اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْھَقِی ج۹ ص ٤٧٦ حدیث ۱۹۱٦۱) ﴿4﴾ جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسْعَت ہو پھر بھی وہ قُربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(اِبن ماجہ ج۳ص ٥۲۹ حدیث ۳۱۲۳)

کیا قرض لیکر بھی قُربانی کرنی ہو گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جولوگ قُربانی کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قُربانی ادا نہیں کرتے ، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے ، اوَّل یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قُربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گُناہ گار اور جہنَّم کے حقدار بھی ہیں ۔ **فتاوٰی امجدیہ** جلد 3 صَفْحَہ 315 پر ہے: ''اگرکسی پر قُربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قُربانی کرے۔''

پُلصراط کی سُواری

سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار ،بِاِذْنِ پَرْوَرْدگار دوعالَم کے مالِک ومُختار ، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: انسان بَقَرہ عید کے دن کوئی

ایسی نیکی نہیں کرتا جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے **اللّٰہ** کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (ترمذی ج۳ ص۱٦۲ حدیث ۱٤۹۸) **مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق ، خاتِمُ الْمُحَدِّثین** حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (اشعۃ اللّمعات ج۱ ص٦٥٤) حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُلصراط سے گزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضْو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے جہنَّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔ (مِرقاۃُ المَفاتِیح ج۳ ص٥٧٤ تحتَ الحدیث ١٤٧٠، مراٰۃ ج۲ ص ٣٧٥)

قُربانی کرنے والے بال ناخُن نہ کاٹیں

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان ایک حدیثِ پاک (جب عَشَرہ آجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال و کھال کو بالکل ہاتھ نہ لگائے) کے تَحت فرماتے ہیں: "یعنی جو امیر وُجوباً یا فقیر نَفلاً قُربانی کا ارادہ کرے وہ **ذُوالْحِجّۃِ الْحرام** کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخُن بال اور (اپنے بدن کی) مُردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تاکہ **حاجیوں سے قَدْرے** (یعنی تھوڑی) **مُشابَہت** ہو جائے کہ وہ لوگ اِحرام میں حجامت نہیں کرا سکتے اور تاکہ قربانی ہر بال، ناخُن (کیلئے جہنَّم

سے آزادی) کافِدیہ بن جائے۔ یہ حکم اِستِحبابی ہے وُجُوبی نہیں (یعنی واجِب نہیں، مُستَحَب ہے اور حتَّی الْاِمکان مُستَحَب پر بھی عمل کرنا چاہئے البتّہ کسی نے بال یا ناخُن کاٹ لئے تو گناہ بھی نہیں اور ایسا کرنے سے قربانی میں خلل بھی نہیں آتا، قربانی دُرُست ہو جاتی ہے) لہٰذا قربانی والے کا حجامت نہ کرانا بہتر ہے لازِم نہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اچّھوں کی مُشابَہت (یعنی نقل) بھی اچّھی ہے۔"

غریبوں کی قُربانی

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: "بلکہ جو قربانی نہ کر سکے وہ بھی اس عَشَرہ (یعنی ذُوالْحِجّۃِ الْحرام کے ابتِدائی دس ایّام) میں حجامت نہ کرائے، بَقَرہ عید کے دن بعدِ نمازِ عید حجامت کرائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (قربانی کا) ثواب پائے گا۔"

(مِراٰۃُ المناجیح ج ۲ ص ۳۷۰)

مُستَحَب کام کیلئے گناہ کی اجازت نہیں

یاد رہے! چالیس دن کے اندر اندر ناخُن تراشنا، بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضَروری ہے 40 دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ (یعنی ذُوالْحِجّہ کے ابتِدائی دس دن میں ناخُن وغیرہ نہ کاٹنے کا) حکم صرف اِستِحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو مُضایَقہ نہیں، نہ اس کو حکمِ عُدُولی (یعنی نافرمانی) کہہ سکتے ہیں، نہ

قربانی میں نَقص (یعنی خامی) آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی عُذر کے سبب خواہ بلا عُذر ناخُن نہ تراشے ہوں کہ چاند ذِی الْحِجّہ کا ہوگیا تو وہ اگرچِہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اِس مُسْتَحَب پر عمل نہیں کرسکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن تراشوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے۔ **فعلِ مُسْتَحَب کے لئے گناہ نہیں کرسکتا۔** (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۳۵۳۔۳۵۴)

قُربانی واجِب ہونے کیلئے کتنا مال ہونا چاھئے

ہر بالِغ ، مُقیم، مسلمان مردو عورت ، مالکِ نصاب پر **قربانی** واجِب ہے۔ (عالمگیری ج۵ص۲۹۲) **مالکِ نصاب** ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: **حاجتِ اَصلِیّہ** (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُمُوماً انسان کو **ضَرورت** ہوتی ہے اور ان کے بِغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، عِلمِ دین سے متعلِّق کتابیں اور پیشے سے متعلِّق اَوزار وغیرہ۔

(الھدایۃ ج ۱ ص ۹٦) اگر ''حاجتِ اَصلِیَّہ'' کی تعریف پیشِ نظر رکھی جائے تو بخوبی معلوم ہوگا کہ ''ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں'' ایسی ہیں کہ جو حاجتِ اَصلِیَّہ میں داخِل نہیں چُنانچہ اگر ان کی قیمت ''ساڑھے باوَن تولہ چاندی'' کے برابر پَہُنچ گئی تو **قُربانی واجِب** ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ مکان ہو جو کہ کرایہ پر ہو یا استِعمالی گاڑیوں کے علاوہ گاڑیاں ہوں جو کرایہ پر ہوں اور ان کے کرایہ پر ہی اس شخص کی گُزَر بسر ہو، ان چیزوں کی آمدَنی ہی اس کے اہل وعِیال کے نَفَقے (یعنی گزارے) کیلئے ہو یونہی زِراعتی (یعنی کھیتی باڑی کی) زمین ہو یا بھینس یا دیگر جانور ہوں اور ان سے حاصِل ہونے والی آمدَنی ہی سے اس کا اور اہل وعِیال کا نَفَقَہ (یعنی خرچ) پورا ہوتا ہو تو ان چیزوں کی مالیت/قیمت اگر چہ نِصاب سے زائد ہو اس کی وجہ سے اس شخص پر **قُربانی وصَدَقۂ فِطْر** لازِم نہیں ہوگا، البتّہ اگر اس زمین یا مکان یا گاڑی یا دوکان یا جانور وغیرہ سے آمدَنی نہ ہو یا آمدَنی ہو لیکن گُزَر بسر و نَفَقَہ اہل وعِیال کیلئے دیگر آمدَنی ہو تو ایسی صورت میں ان چیزوں کی مالیت نِصاب کی مقدار ہونے پر **قُربانی وصَدَقۂ فِطْر واجِب** ہوگا۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلی)

وَقت کے اندر شرائط پائے گئے تو ہی قُربانی واجِب ہو گی

مال اور دیگر شرائطِ قُربانی کے ایّام (یعنی 10 ذُوالْحِجّۃِ الْحرام کی صبحِ صادِق سے لیکر 12 ذُوالْحِجّۃِ الْحرام کے غروبِ آفتاب تک) میں پائے جائیں جبھی قربانی واجِب ہو گی۔ اِس کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے صَدْرُالشَّریعہ، بَدْرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''بہارِ شریعت'' میں فرماتے ہیں: یہ ضَرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وَقْت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وَقْت میں (10 ذُوالْحِجّہ کی صبح اس کا اَہْل نہ تھا وُجُوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخِر وَقْت میں (یعنی 12 ذُوالْحِجّہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اَہْل ہو گیا یعنی وُجُوب کے شرائط پائے گئے تو اُس پر واجِب ہو گئی اور اگر ابتدائے وَقْت میں واجِب تھی اور ابھی (قربانی) کی نہیں اور آخِر وَقْت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجِب نہ رہی۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳)

''قربانی واجِب ہے'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے قربانی کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرْف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں حالانکہ

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہوسکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہوسکتا ہے۔

﴿2﴾ گائے (بھینس) اور اُونٹ میں سات قربانیاں ہوسکتی ہیں۔

(عالمگیری ج ٥ ص ٣٠٤)

﴿3﴾ نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کردی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٢٩٣، بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٢٨) اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (١) صَراحَۃً مَثَلاً ان میں سے کوئی واضِح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کردو (٢) دَلالَۃً (UNDER STOOD) مَثَلاً یہ اپنی زَوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور اُنہیں اس کا عِلم ہے اور وہ راضی ہیں۔

(فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

﴿4﴾ قربانی کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام

نہیں ہوسکتی مَثَلاً بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کر دی جائے یہ نا کافی ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳، بہارِشریعت ج ۳ ص ۳۳۵)

﴿5﴾ **قربانی کے جانور کی عُمر:** ''**اونٹ**'' پانچ سال کا، **گائے** دو۲ سال کی، **بکرا** (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بَھیڑ کا چھ مہینے کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۳۳) یاد رکھئے! مُطلَقاً چھ ماہ کے دُنبے کی قربانی جائز نہیں، اس کا اِتنا فَربَہ (یعنی تگڑا) اور قد آور ہونا ضَروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے۔ اگر 6 ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عُمر کا دُنبے یا بَھیڑ کا بچّہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

﴿6﴾ **قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے** اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۰)

عیب دار جانوروں کی تفصیل جن کی قُربانی نہیں ہوتی

﴿7﴾ **ایسا پاگل جانور جو چَرتا نہ ہو، اتنا کمزور کہ ہڈّیوں میں مَغز نہ رہا،** (اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دُبلے پن کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے) **اندھا یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو،**

ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہِر ہو، (یعنی جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے) ایسا لنگڑا جو خود اپنے پاؤں سے قُربان گاہ تک نہ جاسکے، جس کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو، وَحشی (یعنی جنگلی) جانور جیسے نِیل گائے، جنگلی بکرا یا خُنثیٰ جانور (یعنی جس میں نرو مادہ دونوں کی علامتیں ہوں) یا جَلّالہ جو صِرف غلیظ کھاتا ہو۔ یا جس کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو، کان، دُم یا چَکّی ایک تہائی (1/3) سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں ناک کٹی ہوئی ہو، دانت نہ ہوں (یعنی جَھڑ گئے ہوں)، تھن کٹے ہوئے ہوں، یا خشک ہوں ان سب کی **قربانی ناجائز** ہے۔ بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا اور گائے، بھینس میں دو کا خشک ہونا، ''ناجائز'' ہونے کیلئے کافی ہے۔

(دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۳۵-۵۳۷، بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳٤۰، ۳٤۱)

﴿8﴾ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اُس کی قربانی جائز ہے۔ اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے، اگر جڑ سمیت ٹوٹے ہیں تو قربانی نہ ہوگی اور صرف اوپر سے ٹوٹے ہیں جڑ سلامت ہے تو ہو جائے گی۔　(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷)

﴿9﴾ قربانی کرتے وَقت جانور اُچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا یہ عیب مُضِر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اُچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر لایا گیا اور ذَبْح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳٤۲، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۳۹)

﴿10﴾ بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبْح کرنا جانتا ہو اور اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبْح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضِر ہو۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰)

﴿11﴾ قربانی کی اور اُس کے پیٹ میں سے زندہ بچّہ نکلا تو اُسے بھی ذَبْح کر دے اور اُسے (یعنی بچّے کا گوشت) کھایا جاسکتا ہے اور مرا ہوا بچّہ ہو تو اُسے پھینک دے کہ مُردار ہے۔(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳٤۸)(قربانی ہوگئی اور اس مرے ہوئے بچّے کی ماں کا گوشت کھا سکتے ہیں)

﴿12﴾ دوسرے سے ذَبْح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبْح کیا تو دونوں پر بِسْمِ اللّٰہ کہنا واجِب ہے۔ایک نے بھی جان بوجھ کر چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضَرورت، دونوں صُورَتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۵۱)

ذَبْح میں کتنی رگیں کٹنی چاھئیں؟

صَدرُ الشَّریعہ،بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو رگیں ذَبْح میں کاٹی جاتی ہیں وہ **چار** ہیں۔ **حُلْقُوم** یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے، **مُری** اس سے کھانا پانی اترتا ہے ان دونوں

کے اَغَل بَغَل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی رَوانی ہے ان کو وَدَجَین (وَ۔دَ۔جَیْن) کہتے ہیں۔ ذَبْح کی چار رگوں میں سے **تین** کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لیے وُہی حکم ہے جو کُل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصّہ کٹ جائے گا جب بھی حَلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۱۲، ۳۱۳)

قربانی کا طریقہ

(چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذَبْح کرنا ہو) سنّت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذَبْح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو ہوں، ہمارے عَلاقے (یعنی پاک و ہند) میں قِبلہ مغرِب (WEST) میں ہے، اس لئے سرِ ذَبیحہ (یعنی جانور کا سر) جُنُوب (SOUTH) کی طرف ہونا چاہئے تا کہ جانور بائیں (یعنی الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرِق (EAST) کی طرف ہو تا کہ اس کا مُنہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذَبْح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبْح کرے اور خود اپنا یا جانور کا مُنہ قبلے کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾[1] اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾[2] لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔[3] اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر اَللّٰھُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔[4] پڑھ کر تیز چُھری سے جلد ذَبْح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذَبْح کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ[5] اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّیْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔ (بوقتِ ذَبْح پیٹ پر گھٹنا یا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

مدنی التجا: قُربانی میں دیکھ کر دعا پڑھتے وَقْت رسالے پر ناپاک خون نہ لگنے پائے

---

[1] ترجمۂ کنز الایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (پ۷، الانعام ۷۹) [2] ترجمۂ کنز الایمان: بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللّٰہ کیلئے ہے جو رب سارے جہان کا (پ۸، الانعام ۱۶۲) [3] اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ [4] اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) تیرے ہی لیے اور تیری دی ہوئی توفیق سے، اللّٰہ کے نام سے شروع اللّٰہ سب سے بڑا ہے۔ [5] اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قبول فرمائی۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۲)

اس کا خیال فرمایئے۔

بکری جنّتی جانور ھے

بکری کی عزّت کرو اور اِس سے مٹّی جھاڑو کیونکہ وہ جنّتی جانور ہے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۱ ص ۶۹ حدیث ۲۰۱)

جانوروں پر رحم کی اپیل

گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ذَبْح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبْح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبْح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضَروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجُو دِقدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار

اور جہنَّم کا حقدار ہوگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: ''جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظُلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظُلم کرنا مسلم پر ظُلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظُلم سے کون بچائے!'' (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ٦٦٢)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسَلَّط ہو سکتا ہے

ذَبْح کرنے کے بعد رُوح نکلنے سے قبل چُھریاں چلا کر بے زَبان جانوروں کو بِلا وجہ تکلیف دینے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہیں مرنے کے بعد عذاب کیلئے یِہی جانور مُسَلَّط نہ کر دیا جائے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد 2 صَفْحہ 323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ اس پر درجِ ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔ چُنانچِہ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چِہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب

دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔ (اَلزَّواجِرج ۲ ص ۱۷٤)

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَستَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قُربانی کے وَقت تماشا دیکھنا کیسا؟

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبْح کرنا افضل اور بوقتِ ذَبْح بہ نیّتِ ثوابِ آخرت وہاں حاضِر رہنا بھی افضل۔ مگر اسلامی بہن صِرف اُسی صورت میں وہاں کھڑی ہو سکتی ہے جب کہ بے پردگی کی کوئی صورت نہ ہو مَثَلاً اپنے گھر کی چار دیواری ہو، ذابح (یعنی ذَبْح کرنے والا) مَحْرم ہو اور حاضِرین میں بھی کوئی نا مَحْرم نہ ہو۔ ہاں غیر مَحْرم نابالغ لڑکا موجود ہو تو حرج نہیں۔ محض حَظِّ نفس (یعنی مزہ لینے) کی خاطر ذَبْح ہونے والے جانور کے گرد گھیرا ڈالنا، اُس کے چِلّانے اور تڑپنے پھڑکنے سے لطف اندوز ہونا، ہنسنا، قہقہے بلند کرنا اور اس کا تماشا بنانا سراسر **غفلت** کی علامت ہے۔ ذَبْح کرتے وَقْت یا اپنی قُربانی ہو رہی ہو اُس کے پاس

حاضِر رہتے وَقت **ادائے سنّت** کی نیّت ہونی چاہیے اور ساتھ ہی یہ بھی نیّت کرے کہ میں جس طرح آج راہِ خدا میں جانور قربان کررہا ہوں، بوقتِ ضَرورت **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی جان بھی قربان کردوں گا۔ نیز یہ بھی نیّت ہو کہ جانور ذَبْح کرکے اپنے **نفسِ اَمّارہ** کو بھی ذَبْح کررہا ہوں اور آیَندہ **گناہوں** سے بچوں گا۔ ذَبْح ہونے والے جانور پر رَحْم کھائے اور غور کرے کہ اگر اِس کی جگہ **مجھے ذَبْح** کیا جارہا ہوتا اور لوگ تماشا بناتے اور بچّے تالیاں بجاتے ہوتے تو میری کیا کیفیت ہوتی!

ذَبیحہ کو آرام پہنچائیے

حضرتِ سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ تَعَالٰی** نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم کسی کو قتْل کرو تو اَحسن (یعنی بہت اچّھے) طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذَبْح کرو تو اَحسن (یعنی خوب عمدہ) طریقے سے ذَبْح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کرلیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۰۸۰ حدیث ۱۹۵۵) **بوقتِ ذَبْح** رضائے الٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحْم کھانا **کارِثواب** ہے جیسا کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **مجھے** بکری ذَبْح کرنے پر رَحْم آتا ہے۔ فرمایا: "اگر اس پر رَحْم کروگے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر

رَحْم فرمائے گا۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٥ ص ٣٠٤ حديث ١٥٥٩٢)

جانور کو بھوکا پیاسا ذَبح نہ کریں

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذَبْح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذَبْح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔ (بہارِ شریعت جلد٣ ص٣٥٢) یہاں ایک عجیب وغریب حکایت مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکبر فرماتے ہیں: ایک بار میں نے ذَبْح کیلئے بکری لِٹائی اِتنے میں مشہور بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَختِیانی (سَخْ۔تِ۔یانی) قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اِدھر آ نکلے، میں نے چُھری زمین پر ڈال دی اور گفتگو میں مشغول ہوا، دَریں اَثنا بکری نے دیوار کی جڑ میں اپنے کُھروں سے ایک گڑھا کھودا اور پاؤں سے چُھری اُس میں دھکیل دی اور اُس پر مِٹّی ڈال دی! حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَختِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرمانے لگے: ارے دیکھو تو سہی! بکری نے یہ کیا کیا! یہ دیکھ کر میں نے پُختہ عزم کرلیا کہ اب کبھی بھی کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے ذَبْح نہیں کروں گا۔

(حياةُ الحيوان ج٢ ص ٦١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے **مَعاذَاللّٰہ** یہ مُراد نہیں کہ ذَبْح

کرنا کوئی غَلَط کام ہے۔بس اِس طرح کے واقِعات بُزُرگوں کے غلبۂ حال پر مَبنی ہوتے ہیں۔ورنہ مسئلہ یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذَبْح کرنا سنّت ہے۔

بکری چُھری کی طرف دیکھ رہی تھی

سرکارِ ابدقرار،شافِعِ روزِشمار، بِاِذنِ پَرْوَرْدَگار دو عالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک آدمی کے قریب سے گزرے، وہ بکری کی گردن پر پاؤں رکھ کر چُھری تیز کررہا تھااور بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم پہلے ایسا نہیں کرسکتے تھے؟ کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اسے لٹانے سے پہلے اپنی چُھری تیز کیوں نہ کرلی؟'' (اَلْمُستَدرَك لِلحاكم ج ٥ ص ٣٢٧ حديث ٧٦٣٧،اَلسّنَنُ الكُبرى لِلْبَیْهَقِی ج ٩ ص ٧١ ٤ حديث ٩١٤١، مُلْتَقطًا مِنَ الْحَدِیْثَین)

ذَبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذَبْح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچّھے انداز میں لے کر جا۔

(مُصَنَّف عَبدُ الرَّزّاق ج ٤ ص ٣٧٦ حديث ٨٦٣٦)

مکّھی پر رَحْم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا

کسی نے خواب میں حُــجَّۃُ الْاِســلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کو دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ** ؟یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔ (لطائفُ الْمِنَن وَالْاَخلاق لِلشَّعرانی ص۳۰۵)

مکّھی کو مارنا کیسا؟

یاد رہے! مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصولِ نَفْع یا دَفْعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مکّھی یا کسی بھی بے زَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوامخواہ اُس کو بار بار زندہ کُچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلا ضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُمُوماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔

قُربانی میں عقیقے کا حصّہ

قربانی کی گائے یا اُونٹ میں عقیقے کا حصّہ ہوسکتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۴۰)

اجتِماعی قُربانی کا گوشت وَزن کر کے تقسیم کرنا ہو گا

اگر شرکت میں گائے کی قُربانی کی تو ضَروری ہے کہ گوشت وَزْن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ بخوشی ایک دوسرے کو کم زیادہ مُعاف کر دینا کافی نہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِشریعت ج ۳ ص ۳۳۵) ہاں اگر سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں کہ مل کر ہی بانٹیں گے اور کھائیں گے یا شُرَکاء اپنا اپنا حصّہ لینا نہیں چاہتے، ایسی صورت میں وَزْن کرنے کی حاجت نہیں۔

اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے دو حِیلے

اگر شُرَکاء اپنا اپنا حصّہ لے جانا چاہتے ہوں تو وَزْن کرنے کی مَشَقَّت سے بچنے کیلئے یہ **دو حیلے** کر سکتے ہیں: ﴿۱﴾ ذَبْح کے بعد اِس گائے کا سارا گوشت ایک ایسے بالِغ مسلمان کو ہِبہ (یعنی تحفۃً مالِک) کر دیں جو ان کی قربانی میں شریک نہ ہو اور اب وہ اندازے سے سب میں تقسیم کرسکتا ہے ﴿۲﴾ **دوسرا حِیلہ** اس سے بھی آسان ہے جیسا کہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: گوشت تقسیم کرتے وَقْت اس میں کوئی دوسری جِنْس (مَثَلاً کلیجی مغز وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اندازے سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۲۷) اگر کئی چیزیں ڈالی ہیں تو ہر ایک میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا لازمی نہیں۔ گوشت کے

ساتھ صِرْف ایک چیز دینا بھی کافی ہے۔ مَثَلاً تِلّی، کلیجی، سری پائے ڈالے ہیں تو گوشْت کے ساتھ کسی کو تِلّی دیدی، کسی کو کلیجی کا ٹکڑا، کسی کو پایہ، کسی کو سری۔ اگر ساری چیزوں میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا چاہیں تب بھی حَرَج نہیں۔

قُربانی کے گوشت کے تین حصّے

قربانی کا گوشْت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی (یعنی مالدار) یا فقیر کو دے سکتا ہے کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مُسْتَحَب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشْت کے تین حصّے کرے ایک حصّہ فُقَراء کے لیے اور ایک حصّہ دوست واَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰) اگر سارا گوشْت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تین حصّے کرنا صِرْف اِسْتِحْبابی اَمر ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صَرْف (یعنی استعمال) میں کر لے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۲۵۳)

وَصیّت کی قُربانی کے گوشت کا مسئَلہ

مَنّت یا مرحوم کی وصیَّت پر کی جانے والی قُربانی کا سب گوشت فُقَراء اور مساکین کو صَدَقہ کرنا واجِب ہے نہ خود کھائے نہ مالداروں کو دے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۵)

چھ سُوالات وجوابات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 112 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**چندے کے بارے میں سوال جواب**'' صَفُحہ 84 تا 88 سے ''چھ سوالات وجوابات'' مُلاحظہ ہوں۔ یہ ہر ادارے بلکہ ہر مسلمان کیلئے مفید ہی نہیں مفیدترین ہیں۔

چندے کی رقم سے اجتِماعی قُربانی کیلئے گائیں خریدنا

سُــــوال: مذہبی یا فلاحی اِدارے کے **چندے** کی رقم سے **اجتماعی قربانی** کیلئے بیچنے کے واسِطے گائیں خریدی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جــــواب: چندے کی رقم کاروبار میں لگانا جائز نہیں۔ اِس کیلئے چندہ دینے والے سے صَراحۃً یعنی صاف لفظوں میں اجازت لینی ضَروری ہے۔(جو اس کی اجازت دے تو صِرْف اُسی کے چندے کی رقم جائز کاروبار میں لگائی جاسکتی ہے یونہی بِلا اجازتِ مالک اُس کے دیئے ہوئے چندے کی رقم قرض دینے کی بھی اجازت نہیں)

غُرَبا کو کھالیں لینے دیجئے

سُوال: اگر کوئی شخص ہر سال غریبوں کو کھال دیتا ہو، اُس پر **اِنفِرادی کوشِش** کر کے اپنے

مدرَسے یا دیگر دینی کاموں کیلئے **کھال** لینا اور غریبوں کو محروم کر دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر واقِعی کوئی ایسا غریب مُستَحِق آدمی ہے جس کا گزارہ اُسی **کھال** یا زکوٰۃ و فِطرہ پر موقوف ہے تو اب اُس کو ملنے والے اِن عطِیّات کی اپنے ادارے کیلئے ترکیب کر کے اُس غریب کو محروم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ (اور اگر ان غریبوں کا گزارہ کھال وغیرہ پر موقوف نہ ہو تو کھال کا مالِک جس مَصرف میں چاہے دے سکتا ہے مَثَلاً دینی مدرسے کو دیدے) میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اگر کچھ لوگ اپنے یہاں کی کھالیں حاجت مند یتیموں، بیواؤں، مسکینوں کو دینا چاہیں کہ ان کی صورتِ حاجت روائی یہی ہو، اُسے کوئی واعِظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا مدرَسے والا روک کر مدرَسے کیلئے لے لے تو یہ اُس کا **ظُلم** ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَم۔

(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۰۱)

کھالوں کیلئے بے جا ضِد مت کیجئے

سُوال: اگر کوئی شخص اہلسنَّت کے کسی مدرَسے یا کسی غریب مسلمان کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہو اُس کو بِاصرار اپنے اِدارے مَثَلاً **دعوتِ اسلامی** کیلئے کھال دینے پر آمادہ کرنا کیسا؟

جواب: ایسا نہ کرے کہ یوں آپس میں عداوت ومُنافَرت کا سلسلہ ہوگا، فِتنوں، غیبتوں، چغلیوں، بدگمانیوں، الزام تراشیوں اوردل آزاریوں وغیرہ گناہوں کے دروازے کُھلیں گے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفْحَہ 253 پر فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بِلا وجہِ شَرْعی اختِلاف وفِتنہ پیدا کرنا نیابتِ شیطان ہے۔ (یعنی ایسے لوگ اس مُعامَلے میں شیطان کے نائِب ہیں) حدیثِ پاک میں ہے: ''فِتنہ سورہا ہے اُس کے جگانے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

سُنّی مدارِس کی کھالیں مت کاٹئے

سُوال: اگر کوئی کہے کہ میں ہر سال فُلاں سُنّی اِدارے کو **کھال** دیتا ہوں۔ اُس کو یہ سمجھانا کیسا کہ اِس سال ہمارے دینی ادارے مَثَلاً **دعوتِ اسلامی** کو کھال دے دیجئے۔

جواب: اگر وہ صاحِب کسی ایسی جگہ **کھال** دیتے ہیں جو کہ اُس کا صحیح مَصرف ہے تو اُس ادارے کو محروم کرکے اپنی تنظیم کیلئے کھال حاصِل کرلینا اُس اِدارے والوں کیلئے صدمے کا باعِث ہوگا، یوں آپس میں کشیدگی پیدا ہوگی لہٰذا ہر اُس کام سے

اِجتناب کیجئے جس سے مسلمانوں میں باہم رَنجشیں ہوں **مسلمانوں کو نفرت و وَحشت سے بچانا بُہت ضَروری ہے**۔ جیسا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ یعنی **خوشخبری سناؤ اور** (لوگوں کو) **نفرت نہ دلاؤ**۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹)

سُنّی مدرَسے کو کھال خود دے آئیے

سُوال: اگر کہیں **دعوتِ اسلامی** کیلئے کھال لینے پہنچے، اُس نے ایک ہمیں دی اور ایک **کھال** بچا کر رکھتے ہوئے کہا کہ یہ اہلسنّت کے فُلاں دارالعلوم کو دینی ہے۔ آپ آدھے گھنٹے کے بعد معلوم کرلیجئے اگر وہ لینے نہ آئیں تو یہ کھال بھی آپ ہی لے لیجئے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: یہ ذِہن میں رہے کہ قربانی کی کھالیں اِکٹّھی کرنا **دعوتِ اسلامی** کا ''مقصد'' نہیں ''ضَرورت'' ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کا ایک مقصد **نیکی کی دعوت** عام کرنے کی غَرَض سے نفرتیں مٹانا اور مسلمانوں کے دلوں میں مَحَبَّتوں کے چَراغ جَلانا بھی ہے۔ تمام **سُنّی ادارے** ایک طرح سے **دعوتِ اسلامی** ہی کے ادارے ہیں اور **دعوتِ اسلامی** تمام **سُنّی اداروں** کی اپنی اپنی اور اپنی سنّتوں بھری تحریک

ہے۔ مُمکِنہ صورت میں **اچّھی اچّھی** نِیّتیں کر کے آپ خود اُس سُنّی دارُالعُلوم کو **کھال** پہنچا دیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا دل بھی خوش کرنے کی سعادت حاصِل ہوگی۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **"فرائض کے بعد سب اَعمال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔"**

(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹)

اپنی قربانی کی کھال بیچ دی تو؟

سُوال: کسی نے اپنی قربانی کی **کھال** بیچ کر رقم حاصِل کر لی اب وہ **مسجِد میں** دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: یہاں نیّت کا اعتِبار ہے۔ اگر اپنی **قربانی کی کھال** اپنی ذات کیلئے رقم کے عِوَض بیچی تو یوں بیچنا بھی ناجائز ہے اور یہ رقم اِس شخص کے حق میں **مالِ خَبیث** ہے اور اِس کا صَدَقہ کرنا واجِب ہے لٰہذا کسی شَرعی فقیر کو دیدے۔ اور توبہ بھی کرے اور اگر کسی کارِ خیر کیلئے مَثَلاً **مسجِد** میں دینے ہی کی نیّت سے بیچی تو بیچنا بھی جائز ہے اور اب **مسجِد** میں دینے میں کوئی حَرَج (بھی) نہیں۔

قصّاب کیلئے 20 مَدَنی پھول

﴾1﴿ پہلے کسی ماہر گوشت فروش کی نگرانی میں ذَبْح وغیرہ کا کام سیکھ لے کہ اُس ناتجرِبہ کار کیلئے یہ کام جائز نہیں جس کی وجہ سے کسی کے جانور کے گوشت اور کھال وغیرہ کو عُرف و عادت (یعنی عام معمول اور دستور) سے ہٹ کر نقصان پہنچتا ہو۔

﴾2﴿ ماہر گوشت فروش کو بھی چاہئے کہ جلد بازی یا لا پرواہی کے سبب کھال میں عُرف و عادت سے زائد گوشت نہ لگا رہنے دے، اِسی طرح چھیچھڑے اُتارنے میں بھی احتِیاط سے کام لے کہ اِس میں خوامخواہ بوٹی اور چربی نہ چلی جائے۔ نیز کھائی جانے والی ہڈّیاں وغیرہ بھی پھینکنے کے بجائے ٹکڑے بنا کر گوشت ہی میں ڈال دے اور ماہر گوشت فروش کو بھی عُرف و عادت سے ہٹ کر گوشت یا کھال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

﴾3﴿ بَقَرہ عید میں عُموماً بڑے جانور کا بھیجا اور زَبان وغیرہ نکال کر سِری کا بقیّہ حصّہ اور پائے کے کُھر پھینک دیئے جاتے ہیں، اِسی طرح بکرے کے سِری پائے کے بھی کھائے جانے والے بعض اجزا خوامخواہ ضائع کر دیئے جاتے ہیں ایسا نہ کیا جائے اگر خود کھانا نہیں چاہتے تو کسی غریب مسلمان کو بُلا کر احترام کے ساتھ دیجئے کہ اِس طرح کے کافی افراد ان دنوں گوشت اور چربی وغیرہ کی تلاش میں

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

پھر رہے ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ بڑے جانور کے سِری پائے مکمَّل چمڑے سمیت اصل کھال سے جدا کر لینے کی وجہ سے کھال کی قیمت میں کمی آتی ہے۔

﴿4﴾ عام دنوں میں پونچھ کا گوشت دوسرے گوشت کے ساتھ وَزْن میں بیچا جاتا ہے جبکہ قربانی کے جانور کی پونچھ عُموماً کھال میں ہی جانے دیتے ہیں اس سے اِس کا گوشت ضائع ہو جاتا ہے، بلکہ بڑے جانور میں سے بعض اوقات کھال سمیت پونچھ کاٹ کر پھینک دیتے ہیں، یہ طریقہ بھی غَلَط ہے، اِس طرح کرنے سے کھال کی قیمت میں بھی کمی آتی ہے۔

﴿5﴾ جن ملکوں میں کھال کام میں لے لی جاتی ہے(مَثَلاً پاک و ہند میں) وہاں عُرف سے ہٹ کر خوامخواہ ایسی جگہ ''کٹ'' لگا دینا جائز نہیں جس سے کھال کی قیمت میں کمی آ جائے۔ گوشت فروشوں کو چاہیے کہ جس طرح اپنے ذاتی جانور کی کھال سنبھال سنبھال کر اُدھیڑتے ہیں، دوسروں کے مُعاملے میں بھی اِسی طرح کریں۔

﴿6﴾ دُنبے کی چکّی کی کھال اُدھیڑنے میں اِس بات کا خیال رکھئے کہ چربی کھال میں باقی نہ رہے۔

﴿7﴾ چھیچھڑے اور چربی ایک طرف جَمْع کر کے آخر میں چھیچھڑوں کی آڑ میں چربی بھی اُٹھا

لے جانا **دھوکا** اور **چوری** ہے۔ پوچھ کر بھی نہ لیں کہ "سُوال" ہے اور بِلا حاجتِ شَرْعی سُوال جائز نہیں ۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص حاجت کے بِغیر لوگوں سے سُوال کرتا ہے وہ منہ میں انگارے ڈالنے والے کی طرح ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۲۷۱ حدیث ۳۵۱۷)

﴿8﴾ بسا اوقات قربانی کے جانور میں سے بوٹی کا بہترین گول لوتھڑا چپکے سے ٹوکری میں سَرکا لیا جاتا ہے یہ صاف صاف **چوری** ہے۔ بِلا اجازت شَرْعی مانگ کر لینا بھی دُرُست نہیں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:"جو مال میں اِضافے کے لئے لوگوں سے سُوال کرتا ہے وہ انگارے مانگتا ہے، اب اس کی مرضی ہے کہ انگارے کم جَمع کرے یا زیادہ۔" (مُسلِم ص ۵۱۸ حدیث ۱۰۴۱) ہاں اگر لوگوں میں گوشت بانٹا جا رہا ہے اور گوشت فروش نے بھی لینے کیلئے ہاتھ بڑھا دیا تو حَرَج نہیں۔

﴿9﴾ گوشت کا ہر وہ حصّہ جو عام دنوں میں اِستِعمال میں لیا جاتا ہے، قربانی کے دنوں میں بھی کام میں لیا جائے۔ پھیپھڑے اور چربی وغیرہ کے ٹکڑے کر کے گوشت کے ساتھ تقسیم کر دینا مُناسب ہے، اِس طرح کی چیزوں کو پھینکا نہ جائے اگر خود کھانا یا گوشت کے ساتھ تقسیم کرنا نہیں چاہتے تو یوں بھی ہوسکتا ہے کہ جو ضَرورت مند لینا چاہے اُسے بلا کر دے دیا جائے یا کسی کے حوالے کر دیا جائے کہ کسی ضَرورت مند کو دے دے بلکہ احتِیاط اسی میں ہے کہ خود ہی کسی مسلمان کے حوالے کر

دیجئے۔ یہ مسئلہ یاد رہے کہ غیر مسلم بھنگیوں وغیرہ کو کھال تو کیا ایک بوٹی بھی قربانی کے گوشْت میں سے دینا جائز نہیں۔

﴿10﴾ اگر جانور کے گلے میں رسی، نَتھ، چمڑے کا پٹّا، گُھنگرو، ہار وغیرہ ہے تو ان سب کو چُھری سے جُوں توں کاٹ کر نہیں بلکہ قاعدے کے مطابِق کھول کر نکال لینا چاہئے تاکہ ناپاک نہ ہوں۔ بِغیر نکالے ذَبْح کرنے کی صورت میں یہ چیزیں خون آلود ہو جاتی ہیں اور مسئلہ یہ ہے کہ بِلا حاجت کسی پاک چیز کو قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ناپاک کرنا **حرام** ہے۔ بِالفرض ناپاک ہو بھی جائیں تب بھی ان کو پھینک نہ دیا جائے، پاک کر کے خود استِعمال میں لائیں یا کسی مسلمان کو دیدیں۔ یاد رکھئے! تَضْیِیعِ مال (یعنی مال ضائع کرنا) حرام ہے۔

﴿11﴾ چُھری پھیرنے سے قبل جانور کے گلے کی کھال نرم کرنے کیلئے اگر پاک پانی کے برتن میں ناپاک خون والا ہاتھ ڈال کر چُلّو بھرا تو چُلّو کا اور اُس برتن کا تمام پانی ناپاک ہو گیا۔ اب یہ پانی گلے پر مت ڈالئے۔ اِس کا آسان سا حل یہ ہے کہ جن کا جانور ہے اُسی سے کہئے وہ پاک صاف پانی کا گلاس بھر کر اپنے ہاتھ سے جانور کے گلے پر ڈالئے مگر یہ احتیاط کی جائے کہ گلاس سے پانی ڈالنے یا چھڑکنے کے دوران بیچ میں نہ کوئی اپنا خون آلود ہاتھ ڈالئے نہ ہی پانی والے گلے پر خون والا ہاتھ ملے یہ بات صرف قربانی کیلئے خاص نہیں، جب بھی ذَبْح کریں اِس کا

خیال رکھئے۔

﴾12﴿ ذَبْح کے بعد خون آلود چُھری اور اُسی خون سے لِتھڑے ہوئے ہاتھ دھونے کیلئے پانی کی بالٹی میں ڈالدینے سے چُھری اور ہاتھ پاک نہیں ہوتے اُلٹا بالٹی کا سارا پانی بھی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اکثر اِسی طرح کے ناپاک پانی سے کھال اُدھیڑنے میں بھی مدد لی جاتی ہے اور یِہی پانی گوشْت کے اندرونی حصّے میں جمع شدہ خون دھونے کیلئے بھی بہایا جاتا ہے گوشت کے اندر کا خون پاک ہوتا ہے مگر ناپاک پانی بہانے کے سبب یہ نقصان ہوتا ہے کہ یہ ناپاک پانی جہاں جہاں سے گزرتا ہے گوشت کے پاک حصّے کو بھی ناپاک کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا مت کیجئے۔

﴾13﴿ اَجیر گوشت فروش کیلئے یہ ضَروری ہے کہ بَقَرہ عید کے عُرف و عادت (یعنی دستور) کے مطابِق قُربانی کے گوشْت کی بوٹیاں بنا کر دے۔ بعض قصّاب جلد بازی کے سبب گوشْت کے بڑے بڑے ٹکڑے بناتے، نلیاں بھی صحیح سے توڑ کر نہیں دیتے اور سِری پائے بھی ثابِت چھوڑ کر چل دیتے ہیں، ایسا نہ کیا کریں۔ اِس طرح قربانی کروانے والے سخت آزمائش میں آجاتے ہیں اور بسا اوقات سِری پائے وغیرہ پھینکنے پڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگ صَبْر کرنے کے بجائے قصّاب کو بُرے بُرے اَلْقاب اور گالیوں سے نوازتے اور خوب گناہوں بھری باتیں کرتے ہیں۔ ہاں، اِجارہ کرتے وَقْت قصّاب نے کہہ دیا ہو کہ سِری پائے بنا کر نہیں

دوں گا تو اب ثابت چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

﴿14﴾ بعض قصّاب حِرص کے سبب بَہُت زیادہ جانور "بُک" کر لیتے ہیں اور ایک جگہ چُھری پھیر کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں، پھر اُدھر گلا کاٹ کر پہلی جگہ واپَس آ کر کھال اُدھیڑنے لگتے ہیں اور اب دوسری جگہ والے "انتظار" کی آگ میں سُلگتے ہیں۔ اِس طرح لوگ بَہت تکلیف میں آتے، باتیں بناتے، قصّاب کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور پھر کئی گناہوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ قصّابوں کو چاہئے کہ کام اُتنا ہی لیں جتنا سلیقے کے ساتھ کر سکیں اور کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

﴿15﴾ قصّاب کو چاہئے کہ گوشت بناتے وَقت حرام اَجزا جُدا کر کے پھینک دے۔ جسے گوشت کھانا ہو اُس پر ذبیحہ کی **حرام** چیزوں کی شناخت فرض اور **مکروہِ تحریمی** اجزا کی پہچان واجِب ہے تا کہ گناہوں بھری چیزیں نہ کھا ڈالے۔ (گوشت کے نہ کھائے جانے والے اجزا کا بیان آگے آ رہا ہے)

﴿16﴾ گوشت فَروش کو چاہئے کہ قربانی کے دنوں میں پیسے کمانے کی حرص کے سبب شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 100 جانور غَلَط سلط کاٹ کر اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے شریعت کے مطابِق بے شک صِرْف ایک ہی جانور کاٹے، **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** دونوں جہانوں میں اِس کی خوب برکتیں پائے گا کہ پیسوں کے لالچ میں جلد بازی کی وجہ سے اِس کام میں بسا اوقات بَہُت

سارے گناہ کرنے پڑ جاتے ہیں۔

﴿17﴾ بعض گوشت فروش بیچنے کے بڑے (اور چھوٹے) جانور کی کھال اُتار لینے کے بعد گوشت کے اندر موجود دل میں کٹ لگا کر اُس میں یا خون کی بڑی نس میں پائپ کے ذَرِیعے پانی چڑھاتے ہیں، اِس طرح کرنے سے گوشت کا وَزْن بڑھ جاتا ہے۔ اِس طرح کا گوشت دھوکے سے بیچنا بھی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بعض مُرغی کا گوشت بیچنے والے ذَبْح کے بعد مُرغی کے پَر اُتار کر پیٹ کی صفائی کر کے صِرف دل اُس میں لگا رہنے دیتے اور اُس مرغی کو تقریباً 15 مِنَٹ کیلئے پانی میں ڈال دیتے ہیں، اِس طرح اِس کے گوشت کا وَزْن تقریباً 150 گرام بڑھ جاتا ہے۔ ذَبْح شُدہ کمزور بکرے کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اُس کی بونگ کے ذَرِیعے گوشت میں منہ سے ہوا بھر کر گوشت کو پُھلا دیتے ہیں، گاہک گوشت لیکر گھر پہنچتا ہے تو ہوا نکل چکی ہوتی ہے اور گوشت کی تہ والی ہڈیاں رہ جاتی ہیں۔ یہ بھی سراسر دھوکا ہے، بالخصوص قربانی کے دنوں میں وَزْن سے بیچے جانے والے زندہ بکروں وغیرہ کو بَیسن (یعنی چنے کا آٹا) کِھلا کر اُوپر خوب پانی وغیرہ پلا کر ان کا وَزْن بڑھا دیا جاتا ہے، ایسے جانور بھی یُوں دھوکے سے بیچنا گناہ ہے۔ یاد رکھئے! حرام کمائی میں کوئی بھلائی نہیں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے حرام کا ایک لُقمہ کھایا اُس کی چالیس دن کی نَمازیں قبول نہیں کی جائیں گی اور اس کی دعا چالیس دن تک نامقبول ہوگی۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۳ ص ۵۹۱ حدیث ۵۸۵۳)

مزید ایک روایت میں ہے: ''انسان کے پیٹ میں جب **حرام کا لُقمہ** پڑتا ہے، زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لُقمہ

اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنَّم ہوگا۔''

(مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۱۰)

﴿18﴾ دُرُست کام کرنے میں یقیناً وَقت زیادہ صَرف ہوگا، اِس پر ہوسکتا ہے ہم پیشہ افراد مذاق بھی اُڑائیں مگر اِس پر صَبْر کیجئے، خبردار! کہیں شیطان لڑائی بھڑائی میں اُلجھا کر گناہوں میں نہ پھنسا دے!

﴿19﴾ گوشْت کا جو حصّہ گوبر یا ذَبْح کے وَقْت نکلے ہوئے خون والا ہو جائے، اُس کو جُدا رکھئے اور گوشْت کے مالِک کو بتا دیجئے تاکہ وہ اسے الگ سے پاک کر سکے۔ پکانے میں اگر ایک بھی ناپاک بوٹی ڈالدی تو وہ پوری دیگ کا قورمہ یا بریانی ناپاک کر دے گی اور اس کا کھانا حرام ہو جائے گا۔ (یاد رہے! ذَبْح کے بعد گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر بچا ہوا خون اور گوشْت کے اندر مَثَلاً پیٹ میں یا چھوٹی چھوٹی رگوں میں جو خون رہ جاتا ہے وہ نیز دل، کلیجی وغیرہ کا خون پاک ہوتا ہے۔ ہاں دمِ مَسْفُوح یعنی ذَبْح کے وَقْت جو خون بہ کر نکل چکا وہ اگر کٹے ہوئے گلے وغیرہ کو لگ گیا تو ناپاک کر دے گا)

﴿20﴾ جانور کاٹنے اور کٹوانے والے کو چاہئے کہ آپس میں اُجرت طے کر لیں کیوں کہ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں دَلالۃً (UNDER STOOD) یعنی علامت سے معلوم ہو، یا

صَراحَۃً (یعنی کھلّم کُھلّا، ظاہِراً) اُجرت ثابِت ہو وہاں طے کرنا واجِب ہے۔ ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اِس طرح کہہ دینا: کام پر آ جاؤ دیکھ لیں گے، جو مناسِب ہوگا دیدیں گے، خوش کر دیں گے، خرچی ملے گی وغیرہ الفاظ قَطْعاً ناکافی ہیں۔ بِغیر طے کئے اُجرت لینا دینا گناہ ہے، طے شُدہ سے زائد طَلَب کرنا بھی ممنوع ہے۔ ہاں جہاں ایسامُعاملہ ہو کہ کام کروانے والے نے کہا: کچھ نہیں دوں گا، اُس نے کہدیا: کچھ نہیں لوں گا۔ اور پھر کام کروانے والے نے اپنی مرضی سے دے دیا تو اس لین دَین میں کوئی حَرج نہیں۔

گوشت کے 22 اَجزا جو نہیں کھائے جاتے

فیضانِ سنّت جلد اوّل او پر سے صَفْحہ 405 تا 408 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: حلال جانور کے سب اجزا حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں ﴿1﴾ رگوں کا خون ﴿2﴾ پِتّا ﴿3﴾ پُھکنا (یعنی مَثانہ) ﴿5،4﴾ علاماتِ مادہ ونَر ﴿6﴾ بَیضے (یعنی کپورے) ﴿7﴾ غُدود ﴿8﴾ حرام مَغز ﴿9﴾ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں ﴿10﴾ جگر (یعنی کلیجی) کا خون ﴿11﴾ تلی کا خون

﴿12﴾ گوشت کا خون کہ بعدِ ذَبْح گوشت میں سے نکلتا ہے ﴿13﴾ دل کا خون ﴿14﴾ پِت یعنی وہ زرد پانی کہ پِتّے میں ہوتا ہے ﴿15﴾ ناک کی رَطُوبت کہ بَھیڑ میں اکثر ہوتی ہے ﴿16﴾ پاخانے کا مقام ﴿17﴾ اَوجھڑی ﴿18﴾ آنتیں ﴿19﴾ نُطْفہ[1] ﴿20﴾ وہ نُطْفہ کہ خون ہوگیا ﴿21﴾ وہ (نُطْفہ) کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا ﴿22﴾ وہ کہ (نُطْفہ) پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذَبْح مر گیا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

سمجھدار قصاب بَعض ممنوعہ چیزیں نِکال دیا کرتے ہیں مگر بَعض میں ان کو بھی معلومات نہیں ہوتیں یا بے اِحتیاطی برتتے ہیں۔ لہٰذا آج کل عُمُوماً لاعلمی کی وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکائی اور کھائی جاتی ہیں ان میں سے چند کی نِشاندہی کرنے کی کوشِش کرتا ہوں۔

خون

ذَبْح کے وَقْت جو خون نکلتا ہے اُس کو "دَمِ مَسْفُوح" کہتے ہیں۔ یہ ناپاک ہوتا ہے اس کا کھانا **حرام** ہے۔ بعدِ ذَبْح جو خون گوشت میں رَہ جاتا ہے مَثَلاً گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تلّی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ اگرچِہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا **ممنوع** ہے۔ لہٰذا پکانے سے پہلے صَفائی کر لیجئے۔

مــدینــہ

[1] مَنی

گوشت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے ان کی نگہداشت کافی مشکِل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں **کالی ڈَوری** کی طرح ہو جاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سری پائے اور مُرغی کی ران اور پَر کے گوشت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وَقت ان کو نکال دیا کریں۔ **مُرغی کا دل بھی ثابت نہ پکائیے، لمبائی میں چار چیرے کرکے اِس کا خون پہلے اچّھی طرح صاف کر لیجئے۔**

حرام مغز

یہ سفید ڈورے کی طرح ہوتا ہے جو کہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن کے اندر سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخِر تک جاتا ہے۔ ماہِر قصّاب گردن اور رِیڑھ کی ہڈّی کے بیچ سے دو پر کالے یعنی دو ٹکڑے کرکے **حرام مَغْز** نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر بارہا بے اِحتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بَہُت رہ جاتا ہے اور سالن یا بریانی وغیرہ میں پک بھی جاتا ہے۔ چُنانچِہ گردن، چانپ اور کمر کا گوشت دھوتے وَقت **حرام مغز** تلاش کرکے نکال دیا کریں۔ یہ مُرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی ہوتا ہے، پکانے سے قبل اس کو نکالنا بَہُت مشکِل ہے لہٰذا کھاتے وَقت نکال دینا چاہیے۔

پٹّھے

گردن کی مضبوطی کیلئے اِس کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو لمبے لمبے **پٹّھے**

کندھوں تک کِھچے ہوئے ہوتے ہیں۔ان **پٹّھوں** کا کھانا **ممنوع** ہے۔گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آجاتے ہیں مگر مُرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹّھے بآسانی نظر نہیں آتے، کھاتے وَقْت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکال دیجئے۔

غُدُود

گردن پر، حَلْق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سُرخ اور کہیں مَٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو عَرَبی میں غُدَّہ اور اُردو میں **غُدُود** کہتے ہیں۔ یہ بھی مت کھائیے، پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکال دیجئے۔ اگر پکے ہوئے گوشت میں بھی نظر آجائے تو نکال دیجئے۔

کپُورا

کپُورے کو خُصیَہ، فَوطہ یا بَیْضَہ بھی کہتے ہیں ان کا کھانا **مکروہ تحریمی** ہے۔یہ بیل، بکرے وغیرہ (نَر یعنی مُذَکَّر) میں نُمایاں ہوتے ہیں۔ مُرغے (نَر) کا پیٹ کھول کر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کی اندرونی سطح پر انڈے کی طرح سفید دو چھوٹے چھوٹے بیج نُما نظر آئیں گے یہی **کپُورے** ہیں۔ان کو نکال دیجئے۔**افسوس!** مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل، کلیجی کے علاوہ بیل، بکرے کے کپُورے بھی توے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں غالِباً ہوٹل کی زَبان میں اس ڈِش کو ''کٹا کٹ'' کہا جاتا ہے۔(شاید اس کو ''کٹا کٹ'' اِس لئے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دِل یا کپُورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بُھونتے ہیں اِس سے ''کٹا کٹ'' کی آواز گونجتی ہے)

اَوجھڑی

اَوجھڑی کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے اِس کا کھانا **مکروہِ تحریمی** ہے مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اِس کو شوق سے کھاتی ہے۔

''یَا رسولَ اللہ آپ پرجان قربان'' کے بائیس حُرُوف کی نِسبت سے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنے والے کیلئے 22 نیّتیں اور احتِیاطیں

دوفرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢) ﴿2﴾ ''اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج٤ ص٣٠٥ حدیث٦٨٩٥)

دومَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا (۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اچّھی اچّھی نیّتیں کرتا ہوں ﴿۲﴾ ہر حال میں شَریعت و سنّت کا دامن تھامے رہوں گا ﴿۳﴾ قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے

دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا ﴿٤﴾ کوئی لاکھ بدسُلوکی کرے مگر اظہارِ غصّہ اور ﴿٥﴾ بداَخلاقی سے پرہیز کر کے **دعوتِ اسلامی** کی ناموس وعزّت کی حفاظت کروں گا ﴿٦﴾ قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلا عُذرِ شَرْعی کسی بھی نَماز کی **جماعت** تو کیا **تکبیرِ اولٰی** بھی تَرْک نہیں کروں گا ﴿٧﴾ پاک لباس مع عِمامہ شریف اور تہبند شاپر وغیرہ میں ڈال کر نَمازوں کیلئے ساتھ رکھوں گا (حسبِ ضَرورت بستے وغیرہ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ اِس کی خاص تاکید ہے، کیوں کہ ذَبْح کے وَقْت نکلا ہوا خون نَجاستِ غَلِیظَہ اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے اور کھالیں جمع کرنے والے کا اپنے کپڑے پاک رکھنا انتِہائی دشوار ہے۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 389 پر ہے: ''نَجاستِ غَلِیظَہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نَماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیّتِ اِسْتِخْفاف (یعنی اِس حکمِ شریعت کو ہلکا جان کر) ہے تو **کُفْر** ہوا اور اگر دِرہَم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجِب ہے کہ بے پاک کیے نَماز پڑھی تو مکروہِ تَحریمی ہوئی یعنی اَیسی نَماز کا اِعادہ واجِب ہوا اور قصداً پڑھی تو گُنہگار بھی ہوا اور اگر دِرہَم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے کہ بے پاک کیے نَماز ہوگئی مگر خِلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے'') ﴿٨﴾ مسجِد، گھر، مکتب اور مدرسے وغیرہ کی دَرِیّوں، چٹائیوں، کارپیٹ اور دیگر چیزیں خون آلود ہونے سے بچاؤں گا (وُضو خانے کے لیے فرش یا پائیدان وغیرہ پر بھی خون آلود پاؤں سَمیت جانے سے بچنے اور وُضو کرتے ہوئے خوب اِحتِیاط کرنے کی ضَرورت ہے ورنہ نَجاست کی آلودَگی اور ناپاک پانی کے چھینٹوں

سے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی ناپاک کر ڈالنے کا احتمال رہے گا) ﴿۹﴾ خون آلود بدبودار کپڑوں سَمیت مسجِد میں نہیں جاؤں گا (بدبُو نہ بھی آتی ہو تب بھی ناپاک بدن یا کپڑا یا چیز مسجِد میں لے جانا منع ہے۔ زخم، پھوڑے، کپڑے، عمامے، چادر، بدن یا ہاتھ منہ وغیرہ سے بدبُو آتی ہو تو تب بھی مسجِد کے اندر داخِل ہونا حرام ہے۔ **فیضانِ سنّت** جلد اوّل صَفْحہ نیچے سے 1217 پر ہے: مسجِد کو (بد) **بُو** سے بچانا واجِب ہے وَلٰہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی ماچِس کی تِیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (اِبنِ ماجہ ج۱ ص۴۱۳ حدیث۷۴۸) حالانکہ کچّے گوشْت کی (بد) **بُو** بَہُت **خَفِیف** (یعنی ہلکی) ہے) ﴿۱۰﴾ قلم، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دوں گا (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 4 صَفْحہ 585 پر ہے "پاک چیز کو (بلا اجازتِ شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے") ﴿۱۱﴾ جو دوسرے اِدارے کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہوگا اُس کو بدعَہدی کا مشورہ نہیں دوں گا (آسان طریقہ یہ ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ سارا ہی سال مُتَوَجِّہ رہئے اور خود ہی پَہَل کر کے کھال بُک کروا کر رکھئے) ﴿۱۲﴾ اپنی طے شُدہ کھال اگر کسی سُنّی اِدارے کا آدمی لینے نہیں پہنچا، یا ﴿۱۳﴾ غَلَطی سے میرے پاس آ گئی تو بہ نیّتِ ثواب اُدھر دے آؤں گا ﴿۱۴﴾ جو کھال دے گا ہو سکا تو اُس کو مکتبۃُ المدینہ کا کوئی رسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا ﴿۱۵﴾ نیز اُس کو "شکریہ، جَزَاکَ اللّٰہ" کہوں گا

(**فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ**۔ یعنی جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۸٤ حدیث ۱۹٦۲)) ﴿۱٦﴾ کھال دینے والے پر انفرادی کوشِش کر کے اُس کو سنّتوں بھرے اجتماع اور ﴿۱۷﴾ مَدَنی قافِلوں میں سفر وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ﴿۱۸﴾ بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشِش کروں گا اگر ﴿۱۹﴾ وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے مَدَنی قافِلے کا مسافِر یا ﴿۲۰﴾ مَدَنی اِنْعامات کا عامِل بناؤں گا یا ﴿۲۱﴾ کوئی نہ کوئی مزید مَدَنی ترکیب کروں گا (ذِمّے داران کو چاہئے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹّھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور لنگرِ رسائل وغیرہ کی ترکیب فرمائیں۔ رسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے سے نہیں جُداگانہ ترکیب کرنی ہوگی) ﴿۲۲﴾ دُور و نزدیک جہاں سے بھی کھال اُٹھانے (یا بستہ یا کوئی سا کام سنبھالنے) کا ذِمّے دار اسلامی بھائی حکم فرمائیں گے، بِلا رَدّوکَد اِطاعت کروں گا۔ (یہ نیّتیں بَہُت کم ہیں، علمِ نیّت سے آشنا مزید بَہُت ساری نیّتیں نکال سکتا ہے)

ایک اہم شَرْعی مسئلہ

ہمیشہ قربانی کی کھالیں اور نفلی عطیّات ''**کُلّی اختِیارات**'' یعنی کسی بھی نیک اور جائز

کام میں خرچ کر لئے جائیں اس نیّت سے عنایت فرمایا کریں کیونکہ اگر مخصوص کر کے دیا مَثَلًا کہا کہ: ''یہ **دعوتِ اسلامی** کے مدرَسے کیلئے ہے'' تو اب مسجِد یا کسی اور مدّ (یعنی عنوان) میں اس کا استِعمال کرنا گناہ ہو جائے گا۔ لینے والے کو بھی چاہیے کہ اگر کسی مخصوص کام کیلئے بھی چندہ لے تو اِحتیاطاً کہہ دیا کرے کہ ہمارے یہاں مَثَلًا دعوتِ اسلامی میں اور بھی دینی کام ہوتے ہیں، آپ ہمیں ''**کُلّی اختِیارات**'' دے دیجئے تا کہ یہ رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک اور جائز کام میں خرچ کرے۔ یاد رہے! چندہ دینے والا ''ہاں'' کرے اور وہ چندے یا کھال وغیرہ کا اصل مالِک ہو تو ہی ''اجازت'' مانی جائے گی۔ لہٰذا چندہ یا کھال پیش کرنے والے سے پوچھ لیا جائے کہ یہ کس کی طرف سے ہے اگر کسی اور کا نام بتائے تو اب اس کا ''ہاں'' کرنا مفید نہ ہو گا اصل مالِک سے فون وغیرہ کے ذَرِیعے رابطہ کرے۔ (زکوٰۃ اور فطرہ دینے والے سے کُلّی اختِیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ یہ ''شرعی حیلے'' کے ذَریعے استعمال کیے جاتے ہیں)

عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران ، پرانی سبزی منڈی ، باب المدینہ کراچی، پاکستان فون: 4921389-91

www.dawateislami.net

مَدَنی اِلتجا: قربانی کے تفصیلی مسائل بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحہ 337 تا 353 میں

مُلاحَظہ فرمائیے۔

رقصِ بسمل کی بہاریں تو مِنٰی میں دیکھیں
دلِ خُونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٢١ ذیقعدۃ الحرام ١٤٣٢ھ
18 اکتوبر 2011ء

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةِ

خاموشی اعلٰی درجے کی عبادت ہے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی حدیث٥١٥٨)

Go To Index

پہلے کلیجی تناوُل فرماتے

سیّدُ الْمُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عیدِقُربان کے دن کچھ نہ کھاتے تھے، جب تک (عید کی نَماز پڑھ کر) واپَس تشریف نہ لے آتے پھر اپنی قُربانی سے (گوشت) تناوُل فرماتے۔[1] دوسری رِوایت میں ہے: اپنی قُربانی (کے گوشت میں) سے کلیجی تناوُل فرماتے۔[2]

عیدِقُربان کی نَماز سے پہلے کھانا کیسا؟

۞ مُسْتَحَب یہ ہے کہ عیدِقُربان کے دن سب سے پہلے قُربانی کا گوشت کھائے[3] ۞ عیدِقُربان میں مُسْتَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قُربانی نہ کریں اور کھالیا تو مکروہ نہیں۔[4]

مـــدینہ

[1]: مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۹ ص۱۷ حدیث۲۳۰۴۵

[2]: معرفۃ السّنن والآثار للبیھقی ج۳ ص۳۵ حدیث ۱۸۸۶

[3]: البنایۃ شرح الھدایۃ ج۳ ص ۱۲۱ [4]: بہارِشریعت ج۱ ص۷۸۴ ملخّصاً۔

بیان:10

میٹھے بول

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

میٹھے بول[1]

غالِباً شیطان یہ بیان پورا (48صَفَحات) نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ اس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

قَبْر میں سزا کا ایک سبب

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع" میں نقل ہے، حضرتِ سیِّدنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دو چار رہا، مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید

مــــدینه

[1] یہ بیان امیرِاہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے سنتوں بھرے اجتماع (ربیعُ النور شریف ۱۴۳۰ھ۔2009) میں بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ! اتنے میں آواز آئی: **''دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔''** اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اور انہوں نے مجھے **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: **تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔**

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲٦۰ مؤسسة الرّيان بيروت)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے **مدد** کرنے کیلئے قبر

میں جب فِرِشتہ آ سکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گورِ اندھیری میں گھبراؤں گا تنہا — امداد مری کرنے آجانا مرے آقا

روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا — جب نَزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُراسان کے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ''تا تاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وَقت **ہلاکو خان** کا بیٹا تگودار خان بَرسرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر باریش مسلمان **مبلِّغ** کو دیکھ کر اسے مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دم؟'' بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لٰہذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالِق و مالِک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کُتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا

ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے ۔" چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے غیبت وچُغلی ، عیب جوئی اور بد کلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذکرُ اللہ عزوجل سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لٰہذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے **میٹھے بول** تا ثیر کا تیر بن کر تگودار خان کے دل میں پَیوَست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے "زہریلے کانٹے" کے جواب میں اس باعمل مبلِّغ کی طرف سے "خوشبودار مَدَنی پھول" پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا : آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمائیے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگودار خان روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا ، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے۔ آپ کی سَعیِ پیہم نے تگودار خان کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کر دیا! وُہی **تگودار خان** جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج **اسلام کا شیدائی** بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلِّغ** کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

''احمد'' رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلِّغ ہوتو ایسا! اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ **مَدَنی نتائج** برآمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی **زَبان** کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہوجاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ **میٹھی زَبان** ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے تگودار خان جیسے وحشی اور خونخوار انسانِ بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کردیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان اگرچہ بظاہر **گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی** ہے مگر یہ خدائے رحمٰن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ **زَبان** کا دُرُست استِعمال **جنّت** میں داخِل اور غَلَط استِعمال **جہنّم** سے واصِل کرسکتا ہے۔ اگرکوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ **زَبان** سے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰه** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کفر وشرک کی ساری گندگی سے پاک ہوجاتا ہے اس کی **زَبان** سے نکلا ہوا یہ **کَلِمۂ طیِّبہ** اس کے گزَشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے اس **کلمۂ پاک** کے باعِث وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی اِنقِلاب دل کی تائید کے ساتھ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے **کلمے شریف** کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی **زَبان** کا صحیح استِعمال کرنا سیکھ لیں۔ ورسول

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی **مرضی** کے مطابق اگر **زبان** کو چلایا جائے تو جنّت میں گھر تیّار ہو جائیگا۔ اس زبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذکرُ اللہ عزوجل کریں، دُرُود وسلام کا وِرد کریں، خوب خوب **نیکی کی دعوت** دیں تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ **مُکاشَفَۃُ القُلُوب** میں ہے:

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: "میں اس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔" (مکاشفۃُ القلوب ص٤٨ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی بَرکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر **اِنفرادی کوشش** کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی اِن شاءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی **اِنفِرادی کوشش** سے کسی نے گناہوں سے توبہ کرکے سنّتوں بھری زندگی گزارنی شروع کردی پھر تو **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔ آیئے اِس ضِمن میں **اِنفرادی کوشِش** کی ایک **مَدَنی بہار** سنتے چلیں چُنانچِہ شہر قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نو جوان اسلامی بھائی کی تحریر **بالتَّصَرُّف** پیش کرتا ہوں: ''میں اُن دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی عادتِ بد اِس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والِد صاحِب کُجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافِلہ ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں آ پہنچا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھے **درس** میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے **میٹھے بول** نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے **درس** کے بعد انتہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی

روز بعد صَحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہورہا ہے آپ بھی شرکت کرلیجئے۔ ان کے **دَرس** نے مجھ پر بہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کرسکا۔ یہاں تک کہ میں سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان) میں حاضِر ہوگیا۔ وہاں کی رونَقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، اجتماع میں ہونے والے آخری بیان "**گانے باجے کی ہولناکیاں**" سُن کر میں تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عزوجل میں گناہوں سے توبہ کرکے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔ میری **مَدَنی ماحول** سے وابَستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداَخلاق اور خستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقِلاب سے **مُتأثِّر** ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری اُس اکلوتی بہن نے بھی **مَدَنی بُرقع** پہن لیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

عالیہ قادریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور اس انفرادی کوشش کرنے والے میرے مُحسن اسلامی بھائی کے میٹھے بول کی برکت سے مجھ پر **اللہُ** اعظم عزّوجلّ نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے **قرانِ پاک حِفظ** کرنے کی سعادت حاصِل کر لی اور **درسِ نظامی** (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت **دَرَجۂ ثالِثہ** یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے **عَلاقائی قافِلہ ذِمّہ دار** ہوں۔ میری نیّت ہے کہ **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ شَعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۷ھ سے **یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں** میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حِفظ قران ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مغفِرت کی بِشارت

اِس زَبان سے تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

حاصِل کیجئے۔ چُنانچِہ ''روحُ البیان'' میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بَخْش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہرگز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔ (روح البیان ج ۱ ص ۹ داراحیاء التراث العربی بیروت) ملانے کا مزید واضح طریقہ سماعت فرمالیجئے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْ۔ مِلْ۔ حَمْدُ للہِ ربِّ العٰلمین..... (سورۃ پوری کیجئے)

حُوریں پانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تھوڑی سی زَبان چلایئے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم کہہ لیجئے اور جنّت کی حوریں حاصِل کیجئے چُنانچِہ ''رَوضُ الرَّیاحِین'' میں ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی

دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ **حُور** برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنّت میں مجھ جیسی **سو حوریں** عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سوسو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی سوسو کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر سوسو ناظِمائیں (یعنی اِنتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو **جنّت** میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح وشام **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيم** پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۵۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

دیوانے ہو جاؤ!

اِس زَبان کو ہر وَقت ذِکرُ اللّٰہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے، سرکارِ مدینہ قرارِقلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذِکرُاللّٰہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ **دیوانہ** کہنے لگیں۔

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحاکِم ج۲ ص۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفة بیروت)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفٰی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے:

Go To Index

اَللّٰہُ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافِقین تمہیں **ریا کار** کہنے لگیں۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیرُلِلطَّبَرانِیّ ج ١٢ ص ١٣١ حدیث ١٢٧٨٦ داراحیاء التراث العربی بیروت)

دَرَخت لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچِہ ''ابنِ ماجہ'' کی روایت میں ہے، (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستِفسار فرمایا: ''کیا کر رہے ہو؟'' عرض کی: **درخت** لگا رہا ہوں۔ فرمایا: ''میں **بہترین درخت** لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عِوَض (عِ۔وَض۔یعنی بدلے) **جنَّت** میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج ٤ ص ٢٥٢ حدیث ٣٨٠٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللّٰہ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﴿3﴾ لاَ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

﴿4﴾ **اَللّٰہُ اَکْبَر** یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنّت میں **چار درخت** لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر **سُبْحٰنَ اللّٰہ** کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جائیے اور جنّت میں خوب خوب **درخت** لگواتے جائیے۔

عُمر را ضائع مَکُن در گفتگو ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر)

80 برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک اِستِعمال یہ بھی ہے کہ **دُرُود و سلام** پڑھتے رہیئے اور گناہ بخشواتے رہیئے جیسا کہ **دُرِّ مختار** میں ہے: ''جو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے اُسی (80) برس کے گناہ مٹا دے گا۔'' (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۲۸٤ دارالمعرفۃ بیروت)

بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ اِس طرح کہہ دیتے ہیں: ''بِسم اللّٰہ کیجئے!'' ''آ وَ جی بِسم اللّٰہ!'' ''میں نے بِسم اللّٰہ کرڈالی''، تاجِر حضرات جو دن میں پہلا

سودا بیچتے ہیں اُس کو عُمُوماً ''بَونی'' کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ''بِسمِ اللّٰہ'' کہتے ہیں، مَثَلاً ''میری تو آج ابھی تک بِسمِ اللّٰہ ہی نہیں ہوئی!'' جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے: آیئے! آپ بھی کھا لیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ''بِسمِ اللّٰہ'' یا اس طرح کہتے ہیں: ''بِسمِ اللّٰہ کیجئے!'' مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 22 پر ہے کہ ''اِس موقع پر اِس طرح بِسمِ اللّٰہ کہنے کو عُلَماء نے بَہُت **سخت ممنوع** قرار دیا ہے۔'' ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر کھا لیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً **بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بسمِ اللہ کہنا کب کفر ہے

حرام و ناجائز کام سے قبل بِسمِ اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرام قطعی کام سے پہلے بسمِ اللہ پڑھنا کفر ہے چُنانچِہ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے: ''

شراب پیتے وَقْت، زِنا کرتے وَقْت یا جُوا کھیلتے وَقْت بسم اللہ کہنا کُفْر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

کب ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنا گناہ ہے!

یاد رکھئے! زَبان سے ذکر و دُرُود باعثِ اجر و ثواب بھی ہے اور بعض صورَتوں میں ممنوع بھی مَثَلاً ''مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 533 پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وَقت تاجِر کا اِس غَرَض سے **دُرُود شریف** پڑھنا یا سبحٰن اللہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدَگی خریدار پر ظاہر کرے **ناجائز** ہے۔ یُونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیّت سے **دُرُود شریف** پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تا کہ اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں **ناجائز** ہے۔

(رَدُّالْمُحتار ج۲ ص ۲۸۱ دارالمعرفۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی جُزیئے کے پیشِ نظر میں اکثر اسلامی بھائیوں کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ میری آمد پر '' اَللہ اَللہ '' کی صدائیں بلند نہ کیا کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذکرُ اللہ نہیں استِقبال مقصود ہوتا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کھچڑے کو حلیم کہنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک صِفاتی نام **حَلِیم** عَزَّوَجَلَّ بھی ہے لہٰذا کھانے کی چیز کو حلیم کہنا اگرچِہ جائز ہے مگر مجھے (سگِ مدینہ عُفِی عنہ کو) اچّھا نہیں لگتا۔ اِس غذا کو اُردو میں **کِھچڑا** بھی کہتے ہیں لہٰذا حتَّی الوسع میں یِہی لفظ استعمال کرتا ہوں، **تذکرۃُ الاولیا** میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** قُدِّسَ سرُّہُ السّامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کرفرمایا: ''یہ بہُت **لطیف** ہے۔'' غیب سے آواز آئی: ''ہمارا نام **سیب** کیلئے استِعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب سے نکال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے وطن) **بِسطام** (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳٤) دیکھا آپ نے! ''**لَطِیف**'' کا ایک لفظی معنیٰ ''عُمدہ'' بھی ہے مگر چُونکہ ''**لَطِیف**'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام ہے اس لئے سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی کو تَنبیہ کی گئی۔

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

لاکھ گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اگر ہم اپنی زَبان کا دُرُست استعمال کریں تو وقتاً فو قتاً ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں **نور** ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیْمان لِلْبَیْہَقِیّ ج ١ ص ٤١٢ حدیث ٥٦٧ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یادر ہے! تِلاوتِ قرآن، حمد وثنا، مُناجات ودعا، دُرُود وسلام، نعت، خطبہ، درس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکرُ اللہ عزوجل" میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 مِنَٹ بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دے۔ جتنی دیر تک درس دیگا اُتنی دیر کا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بازار میں ذِکرُ اللہ عزوجل کرنے کا ثواب ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت روائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت

سبحٰنَ اللہ عزوجل! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی

بہنیں جو اپنی زَبان کو **نیکی کی دعوت**، سنتوں بھرے **بیان** اور ذکر ودرود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلی دینا بھی **زَبان کا** عظیم الشان استِعمال ہے۔ چُنانچِہ

عِیادت کا عظیمُ الشّان ثواب

شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر **پَچھتّر ہزار ملائِکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فرِشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارِغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک **حج** اور ایک **عمرے** کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے **مریض کی عیادت** کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر **پَچھتّر ہزار ملائکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپَس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹادیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۳ص۲۲۲حدیث ۳۹۶ ٤) جب کسی کا بچّہ بیمار ہوجائے،کوئی بے روزگار یا قرضدار ہوجائے،حادِثے کا شکار ہوجائے،چور یا ڈاکو مال لیکر فِرار ہوجائے،کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہوجائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بیقرار ہوجائے،اَلْغَرَض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہوجائے اُس کی دلجوئی کیلئے زَبان چلانا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ

جنّت کے دو جوڑے

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر،نبیوں کے تاجور،رسولِ انور،مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جوکسی غمزدہ شخص سے تعزِیّت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے

گا اور رُوحوں کے درمِیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزِیَّت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔‘‘

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرَانِیّ ج٦ ص ٤٢٩ حدیث ٩٢٩٢ دارالفکر بیروت)

زَبان مفید بھی ہے مضر بھی

اَلحمدُلِلّٰہ عزوجل زَبان کا صحیح استعمال کرنے کے بے شمار فوائد ہیں اور اگر یہی زَبان اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمان بن کر چلی تو بَہُت بڑی آفت کا سامان ہے۔ مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: انسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان میں ہوتی ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٤ ص ٢٤٠ حدیث ٤٩٣٣)

روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خوشامد کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب

انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء **زَبان** کی خوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: ''ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابَستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٤ ص ١٨٣ حدیث ٢٤١٥ دارالفکر بیروت)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: نَفع نقصان راحت و آرام تکالیف و آلام میں (اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابَستہ ہیں اگر تُو خراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہوگی ہماری عزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ **زَبان** دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچّھائی بُرائی دل کی اچّھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔ (مِراٰۃ ج ٦ ص ٤٦٥)

زَبان کی بے اِحتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فَسادات بر پا ہو جاتے ہیں، اِسی **زَبان** سے اگر مرد اپنی مَدخُولہ بیوی کو

Go To Index

طَلاق طَلاق طَلاق کہہ دے تو طلاقِ مُغَلَّظہ واقِع ہوجاتی ہے، اِسی **زَبان** سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طَیش (یعنی غصّہ) آ گیا تو بعض اوقات قتل و غارَتگری تک نوبت پَہُنچ جاتی ہے۔ اِسی **زَبان** سے کسی مسلمان کو بِلا اجازت شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کردی تو یقیناً اس میں گنہگاری اور جہنَّم کی حقداری ہے۔'' طبرانی شریف'' کی روایت میں ہے، **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے (بِلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۲ ص ۳۸٦ حدیث ۳٦۰۷)

دائمی رضا و ناراضی

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دوجہان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچھی بات بول دیتا ہے اُس کی اِنتِہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے

Go To Index

اللہ کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اسے ملیگا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی انتہا نہیں جانتا اللہ اس کی وجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۲ ص۱۹۳ حدیث ۴۸۳۳، سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج۴ ص۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رب تعالٰی ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ بَہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ **حضرتِ سیِّدُنا علقمہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بَہُت سی باتوں سے بِلال ابنِ حارث (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ (مِراٰۃ ج ۶ ص ۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک

Go To Index

نتائج کا حامل ہوسکتا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً **زبان کا قفلِ مدینہ** لگانے ہی میں عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کرلیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت وچغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بہُت دشوار ہوتا ہے۔ بلکہ بک بک کا عادی بعض اوقات معاذَ اللہ عزوجل **کُفریات** بھی بک ڈالتا ہے!

دل کی سختی کا انجام

اللہُ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور زَبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذِکرُ اللہ سے غافِل رہ کر فُضُول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ **اللہُ غنی** کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۳ ص۴۰٦ حدیث۲۰۱٦)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ **اس کا دل سخت ہے** اس میں حیا نہیں **سختی** وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ **اللہ رسول** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر **کافر** ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٦٤١)

زَبان کچل ڈالی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زیادہ باتیں کرنا بے حد خطرناک ہے۔ کہ معاذَ اللہ عزوجل آدمی بسا اوقات **فُضُول** بولتے چلے جانے کے سبب **کفر** کے غار میں گر سکتا ہے۔ **کاش!** ہم بولنے سے پہلے تولنے کے عادی ہو جائیں کہ ہم جو بولنا چاہتے ہیں اِس میں آخِرت کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر زہے نصیب! بات کرنے کے بجائے اتنی دیر **دُرُود شریف** پڑھ لیں کہ اس طرح آخِرت کا **عظیم** فائدہ حاصل ہو جائے گا!۔ "**اَسرارُ الاولیاء** رحمہم اللہ تعالیٰ" میں ہے:

''حضرتِ سیِّدُ نا حاتم اَصم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی زَبانِ پاک سے ایک مرتبہ ایک فُضول بات نکل گئی، **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نے پشیمان** ہوکر (بے خودی کے عالَم میں) **زَبان کو دانتوں تلے اِس زور سے دبایا کہ خون نکل آیا! اور اس ایک بے کار جُملے کے کفّارے میں بیس برس تک** (بِلا ضَرورت) **کسی سے گفتگو نہیں کی!** (اسرار الاولیاء ص ۳۳ مُلَخَّصاً شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُنہ سے فُضُول بات نکل جائے تو کیا کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُ نا حاتم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے فُضول بات کے صُدُور کے سبب صدمے سے چور ہوکر اپنی زَبان ہی کُچَل ڈالی! یہاں یہ مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ ہوش وحواس میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو اَذِیّت دینے کی شریعت میں اجازت نہیں لہٰذا بُزُرگانِ

دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کے اپنے آپ کو زخمی وغیرہ کردینے کے واقِعات میں یہ تاویل لی جائے گی کہ انہوں نے بے خودی کے عالم میں ایسا کیا کہ" ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے"،بَہر حال یہ اُنہیں کا حصّہ تھا۔ **کاش!** ہم صِرف اتنا ہی کریں کہ فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں بطورِ کفّارہ 12 بار **اللہ اللہ** کہہ لیا کریں یا ایک بار دُرُود **شریف** ہی پڑھ لیں۔اس طرح کرنے سے ہوسکتا ہے کہ شیطٰن ہمیں اس خوف سے فُضول باتیں کرنے پر نہ اُبھارے کہ یہ لوگ کہیں ذکرو دُرُود کا وِرد کر کے مجھے پریشانی میں نہ ڈالدیں! جی ہاں! **مِنہاج العابِدین** میں منقول ہے: شیطٰن کیلئے ذکرُ اللہ عزوجل اتنا تکلیف دِہ ہے جیسے کہ انسان کے پہلو میں **آکِلَہ**۔" (مِنھاجُ العابِدین ص٤٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **مرضِ آکِلہ** ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتأَثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جدا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

فُضُول جملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔کئی اچھے نظر آنے

والے بھی بدقسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آرہے ہیں۔ کاش! ہم صرف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صِرف ضَرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ **یاد رہے!** ''بے فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بَہُت بہتر ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۱۴۳ دار صادر بیروت) غیرضَروری باتیں کرتے کرتے ''گناہوں بھری'' باتوں میں جا پڑنے کا قوی امکان رہتا ہے لہٰذا **خاموشی** ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات بھی کیئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہوجاتا ہے اور اگر جواب میں احتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اِس طرح کے سُوالات ضرورتاً بھی کیئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو **فُضُول** نہ ہوئے۔ اس طرح کے سُوالات کی مثالیں پیشِ خدمت ہیں اگر ضرورت ہے تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندگی یا گناہوں کے

خَدشات سے بچائیے۔ مَثَلاً ﴿1﴾ ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! ﴿2﴾ یار! آج کل دُعا وُعا نہیں کرتے! ﴿3﴾ ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟ ﴿4﴾ یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! ﴿5﴾ یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ ﴿6﴾ کس سال کا ماڈل ہے؟ ﴿7﴾ آپ کے عَلاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ ﴿8﴾ یار! مہنگائی بَہُت زیادہ ہے ﴿9﴾ فُلاں جگہ پر موسِم کیسا ہے؟ ﴿10﴾ اُف! اتنی گرمی! ﴿11﴾ آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے ﴿12﴾ نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! ﴿13﴾ ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! ﴿14﴾ آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عُمُوماً مُتَذَکَّرہ (مُ۔تَ۔ذَک۔کَرَہ) کلمات اور اس طرح کے بے شمار فِقرات بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے بولنے والے کے مُتَعلِّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حسنِ ظن ہی سے کام لیا جائے کہ ہوسکتا ہے جو بات فضول لگ رہی ہے اِس میں قائل کی کوئی مصلحت ہو جو میں نہیں سمجھ سکا۔ بِالفرض وہ سُوال یا جملہ فُضُول بھی ہو تب بھی قائل گنہگار نہیں۔

حج سے لوٹنے والے سے فُضُول سُوالات کی 13 مثالیں

سفرِ مدینہ سے لوٹنے والے حاجیوں سے بھی اکثر دوست اَحباب طرح طرح کے غیر ضَروری سُوالات کرتے ہیں ان کی 13 مثالیں مُلاحَظہ فرمایئے: ﴿1﴾ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ﴿2﴾ بھیڑ تو بَہُت ہوگی! ﴿3﴾ مہنگائی تو نہیں تھی؟ ﴿4﴾ مکان صحیح ملا یا نہیں؟ ﴿5﴾ گھر حَرَم سے دور تھا یا قریب؟ ﴿6﴾ وہاں موسِم کیسا تھا؟ ﴿7﴾ زِیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ ﴿8﴾ روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ ﴿9﴾ کتنے عُمرے کئے؟ ﴿10﴾ مکّے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ ﴿11﴾ مِنیٰ میں آپ کا خیمہ جَمرات سے قریب تھا یا دور؟ ﴿12﴾ مدینے میں کتنے دن ملے؟ ﴿13﴾ مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟ جن سوالات کی مثالیں دی گئیں وہ اگرچِہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے اس کی مصلحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سُوالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرَدُّد میں ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر اِحتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گُناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لٰہذا ''ایک چُپ ہزار سکھ''

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بُرے یا گناہوں بھرے بکواسوں کی چار مثالیں

بعض باتونی لوگ بِلا تحقیق گناہوں اور تہمتوں بھرے جُملے بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اس کی چار مثالیں سنئے: ﴿1﴾ ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا گاؤں) بدمذہب ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (حالانکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا، بڑے بوڑھے، خواتین اور بچّے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) ﴿2﴾ ہمارے سارے ہی سرکاری افسر رِشوَت خور ہیں ﴿3﴾ الیکٹرک سپلائی والے سب کے سب بدمعاش ہیں (معاذ اللہ) ﴿4﴾ حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔

بَقَر عید پر کئے جانے والے فُضُول سُوالات کی 19 مِثالیں

بقرعید کے موقع پر بِغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فُضول سُوالات کی مثالیں مُلاحظہ فرمایئے: ﴿1﴾ ہا گائے لینے کب جائیں گے؟ ﴿2﴾ آج کل تو مَنڈی تیز ہوگئی ہوگی! ﴿3﴾ ہاں بھئی! گائے کتنے میں لائے؟ ﴿4﴾ یار! گائے ہے تو بڑی جاندار! ﴿5﴾ کتنے دانت کی ہے؟ ﴿6﴾ ٹکّر تو نہیں مارتی؟ ﴿7﴾ چلا کر لائے یا سُوزُوکی میں؟ ﴿8﴾ سُوزُوکی والے نے کتنا کرایہ لیا؟ ﴿9﴾ کب کٹے گی؟ ﴿10﴾ قصّاب وقت پر آیا یا نہیں؟ ﴿11﴾ قصاب چُھری

پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا ﴿12﴾ ہاں یار! قَصّاب لوگ لٹکا دیتے ہیں ﴿13﴾ فُلاں کی گائے قَصّاب کے ہاتھ سے چُھوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! ﴿14﴾ ہاں یار! قَصّاب اَناڑی تھا! (اِس جملے میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بداَلقابی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتّہ اگر واقِعی وہ قصاب اَناڑی ہو اور جس کو کہا اس کو اس سے بچانا مقصود ہو تو اِس جملے میں حَرَج نہیں) ﴿15﴾ آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ ﴿16﴾ کتنے میں ملا؟ ﴿17﴾ اوہو! بڑا مہنگا ملا ﴿18﴾ چلتا بھی ہے یا نہیں؟ ﴿19﴾ کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

فون پر کی جانے والی فُضول باتوں کی 5 مثالیں

فون پر بھی اکثر غیر ضَروری سُوالات کی ترکیب رہتی ہے، پانچ مثالیں حاضِرِ خدمت ہیں: ﴿1﴾ کیا کر رہے ہو؟ ﴿2﴾ کہاں ہو؟ ﴿3﴾ گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سُوال ہو گا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ ﴿4﴾ کدھر سے گزر رہے ہو؟ ﴿5﴾ کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ ہاں جو جو سُوال ضرورتاً کیا جائے وہ فُضُول نہیں کہلائے گا مگر بعض سُوالات آدمی کو شرمندہ کر کے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مَثَلاً

فرمانِ مصطَفٰے:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ سوال نمبر1-2-3 کا جواب وہ دُرُست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کررہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔بس کام کی بات وہ بھی حسبِ ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہاں کی عافیّت ہے۔

جھوٹ پر مجبور کرنے والے سُوالات کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سُوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوَّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے **جھوٹ** نکل سکتا ہے اگرچِہ سوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بِلا ضَرورت اِس طرح کے سُوالات سے اِجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسب ہے۔ سُوالات کی 14 مثالیں حاضِر ہیں: ﴿1﴾ ہمارا ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ ﴿2﴾ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ ﴿3﴾ میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ ﴿4﴾ ہمارا گھر آپ کو اچّھا لگا؟ ﴿5﴾ میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ ﴿6﴾ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ ﴿7﴾ میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟

﴿8﴾ میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ ﴿9﴾ میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ﴿10﴾ میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ ﴿11﴾ میں آ کر آپ کی باتوں میں کہیں مُخِل تو نہیں ہو گیا؟ ﴿12﴾ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ ﴿13﴾ آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ ﴿14﴾ میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

سب سے خطرناک ابو الفُضُول

بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: ﴿1﴾ ہاں بھئی کیا سمجھے؟ ﴿2﴾ میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ (البتّہ ضرورتاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تا کہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جا سکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے) ﴿3﴾ کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا! " ﴿4﴾ "میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!" ﴿5﴾ "کیا خیال ہے آپ کا؟" اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر مُرُوَّت میں

ہاں میں ہاں ملا کر بار ہا جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے۔ایسے باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمّت نہ پڑتی ہوتو پھران سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ ان کی گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنّم میں نہ پہنچادے! یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعاذَ اللّٰہ عزوجل کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ''کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟'' کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروادیتے ہیں۔کیوں کہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔اَلعِیاذُ بِاللّٰہ عزوجل

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں

اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

فُضول بات کی تعریف

بات کرنے میں جہاں **ایک لفظ** سے کام چل سکتا ہو وہاں مزید دوسرا لفظ بھی

شامل کیا تو یہ دوسرا لفظ ''فُضُول'' ہے۔ چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''**اِحیاءُ الْعُلُوم**'' میں فرماتے ہیں: اگر ایک کلمے (یعنی لفظ) سے اِس (بات کرنے والے) کا مقصود حاصِل ہو سکتا ہو اور وہ دو کلمے اِستِعمال کرے تو **دوسرا کلمہ** فُضُول ہوگا۔ یعنی حاجت سے زیادہ ہوگا اور جو لفظ حاجت سے زائد ہے وہ **مذموم** ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۱۴۱) اگر ایک لفظ سے مقصود حاصِل نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں دو یا حسبِ ضَرورت جتنے بھی الفاظ بولے گئے وہ **فُضُول** نہیں۔ بہر حال **فُضُول بات** اُس کلام کو کہا جائے گا جو بے فائدہ ہو۔ **ضَرورت، حاجت** یا **مَنفَعَت** ان تینوں دَرجوں میں سے کسی بھی ''دَرَجے'' کے مطابِق جو بات کی گئی وہ **فُضُول** نہیں اور بعض اوقات **زینت** کے دَرَجے میں کی جانے والی گفتگو بھی **فُضُول** نہیں ہوتی مَثَلاً اَشعار، بیان یا مضمون میں تحسینِ کلام (یعنی بات میں حُسن پیدا کرنے) کیلئے حسبِ ضَرورت **مُقَفّٰی و مَسَجَّع** (یعنی قافیے دار) الفاظ اِستِعمال کئے جاتے ہیں یہ بھی **فُضُول** نہیں کہلاتے۔ کبھی مخاطَب (یعنی جس سے بات کی جارہی ہے اُس کے) **تَفَہُّم** (تَ۔فَ۔ہُم) یعنی سمجھنے کی صلاحیّت کو

مدِّنظر رکھتے ہوئے بھی ضَرورتاً الفاظ کی کمی اور زیادَتی کی صورت بنتی ہے۔ جو کہ **فُضُول** نہیں **تَفْہِیم** (تَف۔ہِیم) یعنی سمجھانے کے اعتِبار سے لوگوں کی تین قِسمیں کی جاسکتی ہیں ﴿1﴾ انتہائی ذِہین ﴿2﴾ **مُتَـوَسِّـط** یعنی درمیانے دَرَجے کا ذِہین ﴿3﴾ غَبی یعنی کُند ذِہن۔ جو ''اِنتہائی ذِہین'' ہوتا ہے وہ بعض اوقات صِرف ایک **لفظ** میں بات کی تہ تک جا پہنچتا ہے جبکہ درمیانے دَرَجے کی سمجھ رکھنے والے کو بغیر خُلاصے کے سمجھنا دُشوار ہوتا ہے، رہا کُند ذِہن تو اس کو بَسا اوقات دس بار سمجھایا جائے تب بھی کچھ پلّے نہیں پڑتا۔ مُخاطَبین کی اِس تقسیم کے مطابِق یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جو **ایک لفظ** میں بات سمجھ گیا اُس کو اگر اُسی بات کیلئے دوسرا لفظ بھی کہا تو یہ **دوسرا لفظ** فُضُول قرار پائے گا، اِسی طرح درمِیانی عَقل والا اگر 12 الفاظ میں سمجھ پاتا ہے تو اُس کے سمجھ جانے کے باوُجُود اُسی بات کا 13 واں یا اِس سے زائد جو لفظ بلا مَصلحت بولا گیا وہ **فُضُول** ٹھہرے گا اور رہا کُند ذِہن کہ اگر 100 الفاظ کے بِغیر بات اِس کے ذِہن میں نہیں بیٹھتی تو یہ 100 الفاظ بھی چُونکہ ضَرورت کی وجہ سے بولے گئے لہٰذا **فُضُول گوئی** نہیں کہلائیں گے۔

بَہر حال جتنے الفاظ میں مقصود حاصِل ہو جاتا ہے اُس سے اگر ایک لَفظ بھی زائِد بولا گیا تو وہ **فُضُول** ہے۔ ہاں وہ کلام جو کہ جائز حق ہے مگر **بے فائدہ** ہے اُس کا "ایک لفظ" بولنا بھی **فُضُول** ہی ٹھہرے گا اور اگر وہ بات **ناجائز** ہے تو اس کا "ایک لفظ" بولنا بھی **ناجائز و گناہ** قرار پائیگا۔

جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھتا ہو

یہ تفصیل سُن کر ہوسکتا ہے کہ ذہن میں آئے کہ فُضُول بات سے بچنا بے حد دُشوار ہے۔ ہمّت مت ہاریئے، کوشش جاری رکھئے زبان کا **قفلِ مدینہ** لگانے (یعنی خاموشی) لگانے کی عادت بنانے کیلئے ممکنہ صورت میں کچھ نہ کچھ اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کی ترکیب بنایئے کہ نیّت صاف منزل آسان۔ مَقولہ ہے: اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہ یعنی کوشش کرنا میرا کام اور پورا کرنے والا **اللہ** عزوجل ہے۔ **خاموشی** کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی حدیثِ پاک کو حِفظ کرلیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل کافی سَہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ مبارکہ یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے:''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کرے یا **خاموش** رہے۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج٤ ص١٠٥ حدیث ٦٠١٨ دارالکتب العلمیة بیروت)

نِرالے فُضول گو

بعض لوگ خود تو فُضُول گو ہوتے ہی ہیں دُوسروں کو بھی دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرتے ہیں! غور فرمالیجئے کہ نادانِستہ طور پر یہ غَلَطی کہیں آپ سے بھی تو سرزد نہیں ہو جاتی! دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرنے کی صورت یہ ہے: مَثَلاً **زَید** کچھ بات کہتا ہے تو **بکر** سمجھ لینے کے باوُجُود چَو نکنے کے انداز میں سُوالیہ انداز میں سراُوپر اٹھا کر اشارہ کرتا ہے اور اکثر منہ سے سُوالیہ انداز ہی میں نکلتا ہے ''ہوں''؟ جی؟ (ہیں؟ کیا؟) اِس طرح ''جی؟'' یا ''ہیں؟'' اس کے جواب میں **زَید** کو اپنی بات خواہ مخواہ دُہرانی پڑتی ہے۔ **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنۡہُ کو چُونکہ بعض لوگوں کی اِس عادت

کا تجرِبہ ہے اس لئے مُخاطَب کے ''ہیں ہوں'' کہنے پر اپنی بات دُہرانے کے بجائے اکثر خاموشی اختیار کر لیتا ہے اور عُمُوماً نتیجۃً یہی بات سامنے آتی ہے کہ مُخاطَب (یعنی جس سے بات کی ہے وہ) سمجھ چُکا تھا! فُضُول عادتیں نکالنے کیلئے خوب جِدّ و جُہد کرنی پڑیگی، صِرف ایک آدھ بیان سُن کر یا (تحریر پڑھتے ہی) اس طرح کی عادت نکل جائے اِس کی اُمّید نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ خوب غور و فِکر کیجئے اور اپنے آپ کو ذِہنی طور پر تیّار فرمائیے کہ کسی کی بات سُن کر ایک دم سے ''ہیں؟'' کیا؟'' وغیرہ نہیں کہا کروں گا پھر بھی بُھول ہو جائے تو اپنا اِحتِساب کیجئے۔

گفتگو کا جائزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی بات چیت کی احتیاطیں مُلاحظہ فرمائیے: چُنانچہ ''**مِنھاجُ العابدین**'' میں ہے: ایک بار حضرتِ

سیِّدُ نا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اورسُفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ملاقات ہوئی۔انہوں نے آپس میں گفتگو کی اور پھر دونوں روئے پھر سیِّدُ نا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اے ابوعلی (یہ حضرتِ سیِّدُ نا فُضَیل کی کنیت ہے) ''میں آج کی اس صحبت سے بَہُت ثواب کی اُمّید رکھتا ہوں۔'' سیِّدُ نا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میں آج کی اس صحبت سے بَہُت خوفزدہ ہوں۔'' سیِّدُ نا سُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: کیوں؟ سیِّدُ نا فضیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو آراستہ نہیں کررہے تھے؟ کیا ہم تکلُّف میں مبتَلا نہیں تھے؟ سیِّدُ نا سُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ سُن کر رو پڑے۔ (مِنھاجُ الْعابِدِین ص ٤٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے۔ان نیک بندوں کی ملاقات رضائے الٰہی عزوجل کیلئے اوران کی بات چیت خالص اسلامی ہوا کرتی تھی۔مگران کا خوفِ خدا عزوجل ملاحظہ فرمائیے! دونوں اولیائے کرام رَحِمَھُما اللّٰہُ السّلام اس ڈر سے رورہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تو نہیں ہوگئی۔

کہیں ہم فُضُول یا بِلا وجہ خوبصورت جملے تو نہیں بول گئے! اِس سے وہ لوگ درس حاصِل کریں جو اپنی معلومات کا لوہا منوانے کیلئے بطورِ ریاکاری اُردو میں بات کرتے وقت عَرَبی، فارسی اور انگلش کے مشکِل لفظوں، مُحاوَروں اور مُقَفّٰی جملوں کا بکثرت استِعمال کرتے ہیں۔

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص اس مقصد کے لئے بات کا ہیر پھیر سیکھے کہ اس کے ذَرِیعے مَردوں یا لوگوں کے دل پھانس لے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ بروزِ قیامت نہ اس کے فرض قبول فرمائے نہ نفل۔" (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ٤ ص ٣٩١ حدیث ٥٠٠٦ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: صَرْفُ الْکَلَامِ (یعنی باتوں میں ہیر پھیر) سے مُراد یہ ہے کہ تحسینِ کلام میں (یعنی کلام میں حُسن پیدا کرنے کیلئے) جھوٹ، کِذب بیانی بطورِ ریاکاری کی جائے

اور اِلتباس وابہام (یعنی یکسانیّت کا شبہ) پیدا کرنے کے لیے اس میں ردّ و بدل کرلیا جائے۔ (اشعة اللّمعات ج٤ ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاةُ الْمَصابِیح ،ج١ ص٥٥ حدیث ١٧٥ دارالکتب العلمیة بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”مدینے کی حاضِری“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ” بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداؤد، ج٤ص٤٢٠ حدیث٥٠٩٥) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شامِلِ حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ (اَیضاً حدیث٥٠٩٦) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں

Go To Index

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کوسلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الِاخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم ومَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کوسلام کیجئے ﴿4﴾ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آ سکتا

Go To Index

ہوں ؟ ﴿7﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہیے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے اِنتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے ﴿12﴾ واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ طرح طرح

کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان: 11

خاموش شہزادہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (48 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اگر زَبان کی اِحتِیاط کی عادت نہ ہوئی تو دل خوفِ خُدا سے زندہ ہونے کی صورت میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رو پڑیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، مَحْبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ذِکرِ اِلٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا فَقْر (یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَہزادے نے یکایک چُپ سادھ لی۔ بادشاہ اور وُزَرا اور تمام درباری حیران

---

۱ یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۹ جمادی الاخری ۱۴۳۲ھ/12-5-11) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

ہیں کہ آخِر اس کو ہوکیا گیا ہے جو بولتا نہیں! سب نے کوشش کر دیکھی لیکن شہزادہ خاموش تھا خاموش ہی رہا۔ خاموشی کے باوُجُود شہزادے کے مَعمولات میں کوئی فَرق نہیں آیا۔ ایک دن **خاموش شہزادہ** اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پرندوں کا شکار کھیلنے چلا۔ کمان پر تیر چڑھائے ایک گھنے دَرَخت کے نیچے کھڑا اُس میں پَرَندہ تلاش کر رہا تھا، اتنے میں دَرَخت کے پتّوں کے جُھنڈ کے اندر سے کسی پَرَندے کے بولنے کی آواز آئی، بس پھر کیا تھا، اُس نے فوراً آواز کی سَمت تیر چلا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پَرَندہ زخمی ہو کر گرا اور تڑپنے لگا۔ **خاموش شہزادہ** بے اِختیار بول اُٹھا: پَرَندہ جب تک خاموش تھا سلامت رہا مگر بولتے ہی تیر کا نشانہ بن گیا اور افسوس! اس کے بولنے کے سبب میں بھی بول پڑا!۔

چُپ رہنے میں سَو سُکھ ہیں تو یہ تجرِبہ کرلے
اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی میں اَمْن ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حِکایت من گھڑت ہی سہی مگر یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ باتُونی شَخْص دوسروں کو بولنے پر مجبور کر دیتا، اپنا اور دیگر افراد کا وَقْت برباد کرتا، کئی بار بول کر پچھتاتا اور بارہا پریشانی اُٹھاتا ہے، واقِعی انسان جب تک **خاموش** رَہتا ہے بَہُت ساری آفتوں سے **اَمْن** میں رہتا ہے۔

بَہْرام اور پَرَندہ

کہتے ہیں: بَہْرام کسی دَرَخْت کے نیچے بیٹھا تھا، اُسے ایک پَرَندے کی آواز سنائی دی اور اُس نے اُسے مار گرایا پھر کہنے لگا: زَبان کی حفاظت انسان اور پَرَندے دونوں کے لئے مُفید ہے اگر یہ پَرَندہ اپنی زَبان سنبھالتا تو ہلاک نہ ہوتا۔ (مُستطرف ج ۱ ص ۱۴۷)

خاموشی کی فضیلت پر چار فرامِینِ مصطفٰے

﴿1﴾ مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔(تِرمِذی ج ٤ ص ۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) ﴿2﴾ اَلصَّمْتُ سَیِّدُ الْاَخْلَاق خاموشی اَخلاق کی سردار ہے۔(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۲ ص ۴۱۷ حدیث ۳۸۵۰) ﴿3﴾ اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَۃِ خاموشی اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے۔(اَیضاً حدیث ۳۸۴۹) ﴿4﴾ آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص ۲۴۵ حدیث ۴۹۵۳)

60 سال کی عبادت سے بہتر کی وضاحت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان چوتھی حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شَخْص ساٹھ سال عبادت کرے مگر زِیادہ باتیں بھی کرے، اچّھی بُری بات میں تمیز نہ کرے اِس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں فِکْر بھی ہوئی، اِصلاحِ نَفْس بھی، مَعارِف وحقائق میں اِستِغْراق بھی، ذِکْرِ خَفی کے سَمُندر میں غوطہ لگانا بھی، مُراقَبہ بھی۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٦ ص ۳۶۱ مختصرا)

فالتو باتوں کے چار لرزہ خیز نقصانات

''گپ شپ'' کرنے والے، بات کا بتنگڑ بنانے والے، بلکہ فُضُول بات چُونکہ جائز ہے گُناہ نہیں یہ سوچ کر یا وَیسے ہی جو کبھی کبھار ہی فُضُول باتیں کرتے ہیں وہ بھی فُضُول باتوں کے مُتَعَلِّق حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی کے تــأَثُّـرات (تَ۔اَث۔ثُرات) مُلاحظہ فرمائیں اور اپنے آپ کو فُضُول گفتگو کے اِن چار نقصانات سے ڈرائیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ان چار وُجُوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کی مَذَمَّت فرمائی ہے: ﴿1﴾ فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی زَحْمت نہ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سُوْرَۃُ قٓ، آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: کوئی بات وہ زَبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافِظ تیّار نہ بیٹھا ہو۔

﴿2﴾ یہ بات اچّھی نہیں کہ فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو ﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حُکْم ہوگا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بَرَہْنَہ (بَ۔رَہْ۔نَہ یعنی ننگا) ہوگا، سَخْت پیاسا ہوگا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنَّت میں

جانے سے روک دیا گیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کردی گئی ہوگی، غور تو کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں **فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ** پڑھ کر سنانا کس قدر پریشان کُن ہوگا! (حِساب لگایئے اگر روزانہ صرف 15 مِنَٹ بھی فُضُول باتیں کی ہیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے، بِالْفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اَوسَطاً 15 مِنَٹ فُضُول گفتگو کی تو 187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی **چھ ماہ سے زائد**، تو غور فرمایئے! **قِیامت** کا ہولناک دن جس میں سورج صِرْف ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، ایسی ہوشرُبا گرمی میں مُسَلسَل بلا وقفہ چھ ماہ تک کون ''اعمال نامہ'' پڑھ کر سنا سکے گا! یہ تو صِرْف یومیہ پندرہ مِنَٹ کی فُضُول گوئی کا حِساب ہے۔ ہمارے تو بسا اوقات کئی کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ ''فُضُول گپ شپ'' میں گزر جاتے ہیں، گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں مزید بَرآں) **﴿4﴾** بروزِ قِیامت بندے کو فُضُول باتوں پر مَلامَت کی جائے گی اور اُس کو شَرمِندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا اور وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سامنے شَرم و نَدامت سے پانی پانی ہوجائے گا۔

(مِنہاجُ العابِدین ص ٦٧)

ہر لَفْظ کا کس طَرْح حِساب آہ! میں دوں گا

اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زِیادہ نقصان دِہ چیز

حضرتِ سیِّدُ ناسُفیان بن عبدُاللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک اورنقصان دِہ چیز کسے قرار دیتے ہیں؟ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زَبانِ مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اِسے۔''

(سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ١٨٤ حدیث ٢٤١٨)

بھلائی کی بات کرو یا چُپ رہو

کاش! بُخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک ہمارے ذِہن و دماغ میں راسخ ہو جائے، جس میں یہ بھی ہے: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ ''جو اللہ اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔'' (بُخاری ج ٤ ص ١٠٥ حدیث ٦٠١٨) دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 217 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اللّٰہ والوں کی باتیں'' صَفْحہ 91 پر امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ ناصدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اُس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی نہ ہو۔'' (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ١ ص ٧١) حضرتِ سیِّدُ نا امام سُفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: عبادت کا اوّل خاموشی ہوتی ہے، پھر عِلْم حاصل کرنا، اس کے بعد اسے یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا۔ (تاریخ بغداد ج ٦ ص ٦)

اگر جنَّت درکار ہو تو...

حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمتِ باعَظمت میں لوگوں نے عَرْض کیا: کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس سے جنَّت ملے۔ ارشاد فرمایا: ''کبھی بولو مت۔'' عَرْض کی: یہ تو نہیں ہوسکتا۔ فرمایا: ''اچّھی بات کے سوا زَبان سے کچھ مت نکالو۔''

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۳۶)

اکثر مِرے ہونٹوں پہ رہے ذِکرِ مدینہ

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی ایمان کی سلامَتی کا ذَرِیعہ ھے

جس بدنصیب کی زَبان قینچی کی طرح ہرکسی کی بات کاٹتی چلی جاتی ہوگی، وہ دوسرے کی بات اچّھی طرح سمجھنے سے محروم رہے گا بلکہ باتونی شَخْص کے لیے یہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ بک بک کرتے ہوئے زَبان سے مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کُفْرِیات نکل جائیں۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی ''اِحْیاءُ الْعُلُوم'' میں بعض بُزُرگوں کا قول نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خاموش رہنے والے شَخْص میں دوخوبیاں جَمْع ہوجاتی ہیں ﴿۱﴾ اُس کا دِین سلامت رہتا ہے اور ﴿۲﴾ دوسرے کی بات اچّھی طرح سمجھ لیتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۳۷)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

خاموشی جاہل کا پردہ ہے

حضرتِ سیِّدُ نا **سُفیان بن عُیَیْنہ** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اَلصَّمْتُ زَیْنٌ لِّلْعَالِمِ وَسِتْرٌ لِّلْجَاھِلِ خاموشی عالم کا وَقار اور جاہل کا پردہ ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص ۸۶ حدیث ۴۷۰۱)

خاموشی عبادت کی چابی ہے

حضرتِ سیِّدُ نا اِمام سُفیان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحنّان سے مَرْوی ہے: زیادہ خاموشی عبادت کی چابی ہے۔ (اَلصَّمت مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج۷ ص۲۰۵ رقم۴۳۶)

مال کی حِفاظت آسان ہے مگر زَبان....

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن واسِع عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ النّافِع نے **حضرتِ** سیِّدُ نا مالِک بن دینار علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الغفّار سے فرمایا: انسان کیلئے زَبان کی حِفاظت مال کی حِفاظت سے زیادہ دُشوار ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص ۱۴۴)

افسوس! کہ اپنے مال کی حِفاظت کے مُعامَلے (مُ۔عَا۔مَلے) میں عُمُوماً ہر ایک ہوشیار ہوتا ہے، حالانکہ مال ضائع ہو بھی گیا تو صِرْف دنیا کا نقصان ہے۔ صَد کروڑ افسوس! زَبان کی حِفاظت کی سوچ نہایت کم رہ گئی ہے، یقیناً **زبان کی حِفاظت** نہ کرنے کے سبب دنیا کے نقصان کے ساتھ ساتھ آخِرت کی بربادی کا بھی پورا پورا اِمکان ہے۔

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسادے

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بولنے والا بار ہا پچھتاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ خاموش رہنے میں نَدامت کا امکان بَہُت کم ہے جب کہ موقع بے موقع ''بول پڑنے'' کی عادت سے بارہا SORRY کہنا پڑتا اور مُعافی مانگنی پڑتی ہے یا پھر دل ہی دل میں پچھتاوا ہوتا ہے کہ میں یہاں نہ بولا ہوتا تو اچّھا تھا کیوں کہ میرے بولنے پر سامنے والے کی جِھجک اُڑ گئی، کَھری کَھری سُننی پڑی، فُلاں ناراض ہوگیا، فُلاں کا چِہرہ اُتر گیا، فُلاں کا دل دُکھ گیا۔ اپنا وَقار بھی مَجروح ہوا وغیرہ وغیرہ۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ القَوِی سے مَروی ہے: زیادہ بولنے سے وَقار (دبدبہ) جاتا رہتا ہے۔ (اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ج٧ ص٦٠ رقم ٥٢)

''بول کر'' پچھتانے سے ''نہ بول کر'' پچھتانا اچّھا

سچ ہے، ''بول کر'' پچھتانے سے ''نہ بول کر'' پچھتانا اچّھا اور ''زیادہ کھا کر'' پچھتانے سے ''کم کھا کر'' پچھتانا اچّھا کہ جو بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں پھنستا رہتا ہے اور جو زیادہ کھانے کا عادی ہوتا ہے وہ اپنا **مِعْدہ** تباہ کر بیٹھتا، اکثر **موٹاپے** کا شکار ہو جاتا اور طرح طرح کی بیماریوں کی زَد میں رہتا ہے، اگر جوانی میں اَمراض سے قدرے بچت ہو بھی

گئی تو جوانی ڈھلنے کے بعد بسا اوقات ''سراپا مَرَض'' بن جاتا ہے۔ زیادہ کھانے کے نقصانات اور **موٹاپے کے عِلاج** وغیرہ جاننے کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد اوّل کے باب ''پیٹ کا قُفلِ مدینہ'' کامُطالَعہ فرمائیے۔

گُونگا فائدے میں رَہتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو **نابِینا** فائدے میں رہتا ہے کہ غیر عورَتوں کو گھورنے، اَمْرَدوں پر لذّت بھری نگاہیں ڈالنے، فلمیں ڈِرامے دیکھنے، کسی ''ہاف پینٹ'' والے کے کُھلے گُھٹنے اور رانیں دیکھنے وغیرہ وغیرہ بدنِگاہیوں کے گناہوں سے بچا رَہتا ہے۔ اِسی طرح **گُونگا** بھی زَبان کی بے شُمار آفتوں سے محفوظ رَہتا ہے۔ **امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق** فرماتے ہیں: کاش میں گونگا ہوتا مگر **ذِکْرُ اللہ** کی حد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیّت) حاصل ہوتی۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱۰ ص ۸۷ تحتَ الحدیث ۵۸۲۶)

''اِحْیاءُ الْعُلُوم'' میں ہے: **حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زَبان دراز عورت دیکھی تو فرمایا: اگر یہ **گونگی** ہوتی تو اس کے حق میں بہتر تھا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۴۲)

گھر اَمْن کا گہوارہ کیسے بنے!

پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **میٹھے میٹھے صَحابی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے خُصُوصاً ہماری وہ اسلامی بہنیں دَرْس حاصل کریں جو ہر وَقْت ''لگائی بجھائی'' اور ''تیری میری'' میں مگن رہتیں اور اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانے سے فرصت

نہیں پاتیں۔ اگر اسلامی بہنیں صحیح معنوں میں اپنی زَبان پر ''قُفلِ مدینہ'' لگالیں تو ان کی گھریلو پریشانیاں، رِشتے داروں سے ناچاقِیاں اور ساس بہو کی لڑائیاں وغیرہ بَہُت سارے مسائل حل ہو جائیں اور سارے کا سارا خاندان **اَمْن کا گہوارہ** بن جائے کیونکہ **زیادہ تر گھریلو جھگڑے زَبان کے بے جا اِستِعمال ہی کے سبب ہوتے ہیں۔**

ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا مَدَنی نُسخہ

ساس اگر ڈانٹ ڈَپَٹ کرتی ہو تو ''بہو'' کو چاہیے کہ صِرْف اور صِرْف صَبْر کرے، اپنی ساس کو جواباً ایک لَفْظ بھی نہ کہے اور اپنے **شوہر** کو بھی شکایت نہ کرے، اپنے **میکے** میں بھی کچھ نہ بتائے بلکہ منہ بھی نہ چڑھائے، نیز اپنے بچّوں یا برتنوں وغیرہ پر بھی غصّہ نہ نکالے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کامیابی اس کے قدم چوم لے گی۔ کہا جاتا ہے: ''ایک چُپ سو کو ہَرائے۔'' اِسی طرح اگر کوئی **بہو** اپنی ''ساس'' سے جھگڑا کرتی ہو تو ساس کو چاہیئے کہ بِالکل جوابی کاروائی نہ کرے، صِرْف خاموشی ہی اِختِیار کرے گھر کے کسی فرد حتّٰی کہ اپنے **بیٹے** کو بھی شکایت نہ کرے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کہاوت: ''ایک چُپ سو سُکھ'' کے مطابِق سُکھ چین پائے گی۔ جی ہاں اگر صحیح معنوں میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے اس ''مَدَنی نُسخے'' پر عمل کیا گیا تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جلد ہی ساس بہو کی لڑائی خَتْم ہو جائے گی اور گھر اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا۔** ساس بہو کے جھگڑوں کے عِلاج کیلئے حکمت بھرے مَدَنی پھولوں پر مشتمل V.C.D. ''گھر اَمْن کا گہوارہ کیسے بنے!'' مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کیجئے

یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: WWW.DAWATEISLAMI.NET پر مُلاحظہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس v.c.d. کی بَرَکت سے کئی گھر اَمن کا گہوارہ بن چکے ہیں!

ہے دبدبہ خاموشی میں ہیبت بھی ہے پنہاں
اے بھائی! زباں پر تو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَبان کی خدمت میں درخواست

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب زَبان سیدھی رہے گی اور اس سے اچّھی اچّھی باتوں کا سلسلہ ہو گا تو اس کا فائدہ سارا ہی جِسْم اٹھائے گا اور اگر یہ ٹیڑھی چلی مَثَلاً کسی کو جھڑکا، گالی دی، کسی کی بے عزّتی کر دی، غیبت و چغلی کی، جھوٹ بولا تو بسا اوقات دنیا میں بھی جِسْم کی پٹائی ہو جاتی ہے۔ ہمارے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اور سب سے اچّھے اور **خوش اَخلاق آقا** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصَفا ہے: ''جب انسان صُبْح کرتا ہے تو اُس کے اَعْضا جُھک کر **زَبان** سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تُو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تُو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج۴ ص۱۸۳ حدیث ۲۴۱۵)

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!
اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۲۶)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچّھی بات کرنے کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، مالِکِ کوثر وجنَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جنَّت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہَر اندر سے اور اندر باہَر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اَعْرابی نے اُٹھ کر عَرْض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اُس کے لیے ہیں جو اچّھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، مُتَواتِر روزے رکھے، اور رات کو اُٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نَماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ٢٣٧ حدیث ٢٥٣٥)

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم طویل خاموشی والے تھے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم طویل خاموشی والے تھے۔ (شرحُ السُّنَّة لِلبَغوی ج ٧ ص ٤٥ حدیث ٣٥٨٩)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حُضُورِ اقدس (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی زَبان شریف اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکْر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بِلا ضَرورت کلام نہیں فرماتے تھے۔ یہ ذِکْر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمْر بھر زَبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عُمْر شریف میں ایک بار بھی زَبانِ مبارَک پر

نہ آئے۔ حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سراپا حق ہیں پھر آپ تک باطِل کی رسائی کیسے ہو۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج۸ ص ۸۱)

بولنے اور چُپ رہنے کی دو قِسمیں

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِمۡلَاءُ الۡخَیۡرِ خَیۡرٌ مِّنَ السُّکُوۡتِ وَالسُّکُوۡتُ خَیۡرٌ مِّنۡ اِمۡلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچّھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الۡاِیمان ج ٤ ص ٢٥٦ حدیث ٤٩٩٣) حضرتِ سیِّدُنا علی بن عُثمان ہجویری اَلۡمَعروف **داتا گنج بخش** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''**کَشۡفُ الۡمَحۡجُوب**'' میں فرماتے ہیں: **کلام** (یعنی بولنا) ۲دو طرح کا ہوتا ہے۔ **ایک** کلامِ حق اور **دوسرا** کلامِ باطِل، اِسی طرح **خاموشی** بھی ۲دو طرح کی ہوتی ہے: (۱) **بامقصد** (مَثَلاً فکرِ آخرت یا شَرۡعی اَحکام پر غور وخَوض وغیرہ کیلئے) خاموشی (یعنی چُپ رہنا) (۲) **غفلت بھری** (یا مَعاذَاللہ گندے تصوّرات یا دنیا کے بے جا خَیالات سے بھر پور) خاموشی۔ ہر شَخۡص کو سُکوت (یعنی خاموشی) کی حالت میں خوب اچّھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ اگر اِس کا بولنا حق ہے تو بولنا اُس کی خاموشی سے بہتر ہے اور اگر اُس کا بولنا باطِل ہے تو اُس کی خاموشی اس کے بولنے سے بہتر ہے۔ حُضُور داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ گفتگو کے حق یا باطِل ہونے کے متعلِّق سمجھانے کیلئے ایک **حِکایت** نَقۡل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی بغدادشریف کے ایک مَحَلّے سے گزرتے ہوئے ایک شَخۡص کو سناوہ کہہ رہا تھا: اَلسُّکُوۡتُ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

خَیۡرٌ مِّنَ الۡکَلَامِ یعنی خاموشی بولنے سے بہتر ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے اسے فرمایا: ''تیرے بولنے سے تیرا خاموش رہنا اچّھا ہے اور میرا بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔''

(ماخوذ اَز کشفُ المحجوب ص ۴۰۲)

فُحْش بات کی تعریف

کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں! جو صِرْف اچّھی گفتگو کیلئے ہی **زَبان** کو حَرَکت میں لاتے اور خوب خوب ''نیکی کی دعوت'' لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ افسوس! آج کل لوگوں کی بَہُت ہی کم بیٹھکیں ایسی ہوتی ہوں گی جو فُحْش باتوں سے پاک ہوں حتّٰی کہ مذہبی وَضْع قَطْع کے افراد بھی اس سے بچ نہیں پاتے۔ شاید انہیں یِہی نہیں پتا ہوتا کہ فُحْش بات کسے کہتے ہیں! تو سنئے: **فُحْش بات کی تعریف** یہ ہے: اَلتَّعۡبِیۡرُ عَنِ الۡاُمُوۡرِ الۡمُسۡتَقۡبَحَۃِ بِالۡعِبَارَاتِ الصَّرِیۡحَۃِ یعنی شرمناک اُمور (مَثَلاً گندے اور بُرے مُعامَلات) کا کُھلے الفاظ میں تذکِرہ کرنا۔ (اِحیاءُ الْعلوم ج۳ ص۱۵۱) تو وہ نوجوان جو شَہْوت کی تسکین کی خاطِر خواہ مخواہ شادیوں کی خَلْوَتوں اور پردے میں رکھنے کی باتوں کے قصّے چھیڑتے ہیں، نیز فُحْش یعنی بے حیائی کی باتیں کرنے والے بلکہ صِرْف سن کر دل بہلانے والے، گندی گالیاں زَبان پر لانے والے، بے شرمانہ اِشارے کرنے والے، ان گندے اِشاروں سے لُطْف اندوز ہونے والے اور ''گندی لذّتوں'' کے حُصُول کی خاطر فلمیں ڈِرامے (کہ ان میں عُموماً بے حیائی کی بھر مار ہوتی ہے) دیکھنے والے ایک دل ہِلا

دینے والی رِوایت بار بار پڑھیں اور خوفِ خداوندی سے لرزیں چُنانچِہ

منہ سے خون اور پیپ بہ رہا ہو گا

مَنقول ہے: چار طرح کے جہنَّمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابَین (یعنی درمِیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہونگے، ان میں سے ایک وہ شَخْص کہ اس کے مُنہ سے **خون، پِیپ بہ رہا ہوگا**، جہنَّمی کہیں گے: ''اِس بد بخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟'' کہا جائے گا: ''یہ بدبخت بُری اور خبیث (یعنی گندی) بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہوکر اُس سے لذّت اُٹھاتا تھا جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔'' (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص۱۸۷) غیر عورَتوں یا اَمْرَدوں کے بارے میں آنے والے گندے وَسوسوں پر توجُّہ جمانے، جان بوجھ کر بُرے خَیالات میں خود کو گُمانے اور معاذَ اللہ ''گندی حَرَکت'' کے تصوُّر کے ذَرِیْعے لذّت اُٹھانے والوں کو بیان کردہ رِوایت سے عبرت حاصِل کرنی چاہئے۔

نہ وَسوَسے آئیں نہ مجھے گندے خَیالات
دے ذِہْن کا اور دل کا خُدا! قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کُتّے کی شَکل والا

حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن مَیْسَرہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''فُحْش کلامی

(یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن **کُتّے کی شکل** میں آئے گا۔"

(اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج۹ ص ۱۹۰)

جنّت حرام ہے

حُضُور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ **مُعطّر** پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "اُس شخص پر **جنَّت حرام** ہے جو فُحش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔"

(اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ج۷ ص ۲۰۴ حدیث ۳۲۵)

سات مَدَنی پھولوں کا "فاروقی گلدستہ"

امیرُ الْمُؤمِنین، اِمامُ الْعادِلین، مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین حضرتِ سیِّدُ نا **عُمرفاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ❁ فُضُول گوئی سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے ❁ فُضُول نگاہی یعنی بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنے والے کو خُشوعِ قَلْب (سُکونِ قلبی) ❁ فُضُول طَعام (یعنی ڈٹ کر کھانا یا بِغیر کسی بھوک کے صِرْف لذّت کے لئے طرح طرح کی چیزیں کھانا) چھوڑنے والے کو عِبادت میں لذّت دی جاتی ہے ❁ فُضُول ہنسنے سے بچنے والے کو رُعب و دبدبہ عنایت ہوتا ہے ❁ مذاق مَسْخری سے بچنے والے کو نورِ ایمان نصیب ہوتا ہے ❁ دُنیا کی مَحبَّت سے بچنے والے کو آخِرت کی مَحبَّت دی جاتی ہے ❁ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے سے بچنے والے کو اپنے عیبوں کی اِصلاح کی توفیق ملتی ہے۔

(ماخوذاَز المنبهات ص۸۹)

اے کاش ! ایسا ہو جائے.....

ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ہر مَدَنی ماہ کے پہلے پِیر شریف کو اِس رِسالے کے مُطالَعے کا معمول بنالے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قَلْب میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔ **مَدَنی اِنعام** نمبر 45 اور 46 کے مطابِق عمل زَبان کی حِفاظت کا بہترین ذَرِیْعہ ہے لہٰذا فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے ضَروری گفتگو بھی کم لفظوں میں نمٹائیے نیز کچھ نہ کچھ بات اِشارے سے اور لکھ کر کرنے کی کوشِش کیجئے اور فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً ایک یا تین بار دُرُود شریف پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

ایک صَحابی کے جنّتی ہونے کا راز

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے لوگوں کو دیکھ کر ہی پہچان لیتے تھے کہ یہ جنّتی ہے یا جہنَّمی بلکہ آنے والے کی پہلے ہی سے خبر ہوجاتی کہ وہ جنّتی ہے یا دَوزَخی، چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شَخْص سب سے پہلے اس دروازے سے داخِل ہوگا وہ جنّتی ہوگا۔'' اِتنے میں **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن سَلام رضی اللہ تعالٰی عنہ دروازے سے داخِل ہوئے، لوگوں نے ان کو مبارَکباد دیتے ہوئے دریافْت کیا کہ آخر کس عمل کے سبب آپ کو یہ سعادت ملی؟ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن سَلام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **میرا عمل بہُت ہی تھوڑا ہے** اور جس کی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید رکھتا ہوں وہ میرے

سینے کی سلامتی اور بے مقصد باتوں کو چھوڑنا ہے۔ (اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیاج ۷ ص ۸۶ رقم ۱۱۱)

اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''سَلَامَۃُ الصَّدْر ''یعنی ''سینے کی سلامتی'' سے مُراد دل کا لَغْوِیّات (یعنی بے ہودہ) اور حَسَد وغیرہ اَمراضِ باطِنِیَّہ سے پاک ہونا اور دل میں ایمان کا مضبوط و مُستحکم ہونا ہے۔

رفتار کا گُفتار کا کردار کا دے دے

ہر عُضو کا دے مجھ کو خُدا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۲٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فُضُول باتوں کی مِثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''فُضُول باتیں'' اگرچہ گناہ نہیں تاہم اِس میں کوئی بھلائی بھی نہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن سَلام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو زَبانِ رسالت سے دُنیا ہی میں **جنَّت کی بِشارت** عنایت ہوگئی! آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ کبھی **فُضُول باتوں** میں نہیں پڑتے تھے، جس کام سے واسِطہ نہ ہوتا اُس کے بارے میں پوچھتے تک نہیں تھے، لیکن افسوس! ہمارا جن مُعامَلات سے دُور کا بھی تعلُّق نہیں ہوتا پھر بھی اُس کے مُتَعَلِّق بے جا سُوالات کرتے ہی رہتے ہیں۔ مَثَلاً ❁ یہ کتنے میں لیا؟ وہ کِتنے میں مِلا؟ فُلاں جگہ پلاٹ کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ ❁ کسی کے مکان میں گئے یا کسی نے نیا مکان لیا تو سُوال ہوتا ہے: کتنے کا لیا؟ کتنے کمرے ہیں؟ کِرایہ کتنا ہے؟

مکان مالک کیسا ہے؟ (یہ سُوال اکثر مَعَاذَ اللّٰہ غیبت وتُہمت کا دروازہ کھولنے کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ اس کا جواب عُموماً بِلا اجازتِ شَرْعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے: ہمارا مکان مالک بَہُت سَخْت مزاج / بے رَحْم / ٹیڑھا / کھوچڑا / خردماغ / وائڑا / کنجوس ہے) وغیرہ وغیرہ ❁ اِسی طرح جب کوئی نئی دکان، کار، یا اسکوٹر وغیرہ خریدے تو بلاوجہ خریدنے والے سے اس کا بھاؤ، پائیداری، نقد، ادھار، قسطوں وغیرہ سے مُتَعَلِّق سُوالات کئے جاتے ہیں ❁ بے چارہ مریض جس سے بولا تک نہیں جاتا ہے اُس سے بھی بعض عِیادت کرنے والے نادان انسان جیسے ''ڈاکٹروں کے بھی ڈاکٹر'' ہوں یوں پورا پورا اِحساب لیتے اور سب تفصیلات معلوم کرتے ہیں یہاں تک کہ ایکسرے اور لیبارٹری کی کارکردَگی بھی وُصول کرتے ہیں اور اگر آپریشن ہوا ہو تو بلا وجہ سُوالات کے ذَرِیعے ٹانکوں کی تعداد تک پوچھ لیتے ہیں، حتّٰی کہ ''شَرْم کی جگہ'' کا مسئلہ ہو تب بھی بعض بے شَرْم اُس کا تفصیلی اِحتِساب کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ اِس طرح کی فُضُولیات میں عورَتیں بھی مَردوں سے کسی طرح پیچھے نہیں رہتیں ❁ گرمی یا سردی کے موسِم میں اِس کی کمی زیادَتی کے موقع پر بلا حاجت باتیں ہوتی ہیں مَثَلاً گرمی کے موسِم میں بعض ابُوالْفُضُول ''اُف! اُف'' کرتے ہوئے کہیں گے: ایک تو آج کل سَخْت گرمی ہے اور اُوپر سے بجلی بھی بار بار چلی جاتی ہے ❁ اسی طرح سردیوں میں اداکاری کے ساتھ دانت بجاتے ہوئے کہیں گے: آج تو بَہُت کڑاکے کی سردی ہے ❁ اگر بارِش کا موسِم ہے تو بِلاضَرورت اس پر بھی تبصرہ (تَب۔صِ۔رَہ) کیا جاتا ہے مَثَلاً آج کل تو بارِشیں بَہُت

ہو رہی ہیں، ہر طرف پانی کھڑا ہو گیا ہے، اِنتِظامیہ کیچڑ صاف کروانے کا کوئی خیال نہیں کرتی وغیرہ وغیرہ ❁ اِسی طرح مُلکی اور سیاسی حالات پر بِلا نیّتِ اِصلاح بے جا تبصِرے، مختلِف سیاسی پارٹیوں پر بِلا وجہ تنقیدیں ❁ کسی شہر یا مُلک کا سفر کِیا ہے تو وہاں کے پہاڑوں اور سبزہ زاروں کی غیر ضَروری مَنظر کشی، مکانوں اور سڑکوں کی تفصیلات کا بِلا ضَرورت بیان وغیرہ وغیرہ یہ سب فُضُول گوئی نہیں تو اور کیا ہے؟ البتّہ یہ یاد رہے کہ مذکورہ بالا اُمور کے بارے میں اگر ہم کسی کو باتیں کرتا ہوا پائیں تو اپنے آپ کو بدگُمانی سے بچائیں کیونکہ بعض اوقات ظاہِری دُنیوی باتیں بھی اچّھی نیّت کے باعث کارِثواب ہو جاتی ہیں یا کم از کم فُضُولیات میں نہیں رہتیں۔

فُضُول گو کا جھوٹے مُبالَغے کے گناہ سے بچنا دشوار ہوتا ہے

یہ ذِہن میں رہے کہ فُضُول بولنا گناہ نہیں مگر فُضُول گوئی صِرف اُس وَقْت ہے جبکہ بِلا کم و کاسْت اور صحیح صحیح بیان کرے، اگر جھوٹے مُبالَغے کیے تو گناہوں کی کھائی میں جا گرا! تشویش کی بات یہ ہے کہ اِس طرح کی گفتگو کو ناپ تول کر دُرُست بیان کرنا کہ ''فُضُول گوئی'' کی حد سے آگے نہ بڑھے یہ بَہُت مشکل اَمر ہوتا ہے، اکثر جھوٹے مُبالَغے ہو ہی جاتے ہیں، فُضُول گو بارہا غیبتوں، تُہمتوں، عیب دریوں اور دل آزاریوں وغیرہ کے دَلدَل میں بھی جا پڑتا ہے۔ لہٰذا عافیَّت چُپ رہنے ہی میں ہے کہ **ایک چُپ سَو سُکھ**۔

کاش! بولنے سے قبل ذرا ٹھہر کر تولنے کی سعادت مل جائے

واقِعی اگر کوئی انسان بولنے سے قبل ''تولنے'' یعنی غور کرنے کی عادت ڈالے تو

اُسے اپنی بے شمار **فُضُول باتیں** خود ہی مَحسوس ہونی شُروع ہوجائیں! صِرْف ''فُضُول باتیں'' ہوں تو اگرچِہ گناہ نہیں مگر کئی طرح کے نقصانات ان میں موجود ہیں مَثَلاً ان باتوں میں زَبان چلانے کی زَحْمت ہوتی اور قیمتی وَقْت برباد ہوتا ہے اگر اُتنی دیر **ذِکْرُ اللّٰہ** یا دینی مُطالَعہ کرلیا جائے، یا کوئی سنّت بیان کردی جائے تو ثواب کا اَنبار (اَمْ۔بار) لگ جائے۔

دَہشت گردیوں کے فُضُول تذکِرے

اِسی طرح مَعاذَاللّٰہ کہیں دَہشت گردی کی وارِدات ہوگئی تو بس لوگوں کو **فُضُول بلکہ بعض صورَتوں میں گناہوں بھری بحث** کیلئے ایک موضوع ہی ہاتھ آگیا! ہر جگہ اُسی کا تذکِرہ، بے سَر و پا قِیاس آرائیاں، بے تُکے تبصِرے، اٹکل سے کسی بھی پارٹی یا لیڈر وغیرہ پر **تُہمت** لگا دینا وغیرہ۔ اکثر یہ گفتگو ''فُضُول'' ہی نہیں، لوگوں میں خوف وہراس پھیلنے کا باعِث، اَفواہیں گَرْم ہونے کا سبب اور ہنگامے برپا ہونے کی ''وجہ'' بھی بنتی ہیں، دَھماکوں اور دَہشت گردیوں کی وارِداتیں سننے سنانے میں نَفْس کو بے انتہا دلچسپی ہوتی ہے، بسا اوقات لب پر دعائیہ الفاظ ہوتے ہیں مگر قَلْب کی گہرائیوں میں **سنسنی خیز خبریں** سننے سنانے کے ذَرِیعے حَظّ (یعنی مزے) اُٹھانے اور لطف اندوز ہونے کا جذبہ چُھپا ہوتا ہے، کاش! نَفْس کی اس شرارت کو پہچانتے ہوئے ہم دَہشت گردیوں اور دھماکوں کے تذکروں میں دلچسپی لینے سے باز آجائیں۔ ہاں مظلومانہ شہادت پانے والوں، زخمیوں اور مُتاَثِّرہ مسلمانوں کی ہمدردیوں، خدمتوں اور اَمْن وسلامَتی کی دعاؤں سے گُریز نہ کیا جائے کہ یہ ثواب کے کام

ہیں۔ بس جب بھی اِس طرح کی گفتگو کرنے سننے کی صورت پیدا ہو تو اپنے دل پر غور کر لینا چاہئے کہ نیَّت کیا ہے؟ اگر اچّھی نیّت پائیں تو عمدہ اور بَہُت عمدہ ہے مگر اکثر اس قِسم کی گفتگو کا حاصِل "سنسنی" سے لُطف اندوزی ہی پایا جاتا ہے۔

صدّیقِ اکبر منہ میں پتّھر رکھ لیتے

یاد رکھئے! زَبان بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے، اِس کے بارے میں بھی قِیامت کے روز سُوال ہونا ہے، لہٰذا اس کا ہرگز بے جا استِعمال نہ کیا جائے۔ **سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجُود **زَبان** کی آفتوں سے بے حد مُحتاط رہا کرتے تھے چُنانچِہ "اِحیاءُ الْعُلُوم" میں ہے: **حضرتِ** سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے **مبارَک منہ میں** پتّھر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ بات کرنے کا موقع ہی نہ رہے۔

(اِحْیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۳۷)

رکھ لیتے تھے پتّھر سُن ابوبکر دَہَن میں
اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۲۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

40 برس تک خاموشی کی مَشْق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقِعی خاموشی کی عادت بنانا چاہتے ہیں تو اِس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا، اور خوب مَشْق کرنی پڑیگی ورنہ سرسری کوشش سے زَبان پر

قُفلِ مدینہ لگنا دشوار ہے۔ زَبان کے بے جا استِعمال کی تباہ کاریوں سے خود کو ڈراتے ہوئے خاموشی کی عادت بنانے کی بھرپور سعی فرمائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ مگر کوشش استِقامت کے ساتھ ہونی چاہئے۔ آیئے! ایک کوشش کرنے والے کی استِقامت کی حِکایت سنتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا اَرْطاہ بن مُنْذِر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص **چالیس سال** تک خاموش رہنے کی اس طرح ''مَشْق'' کرتا رہا کہ اپنے منہ میں پتّھر رکھتا، یہاں تک کہ کھانے یا پینے یا سونے کے علاوہ وہ پتّھر منہ سے نہ نکالتا۔ (اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ج۷ ص۲۵۶ رقم۴۳۸) یاد رہے! پتّھر اتنا چھوٹا نہ ہو کہ حَلْق سے نیچے اُتر کر کسی بڑی مشکل میں ڈالدے نیز روزے کی حالت میں منہ میں پتّھر نہ رکھا جائے کہ اِس کی مِٹّی وغیرہ حَلْق میں جاسکتی ہے۔

گفتگو لکھ کر مُحاسَبہ کرنے والے تابِعی بُزُرگ

حضرتِ سیِّدُنا رَبِیع بن خُثَیْم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الکَرِیم نے بیس سال تک دُنیاوی بات زَبان سے نہیں کی، جب صُبْح ہوتی تو قلم دَوات اور کاغذ لے لیتے اور دن بھر جو بولتے اُسے لکھ لیتے اور شام کو (اُس لکھے ہوئے کے مطابِق) اپنا **مُحاسَبہ** فرماتے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۳۷)

بات چیت کے مُحاسَبے کا طریقہ

اپنا ''مُحاسَبہ'' کرنے سے مُراد یہاں یہ ہے کہ اپنی ہر ہر بات پر غور کر کے اپنے آپ سے بازپُرس کرنا مَثَلاً فُلاں بات کیوں کی؟ اُس مقام پر بولنے کی کیا حاجت تھی؟

فُلاں گفتگو (گُفت۔گُو) اتنے الفاظ میں بھی نمٹائی جاسکتی تھی مگر اس میں فُلاں فُلاں لَفْظ زائد کیوں بولے؟ فُلاں سے جو جُملہ تم نے کہا وہ شَرْعی اجازت سے نہ تھا بلکہ دل آزار طنز تھا، اُس کا دل دُکھا ہوگا اب چلو توبہ بھی کرو اور اُس اسلامی بھائی سے مُعافی بھی مانگو، اُس بیٹھک میں کیوں گئے جب کہ معلوم ہے کہ وہاں فُضُول باتیں بھی ہوتی ہیں اور فُلاں فُلاں بات میں تم نے ہاں میں ہاں کیوں ملائی تھی؟ وہاں تمہیں **غیبت** بھی سُنْنی پڑ گئی تھی بلکہ تم نے غیبت سننے میں دلچسپی بھی لی تھی چلو **پکّی توبہ** اور ایسی بیٹھکوں سے دُور رہنے کا بھی عَہْد کرو۔ اِس طرح سمجھدار آدَمی اپنی گفتگو بلکہ روزمرّہ کے جملہ مُعامَلات کا **مُحاسَبہ** کرسکتا ہے۔ یوں گناہ، بے اِحتِیاطیاں، اپنی بَہُت ساری کمزوریاں اور خامیاں سامنے آسکتیں اور اِصلاح کا سامان ہوسکتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں مُحاسَبے کو **فکرِ مدینہ** کہتے ہیں اور دعوتِ اسلامی میں روزانہ کم ازکم 12 مِنَٹ فِکْرِ مدینہ کرنے اور اِس دوران **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرنے کا ذِہْن دیا جاتا ہے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش ص ۱٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عُمَر بن عبدُالْعزیز پھوٹ پھوٹ کر روئے

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک

عالِم صاحِب حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے کہنے لگے: ''خاموش عالِم'' بھی بولنے والے عالِم ہی کی طرح ہوتا ہے۔ فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ بولنے والا قِیامت کے دن چُپ رہنے والے عالِم سے اَفضل ہوگا اِس لئے کہ بولنے والے کا نَفْع لوگوں کو پہنچتا ہے جبکہ چُپ رہنے والے کو صِرْف ذاتی فائِدہ ملتا ہے۔ وہ عالِم صاحِب بولے: ''یَا امیرَ الْمُؤمِنِین! کیا آپ بولنے کے فتنوں سے ناواقِف ہیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سن کر شدید (یعنی پھوٹ پھوٹ کر) روئے۔ (اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ج۷ ص ۳۴۵ رقم ٦٤٨) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حِکایت کی وَضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگوں کی اِحتیاطیں اور جذبۂ خوفِ خدا مرحبا! البتَّہ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مُحتاط عُلَمائے دِین کا وعظ ونصیحت فرمانا، شَرْعی اَحکام بتانا، مُبَلِّغِین کا سنّتوں بھرا بیان کرنا، نیکی کی دعوت دینا، خاموشی کے مقابلے میں افضل ترین عمل ہے۔ مگر اُن عالِم صاحِب کا سیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں بطورِ تَـنْبِیـہ یہ عَرْض کرنا کہ ''کیا آپ بولنے کے فتنوں سے ناواقِف ہیں؟'' اپنی جگہ دُرُست تھا اور امیرُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خوفِ خدا سے زار و قِطار رونا بھی اُن عالِمِ رَبّانی کے اِس فِقرے کی تہ تک پہنچنے کی وجہ سے تھا۔ واقِعی اچّھا بولنا اگرچِہ مخلوق کیلئے نَفْع

بخش ہے لیکن خود بولنے والے کے لئے اِس میں کئی فسادات کے خَطرات بھی موجود ہیں مَثَلاً اگر اچّھا مُبلِّغ ہے تو اپنی فَصاحت وبَلاغت اور گفتگو کی رَوانی پر دوسروں کی طرف سے ملنے والی داد وتَحْسِین کے سبب یا صِرْف اپنی صَلاحِیّت پر گھَمَنڈ کے باعِث یا اپنے آپ کو ''کچھ'' سمجھنے اور دوسروں کو حقیر جاننے یا صِرْف نفسانیَّت کی وجہ سے دوسروں پر دھاک بٹھانے اور اپنی واہ واہ کروانے کی خاطِر خوب مُحاوَرات وعُمدہ فِقرات وغیرہ کی ترکیبیں کرتے رہنے نیز اِس کیلئے اَدَق یعنی مشکل یا خوبصورت الفاظ بولنے وغیرہ وغیرہ کے فتنوں میں پڑ سکتا ہے۔ اگر عَرَبی بول چال پر عُبور رہُوا تو بات وبَیانات میں اپنی عَرَبی دانی کا سِکّہ جمانے کی خاطِر خوب عَرَبی مَقُولوں وغیرہ کے استِعمال کے فتنے میں مبتَلا ہوسکتا ہے، اِسی طرح جس کی آواز اچّھی ہو وہ بھی خطروں میں گِھرا رہتا ہے، چُونکہ لوگ اکثر ایسوں کی تعریف کرتے ہیں جس پر ''پھول'' کر اُس کے مَغرور ہو جانے، اچّھی آواز کو عطِیَّۂ خداوندی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا) سمجھنے کے بجائے اپنا کمال سمجھ بیٹھنے وغیرہ غَلَطیوں کا خدشہ رہتا ہے۔ تو اُن عالِمِ ربّانی کی ''بولنے'' کے مُتَعلِّق تَنْبِیہ بجا ہے اور واقِعی جو مبلِّغ مذکورہ مَذْمُوم صِفات رکھتا ہو اُس کا بولنا اُس کے اپنے حق میں بَہُت بڑا فتنہ اور بربادیِٔ آخِرت کا سامان ہے اگرچِہ مخلوق کو اُس سے نَفْع پہنچتا ہو۔

بات کو فُضُولیات سے پاک کرنے کا بہترین نُسخہ

اپنی گفتگو میں کمی لانے کے جو واقِعی خواہش مند ہیں اُن کیلئے اپنی بات کی تَنْقِیح

(یعنی چھان بین) کرنے اور اپنی گفتگو کو بے جا یا ضَرورت سے زائد لفظوں اور مختلف خامیوں سے پاک کرنے نیز نقصان دِہ بلکہ فُضُولیات کی آمیزِش سے بچانے کیلئے ''اِحیاءُ العُلُوم'' سے ایک بہترین نُسخہ پیش کیا جاتا ہے چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی کے فرمانِ والا شان کا خلاصہ ہے: گفتگو کی چار قِسمیں ہیں:

﴿1﴾ مکمّل نقصان دِہ بات ﴿2﴾ مکمّل فائدے مند بات ﴿3﴾ ایسی بات جو نقصان دِہ بھی ہو اور فائدے مند بھی۔ اور ﴿4﴾ ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان۔ پس **پہلی** قِسم کی بات جو کہ مکمّل نقصان دِہ ہے اُس سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے۔ اور اسی طرح **تیسری** قِسم والی بات کہ جس میں نقصان اور فائدہ دونوں ہیں، اس سے بھی بچنا لازِم ہے۔ اور جو **چوتھی** قِسم ہے وہ **فُضُولیات** میں شامل ہے کہ اُس کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی نقصان لہٰذا ایسی بات میں وَقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ اس کے بعد صِرف **دوسری** ہی قِسم کی بات رَہ جاتی ہے یعنی باتوں میں سے تین چوتھائی (یعنی 75%) تو قابلِ استِعمال نہیں اور صِرف ایک چوتھائی (یعنی 25%) بات جو کہ فائِدہ مند ہے بس وُہی قابلِ استِعمال ہے مگر اِس قابلِ استِعمال بات کے اندر باریک قسم کی رِیا کاری، بناوَٹ، غیبت، جھوٹے مُبالَغے ''میں میں کرنے کی آفت'' یعنی اپنی فضیلت و پاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ وغیرہ اندیشے ہیں نیز فائِدہ مند گفتگو کرتے کرتے فُضُول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذَرِیعے مزید آگے بڑھتے ہوئے اِس میں گناہ کا ارتِکاب ہو

جانے وغیرہ وغیرہ خدشات شامل ہیں اور یہ شُمُولِیّت ایسی باریک ہے جس کا عِلْم نہیں ہوتا، لہٰذا اس قابلِ استِعمال بات کے ذَرِیْعے بھی انسان خَطْرات میں گھرا رہتا ہے۔

(مُلَخَّص ازاِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص۱۳۸)

چُپ رہنے میں سوسُکھ ہیں تو یہ تجرِبہ کرلے

اے بھائی! زَباں پر تو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۲۶)

بے وُقُوف بے سوچے بولتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْل مَنْد پہلے بات کو تولتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے اور بَیوُقُوف جو کچھ جی میں آئے بولتا چلا جاتا ہے، چاہے اِس کی وجہ سے کتنا ہی ذلیل کیوں نہ ہونا پڑے۔ چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا حَسَن بَصری علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: لوگوں میں مشہور تھا کہ **عَقْل مَنْد** کی زَبان اُس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے وہ بات کرنے سے پہلے اپنے دل سے رُجوع کرتا ہے یعنی غور کرتا ہے کہ کہوں یا نہ کہوں؟ اگر مُفید ہوتی ہے تو کہتا ہے ورنہ چُپ رہتا ہے۔ جبکہ **بیوُقُوف** کی زَبان اُس کے دل کے آگے ہوتی ہے کہ اِدھر یعنی دل کی طرف رُجوع کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی بس جو کچھ زَبان پر آیا کہہ دیتا ہے۔

(مُلَخَّص اَزتَنبِیہُ الْغافِلِین ص۱۱۵)

بولنے سے پہلے تولنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی اپنی زَبانِ حقّ تَرجُمان سے کوئی **فالتو لَفْظ** ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی کبھی قَہقَہہ لگایا۔ کاش! یہ خاموشی اور زور سے نہ ہنسنے کی سُنَّتیں بھی عام ہو جائیں۔ اے کاش! ہم "بولنے" سے پہلے "تولنے" کے عادی بن جائیں۔ **تولنے** کا طریقہ یہ ہے کہ اِس سے پہلے کہ الفاظ زَبان سے ادا ہوں اپنے دل سے سُوال کرلیا جائے کہ اِس بولنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا میں کسی کو نیکی کی دعوت دے رہا ہوں؟ کیا یہ بات جو میں بولنا چاہتا ہوں اس میں میرا یا کسی دوسرے کا بھلا ہے؟ میری بات کہیں ایسے مُبالَغے سے پُر تو نہیں جو مجھے جھوٹ کے گناہ میں مبتَلا کر دے۔ جھوٹے مُبالَغے کی مثال دیتے ہوئے **صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔" (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۱۹) یہ بھی سوچے کہ میں کہیں کسی کی **جھوٹی تعریف** تو نہیں کر رہا؟ کسی کی **غیبت** تو نہیں ہو رہی؟ میری اس بات سے کسی کا دل تو نہیں دُکھ جائیگا؟ بول کر نَدامت کے سبب رُجوع کرنے یا SORRY کہنے کی نوبت تو نہیں آئے گی؟ تھوک کر چاٹنے یعنی جوش میں کہی ہوئی بات واپَس تو نہیں لینی پڑ یگی؟ کہیں اپنا یا کسی دوسرے کا **راز** فاش تو نہیں کر بیٹھوں گا؟ بولنے سے پہلے بات کو تولنے میں اگر یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس بات میں نہ نَفْع ہے نہ نقصان اور نہ ہی ثواب ہے نہ گناہ، تب بھی یہ بات بول دینے میں ایک طرح کا نقصان ہی ہے کیونکہ زَبان کو اِس طرح کی فُضُول اور بے فائدہ گفتگو کیلئے زَحْمت دینے کے بجائے

اگر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کہہ لیا جائے یا دُرُود شریف پڑھ لیا جائے تو یقیناً اِس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور یہ اپنے انمول وَقْت کا بہترین استِعمال ہے، ایسے عظیم فائدے کا ضائع ہونا بھی لازِماً نقصان ہی ہے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش ص ۱٦٤)

چُپ رہنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! فُضُول گوئی گُناہ نہ سہی مگر اِس میں محرومیاں اور کافی نقصانات موجود ہیں لہٰذا اِس سے بچنا بے حد ضَروری ہے۔ کاش! کاش! اے کاش! خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے زَبان پر ''قُفلِ مدینہ'' لگانے کی سعادت مل جاتی۔

حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا مُعامَلہ جسے میں 20 سال تک حاصِل کرنے کی کوشِش کرتا رہا لیکن پا نہ سکا مگر پھر بھی اُس کی طلب نہیں چھوڑی۔ پوچھا گیا: وہ اَہَم چیز کیا ہے؟ فرمایا: **خاموش رَہنا**۔ (اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص ۳۱۰ رقم ۱۷٦۲) خاموشی کے طلبگار کو چاہئے کہ زَبان سے کرنے کے بجائے روزانہ تھوڑی بہُت باتیں لکھ کر یا اِشارے سے بھی کرلیا کرے **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** اِس طرح خاموشی کی عادت شُروع ہوجائے گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ''دعوتِ اسلامی'' کی طرف سے نیک بننے کے عظیم نُسخے ''مَدَنی اِنْعامات'' کا ایک مَدَنی اِنْعام یہ بھی ہے: **کیا آج آپ**

نے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ اِشارے سے اور کم از کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟ خاموشی کی عادت بنانے کی کوشِش کے دَوران ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ فُضُول گوئی سے بچنے کی کوشش میں چند روز کامیابی ملی مگر پھر بولنے کی عادت حسبِ معمول ہو جائے ، اگر ایسا ہو بھی تو ہمّت مت ہاریئے، بار بار کوشِش کیجئے جذبہ سچّا ہوا تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ضَرور حاصل ہو گی۔ **خاموشی کی عادت** بنانے کی مَشْق کرنے کے دوران اپنا چِہرہ مُسکراتا رکھنا مناسِب ہے تا کہ کسی کو یہ نہ لگے کہ آپ اُس سے ناراض ہیں جبھی منہ ''پُھلا یا'' ہوا ہے۔ **خاموشی کی** کوشِش کے دنوں میں غصّہ بڑھ سکتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کا اِشارہ نہ سمجھ پائے تو ہر گز اُس پر غصّے کا اِظہار نہ کیجئے کہ کہیں بے جا دل آزاری وغیرہ کا گناہ نہ کر بیٹھیں۔ اِشارے وغیرہ سے گفتگو صِرف انہیں کے ساتھ مناسِب رہتی ہے جن کے ساتھ آپ کی ذِہنی ہم آہنگی ہو، اجنبی یا نامانوس آدمی ہوسکتا ہے کہ اِشارے وغیرہ کی گفتگو کے سبب آپ سے ''ناراض'' ہو جائے، لہٰذا اُس کے ساتھ ضَرورتاً زَبان سے بات چیت کر لیجئے۔ بلکہ کئی صورَتوں میں زَبان سے بولنا واجِب بھی ہو جاتا ہے۔ مَثَلاً ملاقاتی کے سلام کا جواب وغیرہ۔ کسی سے ملاقات کے وَقْت سلام بھی اِشارے سے نہیں زَبان سے کرنا **سنَّت** ہے۔ یوں ہی دروازے پر کوئی دستک دے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے؟ تو جواب میں باہَر والا ، ''مدینہ! کھولو!''، ''میں ہوں'' وغیرہ نہ کہے بلکہ **سنَّت** یہ ہے کہ اپنا نام بتائے۔

اچّھے انداز پر پکار کر ثواب کمائیے

ہونٹوں سے ''شِش شِی'' کی آواز نکال کر کسی کو بُلانا یا مُتوَجِّہ کرنا اچّھا انداز نہیں، نام معلوم ہونے کی صورت میں ''مدینہ!'' کہہ کر بھی نہیں بلکہ نام یا کُنْیَت (کُنْ ۔ یَت) سے پکارے کہ **سنَّت** ہے، خُصُوصاً اِستِنجا خانوں اور گندی جگہوں پر ''مدینہ'' کہہ کر پکارنے سے بچنے کی سَخْت ضَرورت ہے۔ اگر نام نہ معلوم ہو تو اُس مقام کے عُرف کے مُطابِق مُہَذَّب انداز میں پکارا جائے، مَثَلاً ہمارے مُعاشرے میں عُمْو ماً نوجوان کو بھائی جان! بھائی صاحِب! بڑے بھائی! اور عُمْر رسیدہ کو: چچا جان! بزرگو! وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ بَہَر حال جب بھی کسی کو پکارا جائے تو مؤمن کا دل خوش کرنے کے ثواب کی نِیَّت کے ساتھ اچّھے میں اچّھا انداز ہو اور نام بھی پورا لیا جائے نیز موقع کی مُناسَبَت سے آخِر میں لَفْظ ''بھائی'' یا ''صاحِب'' وغیرہ کا بھی اضافہ ہو، حج کیا ہے تو ''حاجی'' کا لَفْظ بھی شامل کر لیا جائے۔ جس کو پکارا گیا وہ ''لَبَّیْك'' (یعنی میں حاضِر ہوں) کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اکثر کسی کی پکار پر جواباً ''لَبَّیْك'' کہا جاتا ہے جو کہ سُننے میں بَہُت بھلا معلوم ہوتا ہے اِس سے مسلمان کے دل میں خوشی داخِل ہو سکتی ہے۔ اور والِدِ اعلٰی حضرت، مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: جو آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو پکارتا جواب میں ''لَبَّیْك'' فرماتے یعنی حاضر ہوں۔ (سُرُورُ الْقُلُوب ص۱۸۲) نیز صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یاد فرمانے (یعنی بلانے) پر ''لَبَّیْك'' کے ساتھ جواب دینا اَحادیث میں مَذْکُور ہے، اس کے علاوہ ایک ولیُّ اللّٰہ کے فِعْل سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ چُنانچہ کروڑوں حَنْبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن

حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مسئلہ (مَس۔ءَلہ) پوچھنے کے لیے انہیں جب کوئی اپنی طرف متوجّہ کرتا تو اکثر "لَبَّیْك" فرماتے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل للجوزی ص۲۹۸)

مسنون دعاؤں کی مشہور کتاب "حِصْنِ حَصِیْن" میں ہے: جب کوئی شَخْص تجھے بلائے تو جواب میں کہے: لَبَّیْك۔ (حصنِ حصین ص۱۰۴)

خاموشی کی بَرَکت کی تین مَدَنی بہاریں

(1) خاموشی کی بَرَکت سے دیدارِ مصطفٰے

ایک اسلامی بہن کی تحریر کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ خاموشی کی اَہَمِّیَّت پر مبنی سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ سُن کر میں نے زَبان کے **قُفلِ مدینہ** کی ترکیب شُروع کی یعنی خاموشی کی عادت ڈالنے کا سلسلہ کیا، تین۳ ہی دن میں مجھے اندازہ ہوگیا کہ پہلے میں کس قدر فالتو باتیں کیا کرتی تھی! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خاموشی کی بَرَکت سے **مجھے اچّھے اچّھے خواب نظر آنے لگے**، فُضُول گوئی سے بچنے کی کوشش کے تیسرے دن میں نے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی ایک مزید آڈیو کیسٹ بنام "اِطاعت کسے کہتے ہیں" سُنی۔ رات جب سوئی تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کیسٹ میں بیان کردہ ایک واقِعہ مجھے خواب میں دکھائی دینے لگا! "جنگ کا نقشہ تھا، **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دشمن کی جاسوسی کے لیے **حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو روانہ کرتے ہیں، وہ کُفّار کے

خَیموں کے پاس پہنچتے ہیں تو انہیں کُفّار کے سردار حضرتِ ابوسُفیان (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں، موقع غنیمت جانتے ہوئے سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کمان پر تیر چڑھا لیتے ہیں کہ انہیں **سرکارِ دوعالَم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حُکم یاد آتا ہے (جس کا مفہوم ہے: کوئی چھیڑ چھاڑ مت کرنا) چُنانچہ اپنے **مَدَنی امیر کی اِطاعت** کرتے ہوئے تیر چلانے سے باز رہتے ہیں، پھر حاضِر ہوکر تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں کارکردگی پیش کرتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے اس خواب میں سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اور دوصَحابۂ کِرام** رضی اللہ تعالٰی عنہما **کی خوب واضح طور پر زِیارت نصیب ہوئی،** باقی سب مناظِر دُھندلے نظر آرہے تھے۔'' مزید لکھا ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**! صرف تین دن کی فُضُول گوئی سے بچنے کی کوشِش سے مجھ پر آقائے دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بَہُت بڑا کرم ہوگیا، **بس میری تمنّا ہے کہ کبھی بھی میری زَبان سے کوئی فالتو لَفْظ نہ نکلے۔** آپ دعا کیجئے کہ میں اپنی اس کوشِش میں کامیاب ہوجاؤں۔

خُصُوصاً اسلامی بہنوں کو اس خوش نصیب اسلامی بہن پر کافی رشک آرہا ہوگا۔ کسی اسلامی بہن کا خاموشی اِختیار کرنا واقِعی بَہُت بڑی بات ہے کیوں کہ مَردوں کے مقابلے میں عُمُوماً عورَتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

میں کاش !زَباں پر لوں لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ عَلاقے میں مَدَنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار

ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو جو مکتوب بھیجا اُس کا لُبِّ لُباب ہے کہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنّتوں بھرے اجتماع میں خاموشی کے مُتَعَلِّق سنّتوں بھرا بیان سننے سے پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کے باوُجُود میں بَہُت **فُضُول گو** تھا، دُرُود شریف کی کوئی خاص کثرت نہ تھی۔ جب سے **چُپ رہنے** کی کوشِش شُروع کی ہے، **روزانہ ایک ہزار دُرُود شریف پڑھنا** نصیب ہو رہا ہے۔ ورنہ میرا انمول وَقت اِدھر اُدھر کی فُضُول بَحثوں میں برباد ہو جاتا تھا۔ بارہ دن میں پڑھے ہوئے 12 ہزار دُرُود شریف کا ثواب آپ کو تُحفتاً پیش (یعنی ایصالِ ثواب) کرتا ہوں۔ مزید عَرض ہے کہ میرے باتُونی مزاج کے باعث ہونے والی کَج بَحثی (یعنی الٹی سیدھی باتوں) کی نُحُوست سے ہمارے ذَیلی حلقے میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کو بھی نقصان پَہُنچ جاتا تھا۔ پچھلے دنوں ہمارے حلقے میں آپس کا اختِلاف نمٹانے کے لیے **مَدَنی مشورہ** ہوا، حیرت بالائے حیرت کہ میری **خاموشی** کے سبب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** سارا جھگڑا بآسانی خَتْم ہوگیا۔ ہمارے ''نگرانِ پاک'' نے خوشی کا اِظہار کرتے ہوئے مجھ سے بے تکلُّفی میں کچھ اس طرح فرمایا:

’’مجھے بَہُت ڈر لگ رہا تھا کہ شاید آپ بَحْث شُروع کریں گے اور بات کا **بتنگڑ** بن جائے گا لیکن آپ کے **خاموشی** اپنانے کی نعمت نے ہمیں راحت بخشی۔‘‘ دراصل بات یہ ہے کہ اِس سے قَبْل مجھ نالائق کی فُضُول بَحْث اور بک بک کی عادتِ بد کے سبب ’’مَدَنی مشورے‘‘ وغیرہ کا ماحول خَراب ہوجایا کرتا تھا۔

مَدَنی کاموں کیلئے مَدَنی ہتھیار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فُضُول باتوں سے بچنا مَدَنی کاموں کیلئے کس قَدَر مُفید ہے۔ **لہٰذا جو سنّتوں کا مبلِّغ ہے اُسے تو ہر حال میں سنجیدہ اور کم گو ہونا چاہیے۔** جو بَڑ بَڑیا، باتُونی، دوسروں کی بات کاٹنے والا، بار بار بیچ میں بول پڑنے والا، بات بات پر بَحْث و تکرار کرنے اور ’’بال کی کھال‘‘ اُتارنے والا ہو اُس کی وَجہ سے دِین کے کام کو نقصان پہنچنے کا سَخْت اندیشہ رہتا ہے، کیوں کہ **خاموشی** جو کہ شیطان کو مار بھگانے کا ’’مَدَنی ہتھیار‘‘ ہے اِس سے یہ بدنصیب محروم ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وصیَّت کرتے ہوئے تاجدارِ رِسالت، مصطفٰے جانِ **رَحْمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ’’خاموشی کی کثرت کو لازِم کرلو کہ اس سے شیطان دَفْع ہوگا اور تمہیں دِین کے کاموں میں مدد ملے گی۔‘‘ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص ٢٤٢ حدیث ٤٩٤٢)

اللہ اِس سے پہلے ایماں پہ موت دے دے
نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا (وسائلِ بخشش ص ١٠٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے ضَرورت بات، ہنسی مذاق، اور تُو تڑاق کی عادات نکال دینے سے گھر میں بھی آپ کا وَقار بُلند ہوگا اور جب گھر کے افراد آپ کے سنجیدہ پن سے **مُتأَثِّر** (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوں گے تو ان پر آپ کی ''نیکی کی دعوت'' بَہُت جلد اثر کرے گی اور گھر میں **مَدَنی ماحول** نہ ہوا تو بنانے میں آسانی ہوجائے گی۔ چُنانچِہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنّتوں بھرے اجتماع میں خاموشی کی اَھَمِّیَّت پر کیا ہوا ایک **سنّتوں بھرا بیان** سُن کر ایک اسلامی بھائی نے جو تحریر دی اُس کا خُلاصہ ہے: سنّتوں بھرے بیان میں دی گئی ہِدایت کے مطابِق **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ باتُونی آدَمی نے **خاموشی** کی عادت ڈالنی شُروع کردی ہے، **سُبْحٰنَ اللّٰہ**! اس کا مجھے بے حد فائدہ پہُنچ رہا ہے، میرے ابُوالْفُضُول ہونے کی وجہ سے گھر کے افراد مجھ سے بدظن تھے مگر جب سے **چُپ رَہنا** شُروع کیا ہے، گھر میں میری ''پوزیشن'' بن گئی ہے اور خُصُوصاً میری پیاری پیاری ماں جو کہ مجھ سے خوب بیزار رہا کرتی تھیں اب بے حد خوش ہوگئی ہیں، چُونکہ پہلے میں بَہُت ''بکّی'' تھا لہٰذا میری اچّھی باتیں بھی بے اثر ہوجاتی تھیں مگر اب میں امّی جان کو جب کوئی سنّت وغیرہ بتاتا ہوں تو وہ نہ صِرْف دلچسپی سے سنتی ہیں بلکہ عمل کرنے کی بھی کوشِش کرتی ہیں۔

بڑھتا ہے خَموشی سے وَقار اے مرے پیارے

اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یاربِّ کریم! ہمیں مُتّقی بنا“ کے اُنیس حُرُوف کی نِسبت سے گھر میں ”مَدَنی ماحول“ بنانے کے 19 مَدَنی پھول

﴿1﴾ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔

﴿2﴾ والِدہ یا والِد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔

﴿3﴾ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

﴿4﴾ والِدَین کے سامنے آواز دِھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملایئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔

﴿5﴾ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرْع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

﴿6﴾ سنجیدگی اپنایئے۔ گھر میں تُو تُکار، اَبے تَبے اور مذاق مَسْخری کرنے، بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادَتیں ہوں تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تَلافی کر لیجئے۔

﴿7﴾ گھر میں اور باہَر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔

﴿8﴾ ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی ''آپ'' کہہ کر ہی مُخاطِب ہوں۔

﴿9﴾ اپنے مَحَلّے کی مسجِد میں عشاء کی جماعَت کے وَقْت سے لے کر ۲ دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ کاش! تہجُّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نَمازِ فجر تو بآسانی (مسجِد کی پہلی صَف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

﴿10﴾ گھر کے افراد میں اگر نَمازوں کی سُستی، بے پردَگی، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سر پرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالِب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹَوکا ٹَوک کے بجائے، سب کو نَرمی کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری شُدہ سنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں، آڈیو/ وِڈیو سی ڈیز سنائیے دکھائیے، مَدَنی چینل دکھائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''مَدَنی نتائج'' برآمد ہوں گے۔

﴿11﴾ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صَبْر صَبْر اور صَبْر کیجئے۔ اگر آپ زَبان چلائیں گے تو ''مَدَنی ماحول'' بننے کی کوئی اُمّید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنا دیتا ہے۔

﴿12﴾ مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سنّت کا دَرْس ضَرور ضَرور ضَرور دیجئے یا سنئے۔

﴾13﴿ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخِرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔　(اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ۲ ص ۱۶۲ حديث ۱۸۵۵)

﴾14﴿ سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اور سُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو۔ ہاں یہ احتِیاط ضَروری ہے کہ بہو سسر کے ہاتھ پاؤں نہ چومے، یوہیں داماد ساس کے۔

﴾15﴿ مسائلُ القُراٰن صَفْحَہ 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخِر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بال بچّے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔ (دعا یہ ہے:) (اَللّٰھُمَّ)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ [1]

("اَللّٰھُمَّ" آیتِ قراٰنی کا حصّہ نہیں)

﴾16﴿ نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سر ہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اُس کی آنکھ نہ کُھلے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ [2]

---

[1] ترجَمۂ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (پ۱۹، الفرقان ۷۴) [2] ترجَمۂ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شَرَف والا قراٰن ہے لَوحِ محفوظ میں۔ (پ۳۰، البروج: ۲۱، ۲۲)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

(اوّل، آخِر، ایک مرتبہ دُرُود شریف) **یاد رہے!** بڑا نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خُصُوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

《17》 نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحُصُولِ مُراد نمازِ فَجْر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کرکے "**یَا شَهِيْدُ**" 21 بار پڑھئے۔ (اوّل و آخِر، ایک بار دُرُود شریف)

《18》 **مَدَنی اِنْعامات** کے مطابِق عمل کی عادت بنائیے اور گھر کے جن افراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ **مَدَنی اِنْعامات** کا نِفاذ کیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے گھر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائے گا۔

《19》 پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرکے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں **مَدَنی ماحول** بننے کی "مَدَنی بہاریں" سننے کو ملتی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ

نُبُـوَّت ، مصطَفٰے جانِ رَحمت ، شَمعِ بزمِ ہدایت ، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

’’مِسواک کرنا سنّت مبارکہ ہے‘‘ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں:

❁ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بِغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۱۸) ❁ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸٦۹) ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی لکھتے ہیں ، مَشائِخ کِرام فرماتے ہیں : جو شخص **مِسواک** کا عادی ہو مرتے وَقْت اُسے **کلِمہ** پڑھنا نصیب ہوگا اور جو **اَفیون** کھاتا ہو مرتے وَقْت اسے **کلِمہ** نصیب

نہ ہوگا ﷺ حضرتِ سیِّدُ نا **ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ **مِسواک** میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بد بو خَتْم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور مِعْدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٥ ص ٢٤٩ حدیث ١٤٨٦٧) ۞ حضرتِ سیِّدُ نا **عبدُالوہّاب شَعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا **ابو بکر شبلی** بغدادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الہادِی کو وضو کے وَقْت **مِسواک** کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں **مِسواک** خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی **مِسواک** لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچّھر کے پر برابر بھی حیثیَّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچّھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟'' (مُلَخَّص ازلواقح الانوار ص ٣٨) ۞ سیِّدُ نا امام شافِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، **مِسواک** کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے عِلْم پر عمل کرنا (حیاةُ الحیوان ج ٢ ص ١٦٦) ۞ **مِسواک**

پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ۞ مسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ۞ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ۞ اِس کے رَیشے نَرْم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعِث بنتے ہیں ۞ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ۞ مناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ۞ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ۞ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ۞ ہر بار دھو لیجئے ۞ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ۞ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ۞ مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ۞ مِسواک وضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳)

۞ مِسواک جب نا قابلِ اِستِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتِیاط سے رکھ دیجئے یا دَفْن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وَزْن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے)

ہزاروں **سُنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیْعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو خَتْم ہوں شامَتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

Go To Index

بیان:12

فاتحہ و ایصال ثواب کا طریقہ

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فاتِحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رسالہ (28 صَفْحات)
مکمَّل پڑھ کر اپنی آخرت کا بھلا کیجئے۔

مرحوم رشتے دار کو خواب میں دیکھنے کا طریقہ

حضرتِ عَلّامہ ابو عبدُ اللّٰہ محمد بن احمد مالِکی قُرطُبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرْض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں دیکھا کہ **اُس کے بدن پر تارکول** (یعنی ڈامَر) **کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں!** یہ ھَیبتناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب سنایا، سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بَہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو **جنّت** میں **ایک تخت** پر اپنے **سر پر تاج** سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: ''میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اُس کے بقَول تو تُو عذاب میں تھی، آخِر یہ انقِلاب کس طرح آیا؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے مصطفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہٴ بزمِ جنَّت، مَنْبَعِ جُودوسخاوت، سراپا فَضْل و رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے **دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ** عزَّوَجَلَّ نے **ہم 560 قبْر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔**(التذکرۃ فی احوال الموتٰی واُمور الآخرۃ ج۱ ص۷۴ ماخوذاً) **اللہ** عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمانوں کا بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کی طرف خوب رُجوع تھا، ان کی بَرَکتوں سے لوگوں کے کام بھی بن جایا کرتے تھے، یہ بھی معلوم ہوا کہ مرحوم عزیزوں کو خواب میں دیکھنے کا مُطالبہ کرنے میں سخت امتحان بھی ہے کہ اگر مرحوم کو عذاب میں دیکھ لیا تو پریشانی کا سامنا ہوگا۔ اِس حِکایت سے **ایصالِ ثواب** کی زبردست بَرَکت بھی جاننے کو ملی اور یہ بھی پتا چلا کہ صِرْف **ایک بار دُرُود**

شریف پڑھ کر بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رَحمتوں کے بھی کیا کہنے! کہ اگر وہ ایک دُرُود شریف ہی کو قَبول فرمالے تو اُس کے **ایصالِ ثواب** کی بَرَکت سے سارے کے سارے قبرِستان والوں پر بھی اگر عذاب ہو تو اُٹھالے اور ان سب کو اِنعام و اِکرام سے مالا مال فرمادے۔

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یارب!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یارب!
تُو کریم اور کریم بھی ایسا
کہ نہیں جس کا دوسرا یارب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن کے والِدَین یا ان میں کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہیے کہ اُن کی طرف سے غفلت نہ کریں، ان کی قبروں پر حاضِری بھی دیتے رہیں اور **ایصالِ ثواب** بھی کرتے رہیں۔ اِس ضِمن میں **5 فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿1﴾ مقبول حج کا ثواب

جو بہ نیّتِ ثواب اپنے والِدَین دونوں یا ایک کی قَبْر کی زیارت کرے، **حجِّ مقبول** کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قَبْر کی زیارت کرتا ہو، فِرِشتے اُس کی قَبْر کی (یعنی جب یہ فوت ہو گا) زِیارت کو آئیں۔ (نَوادِرُ الْاُصول للحکیم الترمذی ج ۱ ص ۷۳ حدیث ۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

﴿2﴾ دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے اُن (یعنی ماں یا باپ) کی طرف سے حج ادا ہو جائے، اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید **دس حج کا ثواب** ملے۔ (دارقطنی ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۲۵۸۷)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب کبھی **نفلی حج** کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیّت کر لیجئے تا کہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس **حج** کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں باپ میں سے کوئی اس حال میں **فوت** ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوُجُود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو **حجِّ بدل** کا شَرَف حاصل کرنا چاہیے۔ ''حجِّ بدل'' کے تفصیلی اَحکام کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''**رفیقُ الْحَرَمَین**'' کا صَفْحہ 208 تا 214 کا مُطالَعہ فرمائیے۔

﴿3﴾ والِدَین کی طرف سے خَیرات

جب تم میں سے کوئی کچھ نَفْل خَیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ٦ ص ٢٠٥ حدیث ٧٩١١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ روزی میں بے بَرَکتی کی وجہ

بندہ جب ماں باپ کیلئے دُعا ترک کر دیتا ہے اُس کا رِزْق قَطْع ہو جاتا ہے۔ (جَمعُ الجَوامِع ج ا ص ۲۹۲ حدیث ۲۱۳۸)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

﴿5﴾ جُمُعہ کو زیارتِ قَبْر کی فضیلت

جو شخص جُمُعہ کے روز اپنے والِدَین یا ان میں سے کسی ایک کی قَبْر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھے بَخْش دیا جائے۔ (اَلْکامِل لابن عَدِی ج ٦ ص ٢٦٠)

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی　　نام رَحمٰن ہے ترا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کفن پھٹ گئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بَہُت بڑی ہے، جو مسلمان دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ان کیلئے بھی اُس نے اپنے فَضْل و کرم کے دروازے کُھلے ہی رکھے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتِ بے پایاں سے مُتعلِّق ایک **ایمان افروز حِکایت** پڑھئے اور جھومئے! چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا اَرْمِیا عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وَہیں سے گزر ہوا تو عذاب خَتْم ہو چکا تھا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب خَتْم ہو گیا؟ آواز آئی: ''**اے اَرْمِیا**! ان کے **کَفَن پھٹ گئے**، بال بکھر گئے اور قبریں مِٹ گئیں تو میں نے ان پر رَحْم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رَحْم کیا ہی کرتا ہوں۔'' (شَرحُ الصُّدُور لِلسُّیُوطی ص ٣١٣)

اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملے گی
اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو (وسائلِ بخشش ص۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''کَرَمْ'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 3 ایمان افروز فضائل

(1) دعاؤں کی برکت

مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: میری اُمّت گناہ سَمیت قَبْر میں داخِل ہو گی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہو گی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بَخْش دی جاتی ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۱ص۵۰۹ حدیث۱۸۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) ایصالِ ثواب کا اِنتِظار !

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال قَبْر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانِند ہے کہ وہ شدّت سے انتِظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قَبْر والوں کو ان کے زِندہ مُتعَلِّقین کی طرف سے ہدِیَّہ (ہَ۔دِی۔یَہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدِیَّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے دعائے مغفِرت کرنا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۶ص۲۰۳ حدیث۷۹۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

رُوحیں گھروں پر آکر ایصالِ ثواب کا مُطالَبہ کرتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلوم ہوا مرنے والے اپنی قبروں پر آنے جانے والوں کو پہچانتے ہیں اور انہیں زِندوں کی **دعاؤں** سے فائِدہ پہنچتا ہے، جب زِندہ لوگوں کی طرف سے **ایصالِ ثواب** کے تحفے آنا بند ہوتے ہیں، تو ان کو آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں اجازت دیتا ہے تو گھروں پر جا کر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ بھی کرتے ہیں۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد 9 صَفْحَہ 650 پر نَقل کرتے ہیں: ''غرائب'' اور ''خزانہ'' میں منقول ہے کہ **مؤمنین کی رُوحیں ہر شبِ جُمُعہ** (یعنی جُمعرات اور جُمُعہ کی درمیانی رات)، **روزِ عید، روزِ عاشوراء اور شبِ بَراءَت کو اپنے گھر آکر باہَر کھڑی رہتی ہیں** اور ہر رُوح غمناک بُلند آواز سے نِدا کرتی (یعنی پکار کر کہتی) ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اولاد! اے میرے قَرابت دارو! (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیّت سے) صَدَقہ (خیرات) کرکے ہم پر مِہربانی کرو۔

ہے کون کہ گِریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بے کس کے اُٹھائے تِری رَحمت کے بھَرن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) دوسروں کیلئے دعائے مغفِرت کرنے کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو کوئی تمام مومن مَردوں اور عورَتوں کیلئے دعائے مغفِرت کرتا ہے،

Go To Index

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ہر مومن مَرد و عورت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (مسندُ الشّامیین لِلطَّبَرانی ج۳ص۲۳٤حدیث۲۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَربوں نیکیاں کمانے کا آسان نُسخہ مل گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نُسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہِر ہے اِس وَقْت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دُعا کریں گے تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مؤمنین ومؤمنات کیلئے دُعا تحریر کردیتا ہوں۔ (اوّل آخر درود شریف پڑھ لیجئے) **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔ یعنی اے **اللہ**! میری اور ہر مومن ومومنہ کی مغفِرت فرما۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دُعا کو عَرَبی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نَمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفّار ہے ترا یارب! (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

نورانی لباس

ایک بُزُرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا زِندہ لوگوں کی دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ مرحوم نے جواب دیا: ''ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔'' (شَرحُ الصُّدُور ص ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہو قبر آباد وَحْشتِ قبر سے بچا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نورانی طباق

مَنقُول ہے: جب کوئی شخص مَیِّت کو **ایصالِ ثواب** کرتا ہے تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام اسے **نورانی طباق** میں رکھ کر قَبْر کے کَنارے کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''**اے قَبْر والے!** یہ ہَدِیّہ (یعنی تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔'' یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی مَحرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَیضاً ص ۳۰۸)

قَبْر میں آہ! گُھپ اندھیرا ہے
فَضْل سے کر دے چاندنا یارب ! (وسائلِ بخشش ص ۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں کی تعداد کے برابر اَجْر

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **جو قبرِستان میں گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص**

پڑھ کر مُردوں کو اس کا **ایصالِ ثواب** کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کا اَجْر ملے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۲۸۵ حدیث۲۳۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب قبر والوں کو سِفارِشی بنانے کا عمل

سلطانِ دو جہان، شَفیعِ مُجرِمان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعَت نشان ہے: ''جو شخص قبرِستان میں داخل ہوا پھر اُس نے **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ**، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** اور **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومِن مَردوں اور مومِن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ سب کے سب قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارِشی ہوں گے۔'' (شَرْحُ الصُّدُور ص۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
اس بُرے کو بھی کر بھلا یارب! (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سورۂ اِخلاص کے اِیصالِ ثواب کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں ایک رات مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے قبرِستان میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قَبْر والے حلقہ درحلقہ کھڑے ہیں، میں نے ان سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا قِیامت قائم ہوگئی؟ اُنہوں نے کہا: نہیں، بات

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

دراصل یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھ کر ہم کو **ایصالِ ثواب** کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۳۱۲)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تو نے جب سے سنا دیا یارب!

آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہوگیا یارب! (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُمِّ سَعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کیلئے کُنواں

حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن عُبادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری ماں اِنتِقال کر گئی ہیں (میں اُن کی طرف سے صَدَقہ (یعنی خیرات) کرنا چاہتا ہوں) کون سا صَدَقہ افضل رہے گا؟ سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''پانی۔'' چُنانچِہ اُنہوں نے ایک کُنواں کھدوایا اور کہا: **ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعد** یعنی ''**یہ اُمِّ سَعد** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما **کیلئے ہے**۔'' (اَبو دَاوٗد ج ۲ ص ۱۸۰ حدیث ۱۶۸۱)

غوث پاک کا بکرا کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا سَعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے اِس ارشاد: ''**یہ اُمِّ سَعد** (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) **کیلئے ہے**'' کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کُنواں سَعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی ماں کے **ایصالِ ثواب** کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزُرگوں کی طرف مَنسوب کرنا مَثَلاً یہ کہنا کہ ''**یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **کا بکرا**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

ہے‘‘اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یِہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّزَّاق کے **ایصالِ ثواب** کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف مَنسوب کرتے ہیں، مَثَلاً کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آ رہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے؟ تو اُس نے کچھ اس طرح جواب دینا ہے، ’’میرا بکرا ہے‘‘ یا ’’میرے ماموں کا بکرا ہے۔‘‘ جب یہ کہنے والے پر اعتِراض نہیں تو ’’غوثِ پاک کا بکرا‘‘ کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہوسکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ذَبْح کے وَقْت ہر ذَبیحہ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ہی نام لیا جاتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’اللہ کی رَحْمت کے کیا کہنے!‘‘ کے اُنّیس حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 19 مَدَنی پھول

﴿1﴾ ایصالِ ثواب کے لفظی مَعنٰی ہیں: ’’ثواب پہنچانا‘‘ اِس کو ’’ثواب بخشنا‘‘ بھی کہتے ہیں مگر بُزُرگوں کیلئے ’’ثواب بخشنا‘‘ کہنا مُناسِب نہیں، ’’ثواب نَذْر کرنا‘‘ کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم خواہ اور نبی یا ولی کو ’’ثواب بخشنا‘‘ کہنا بے اَدَبی ہے بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نَذْر کرنا یا ہَدِیَّہ کرنا کہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۶ ص۶۰۹)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جولوگ اپنی مجلس سے **اللہ** کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

﴿2﴾ **فرض**، واجِب، سنّت، نَفْل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، نعت شریف، ذِکْرُ اللّٰہ، دُرُود شریف، بَیان، دَرْس، مَدَنی قافِلے میں سفر، مَدَنی اِنْعامات، عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، دینی کتاب کامُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفِرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں۔

﴿3﴾ **مَیِّت** کا تیجا، دسواں، چالیسواں اور بَرسی کرنا بہت اچّھے کام ہیں کہ یہ **ایصالِ ثواب** کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور مِیّت کیلئے زندوں کا دُعا کرنا قراٰنِ کریم سے ثابِت ہے جو کہ ''ایصالِ ثواب'' کی اَصْل ہے۔ چُنانچِہ پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْحَشْر** آیت 10 میں ارشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عَرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب (عَزَّوَجَلَّ)! ہمیں بَخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

﴿4﴾ **تیجے** وغیرہ کا کھانا صِرْف اِسی صورت میں مِیّت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے وُرَثا بالِغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں اگر ایک بھی وارِث نابالِغ ہے تو **سخت حرام** ہے۔ ہاں بالِغ اپنے حصّے سے کر سکتا ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ٤ ص۸۲۲)

﴾5﴿ تیجے کا کھانا چونکہ عُموماً دعوت کی صورت میں ہوتا ہے اِس لئے اَغْنِیا کے لئے جائز نہیں صِرْف غُرَباء ومساکین کھائیں، تین۳ دن کے بعد بھی میِّت کے کھانے سے اَغْنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہئے۔ فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 667 سے میِّت کے کھانے سے مُتَعلِّق ایک مُفید سُوال جواب مُلاحظہ ہوں، سُوال: مَقُولہ طَعَامُ الْمَیِّتِ یَمِیْتُ الْقَلْب (مِیِّت کا کھانا دل کو مُردہ کردیتا ہے۔) مُسْتَنَد قول ہے، اگر مُسْتَنَد ہے تو اس کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب: یہ تجربہ کی بات ہے اوراس کے معنٰی یہ ہیں کہ جو طعامِ میّت کے مُتَمَنّی رہتے ہیں ان کا دل مرجاتا ہے، ذِکر و طاعتِ اِلٰہی کے لئے حیات و چُستی اس میں نہیں کہ وہ اپنے پیٹ کے لُقمے کے لئے موتِ مُسلِمین کے مُنْتَظِر رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وَقْت موت سے غافِل اوراس کی لذّت میں شاغل۔ واللہ تعالٰی اعلم. (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ص۶۶۷)

﴾6﴿ **مِیّت** کے گھر والے اگر **تیجے** کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صِرْف فُقَرا کو کھلائیں جیسا کہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 853 پر ہے: میّت کے گھر والے **تیجہ** وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعتِ **قَبیحہ** ہے کہ دعوت تو خوشی کے وَقْت مَشْرُوع (یعنی شَرْع کے موافِق) ہے نہ کہ غم کے وَقْت اور اگر فُقَرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ (اَیضاً ص۸۵۳)

﴾7﴿ اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''یونہی چِہلُم یا برسی یا شَشماہی پر کھانا بے نیّتِ ایصالِ ثواب مَحْض ایک رَسْمی طور پر پکاتے اور ''شادیوں کی بھاجی'' کی طرح برادری میں بانٹتے ہیں، وہ بھی بے اَصْل ہے، جس سے اِحْتِراز (یعنی اِحْتِیاط کرنی

چاہئے۔" (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ص۶۷۱) بلکہ یہ کھانا **ایصالِ ثواب** اور دیگر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور اگر کوئی ایصالِ ثواب کیلئے کھانے کا اہتمام نہ بھی کرے تب بھی کوئی حَرَج نہیں۔

﴾8﴿ **ایک** دن کے بچّے کو بھی **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں، اُس کا **تِیجا** وغیرہ بھی کرنے میں حَرَج نہیں۔ اور **جو زندہ** ہیں ان کو بھی **ایصالِ ثواب** کیا جا سکتا ہے۔

﴾9﴿ اَنْبِیا و مُرسلین علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلِیم اور فِرِشتوں اور مسلمان جِنّات کو بھی **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں۔

﴾10﴿ **گیارھویں شریف** اور رَجَبی شریف (یعنی 22 رجب المرجّب کو سَیِّدُنا امام جعفرِ صادِق رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کِھیر کِھلانا ضَروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کِھلا سکتے ہیں، اس کو گھر سے باہَر بھی لے جا سکتے ہیں، اس موقع پر جو "کہانی" پڑھی جاتی ہے وہ بے اَصل ہے، **یٰسٓ** شریف پڑھ کر **10 قرانِ کریم خَتْم** کرنے کا ثواب کمائیے اور کونڈوں کے ساتھ ساتھ اِس کا بھی ایصالِ ثواب کر دیجئے۔

﴾11﴿ **داستانِ** عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیِّدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قِصّے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بَنام "وصیّت نامہ" لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی "شیخ احمد" کا خواب دَرْج ہے یہ بھی **جعلی** (یعنی نقلی) ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے

ہیں ان کا بھی اعتِبار مت کیجئے۔

﴿12﴾ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً "نَذْر و نیاز" کہتے ہیں اور یہ تَبَرُّک ہے، اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

﴿13﴾ **نیاز اور ایصالِ ثواب** کے کھانے پر فاتحہ پڑھانے کیلئے کسی کو بُلوانا یا باہر کے مہمان کو کِھلانا شرط نہیں، گھر کے افراد اگر خود ہی فاتحہ پڑھ کر کھالیں جب بھی کوئی حَرَج نہیں۔

﴿14﴾ **روزانہ** جتنی بار بھی کھانا حسبِ حال اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کھائیں، اُس میں اگر کسی نہ کسی بُزُرگ کے **ایصالِ ثواب** کی نیّت کرلیں تو خوب ہے۔ مَثَلاً ناشتے میں نیّت کیجئے: آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے ذَرِیعے تمام اَنْبِیائے کرام علیہمُ السّلام کو پہنچے۔ دوپَہَر کو نیّت کیجئے: ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا **ثواب سرکارِ غوثِ اعظم** اور تمام اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کو پہنچے، رات کو نیّت کیجئے: ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنّت **امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور ہر مسلمان مَرْد و عورت کو پہنچے یا ہر بار سبھی کو ایصالِ ثواب کیا جائے اور یہی اَنْسَب (یعنی زیادہ مُناسِب) ہے۔ یاد رہے! ایصالِ ثواب صِرْف اُسی صورت میں ہوسکے گا جبکہ وہ کھانا کسی اچّھی نیّت سے کھایا جائے مَثَلاً عبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے کھایا تو یہ کھانا کھانا

کارِ ثواب ہوا اور اُس کا ایصالِ ثواب ہوسکتا ہے۔ اگر ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہو تو کھانا کھانا مُباح کہ اِس پر نہ ثواب نہ گناہ، تو جب ثواب ہی نہ ملا تو ایصالِ ثواب کیسا! البتّہ دوسروں کو بہ نیّتِ ثواب کِھلایا ہو تو اُس کِھلانے کا ثواب ایصال ہوسکتا ہے۔

﴾15﴿ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کھائے جانے والے کھانے سے **پہلے ایصالِ ثواب** کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرُست ہے۔

﴾16﴿ **ہوسکے تو** ہر روز (نَفع پر نہیں بلکہ) اپنی بِکری (Sale) کا چوتھائی فیصد (یعنی چار سو روپے پر ایک روپیہ) اور مُلازَمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم ایک فیصد سرکارِ **غوثِ اعظم** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم کی نیاز کیلئے نکال لیا کریں، **ایصالِ ثواب** کی نیّت سے اِس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں خرچ کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

﴾17﴿ **مسجِد** یا مدرَسے کا قِیام صَدَقۂ جارِیَہ اور **ایصالِ ثواب** کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔

﴾18﴿ **جنّتوں** کو بھی ایصالِ ثواب کریں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ سب کو پورا ملے گا، یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ **ایصالِ ثواب** کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقِع نہیں ہوتی بلکہ یہ اُمّید ہے کہ اُس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا اُن سب کے مجموعے کے برابر اِس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر

اس کو دس نیکیاں **ملیں** اب اس نے دس مُردوں کو **ایصالِ ثواب** کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس۔ وَ عَلٰی ھٰذَا الْقِیاس۔ (اور اسی قیاس پر)　　(بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ٤ ص ۸۵۰)

﴿19﴾ ایصالِ ثواب صِرْف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافِر یا مُرتَد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اُس کو "مرحوم"، جنَّتی، خُلد آشیاں، بیکنٹھ باسی، سَورگ باسی کہنا **کُفْر** ہے۔

اِیصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانے) کیلئے دل میں نیّت کر لینا کافی ہے، مَثَلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُرُود شریف پڑھا یا کسی کو ایک سنَّت بتائی یا کسی پر انفِرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دی یا سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اَلغَرَض کوئی بھی نیک کام کیا آپ دل ہی دل میں اِس طرح نیّت کر لیجئے مَثَلاً: "ابھی میں نے جو **سنّت** بتائی اِس کا ثواب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہنچے۔" **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیّت کریں گے اُن کو بھی پہنچے گا۔ دل میں نیّت ہونے کے ساتھ ساتھ زَبان سے کہہ لینا بھی اچّھا ہے کہ یہ صَحابی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ثابت ہے جیسا کہ حدیثِ سَعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ میں گزرا کہ اُنہوں نے کُنواں کُھدوا کر فرمایا: **ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعد** یعنی **"یہ اُمِّ سَعد کیلئے ہے۔"**

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

اِیصالِ ثواب کا مُرَوَّجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو **فاتحہ کا طریقہ** رائج ہے وہ بھی بَہُت اچّھا ہے۔ جن کھانوں کا **ایصالِ ثواب** کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔

اب:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

پڑھ کر ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

تین بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا **اللہ** اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

ایک بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ایک بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

ایک بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھئے:

﴿1﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

(پ۲، البقرة:۱۶۳)

﴿2﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

(پ۸، الاعراف:۵۶)

﴿3﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷،الانبياء:۱۰۷)

﴿4﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ

Go To Index

اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾

(پ۲۲، الاحزاب:۴۰)

﴿5﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھئے:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اس کے بعد یہ آیات پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ ج وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ ج وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

(پ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۸۰۔۱۸۲)

اب فاتحہ پڑھانے والا ہاتھ اٹھا کر بُلند آواز سے ”اَلْفاتِحَہ“ کہے۔ سب لوگ آہستہ سے یعنی اِتنی آواز سے کہ صِرْف خود سُنیں **سُوْرَةُ الْفَاتِحَه** پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اِس طرح اعلان کرے: ”**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے۔“ تمام حاضِرین کہہ دیں: ”آپ کو دیا۔“ اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کر دے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا فاتِحہ کا طریقہ

ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قَبْل امامِ اہلسنّت اعلٰی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فاتحہ سے قَبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ بھی تحریر کی جاتی ہیں:

سات بار دُرُودِ غوثیہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَاُمَّتِہِ الْکَرِیْمَۃِ[1] وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۬ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۬ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا

---

[1] : اِس درود شریف میں ہلالین کا اضافہ اعلٰی حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا ہے۔

خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۵۵)

سات بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾

اور آخِر میں تین بار دُرُود ِغوثیہ پڑھئے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص۷۴۶ دیکھئے)

اِیصالِ ثواب کیلئے دُعا کا طریقہ

یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقِص عَمَل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مَرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں نَذْر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تَوَسُّط سے تمام اَنْبِیائے کِرام علیہمُ السّلام تمام صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان تمام اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہ السّلام کی جناب میں نَذْر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تَوَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لے کر اب تک جتنے انسان وجِنّات **مسلمان** ہوئے یا قِیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دَوران بہتر یہ ہے کہ جن جن بُزُرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں

اور اپنے پیر و مُرشِد کو بھی نام بہ نام **ایصالِ ثواب** کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں اُن کو خوشی حاصل ہوتی ہے اگر کسی کا بھی نام نہ لیں صِرف اتنا ہی کہہ لیں کہ **یااللہ!** اس کا ثواب آج تک جتنے بھی اہلِ ایمان ہوئے ان سب کو پہنچا تب بھی ہر ایک کو پہنچ جائے گا۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ) اب حسبِ معمول دُعا خَتْم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیجئے)

کھانے کی دعوت کی اَہَم اِحتِیاط

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وَقْت ہوتے ہی کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو تو اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے تمام مہمانوں سَمیت نَمازِ باجماعت کیلئے مسجِد کا رُخ کیجئے۔ بلکہ ایسے اَوقات میں دعوت ہی مت رکھئے کہ بیچ میں نَماز آئے اور سُستی کے باعث **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جماعت فوت ہو جائے۔ دوپَہَر کے کھانے کے لیے بعد نَمازِ ظہر اور شام کے کھانے کیلئے بعد نَمازِ عشا مہمانوں کو بُلانے میں غالِباً باجماعت نَمازوں کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہیے کہ جوں ہی نَماز کا وَقْت ہو، سارا کام چھوڑ کر باجماعت نَماز کا اہتمام کریں۔ بُزُرگوں کی ''نیاز کی دعوت'' کی مصروفیت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ''نَمازِ باجماعت'' میں کوتاہی بَہُت بڑی مَعصیَت ہے۔

مَزار پر حاضِری کا طریقہ

بُزُرگوں کی ظاہِری زندَگی میں بھی قدموں کی طرف سے یعنی چِہرے کے سامنے

Go To Index

سے حاضِر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُڑ کر دیکھنے کی زَحمت ہوتی ہے۔ لٰہذا بُزُرگانِ دین کے مزارات پر بھی پائِنتی (یعنی قدموں) کی طرف سے حاضِر ہو کر پھر قِبلے کو پیٹھ اور صاحِبِ مَزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور کھڑا ہو اور اِس طرح سلام عَرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ایک بار **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** اور 11 بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** (اوّل آخر ایک یا تین بار دُرُود شریف) پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے مطابِق (صاحِبِ مَزار کا نام لے کر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دُعا مانگے۔ "**اَحْسَنُ الْوِعَاء**" میں ہے: ولی کے مَزار کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ (ماخوذ از احسن الوعاء ص ۱۴۰)

الٰہی واسِطہ کُل اولیا کا مِرا ہر ایک پورا مُدَّعا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۸ ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ
11-03-2013

مآخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
1	قراٰنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
2	الاتقان فی علوم القرآن	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢٣ھ
3	تفسیر درمنثور	//	//	دارالفکر بیروت ١٤٠٣ھ
4	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	1137ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
5	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
6	تفسیر نورالعرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
7	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
8	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
9	ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
10	ترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی	279ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
11	نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
12	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
13	دار قطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دار قطنی	285ھ	ملتان
14	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	211ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
15	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللّٰہ بن محمد بن ابی شیبہ	235ھ	دارالفکر بیروت
16	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
17	مسند ابی یعلی	علامہ احمد بن علی بن المثنی موصلی	307ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
18	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار	292ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
19	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
20	نوادرالاصول	امام ابوعبداللّٰہ محمد بن علی حکیم ترمذی	320ھ	مکتبہ امام بخاری قاہرہ ١٤٢٩ھ
21	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی	739ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
22	موسوعہ ابن ابی الدنیا	امام ابوبکر عبداللّٰہ بن محمد القرشی	281ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٢٦ھ
23	شرح السنہ	علامہ ابومحمد حسین بن مسعود بغوی	516ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
24	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
25	معجم اوسط	//	//	دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
26	مسند الشامیین	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
27	کتاب الدعا	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٣ھ
28	مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری	405ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
29	ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال	578ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٠ھ
30	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی	430ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
31	اللہ والوں کی باتیں (ترجمہ: حلیہ)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣١ھ
32	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
33	فضائل الاوقات	//	//	مکتبۃ المنارۃ مکۃ المکرّمۃ
34	التّرغیب والتّرہیب	علامہ عبد العظیم بن عبد القوی منذری	656ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
35	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دار الفکر بیروت ١٤٠٦ھ
36	مشکاۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی	741ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
37	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
38	جامع صغیر	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ
39	الحصن الحصین	امام محمد بن محمد بن محمد بن جزری	833ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت
40	فضائل شہر رجب	علامہ حسن بن محمد بن حسن خلال	439ھ	دار ابن حزم بیروت
41	معجم السفر	علامہ ابو طاہر احمد بن محمد سلفی	576ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
42	البدر المنیر	علامہ عمر بن علی المعروف ابن ملقن	804ھ	دار الہجرۃ الریاض ١٤٢٥ھ
43	مقاصد حسنہ	علامہ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	902ھ	دار الکتاب العربی بیروت
44	شرح ابن بطال	علامہ ابو الحسن علی بن خلف	449ھ	مکتبۃ الارشد الریاض
45	شرح صحیح مسلم	علامہ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی	676ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
46	فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ
47	عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی	855ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٨ھ
48	فیض القدیر	علامہ عبد الرؤف مناوی	1031ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
49	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	1052ھ	کوئٹہ ١٤٣١ھ
50	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	1014ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
51	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ١٤٢١ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
52	فیوض الباری	علامہ سید محمود احمد رضوی	1999ء	مکتبہ رضوان لاہور
53	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
54	الکامل فی ضعفاء الرجال	علامہ ابو احمد عبد اللّٰہ بن عدی الجرجانی	365ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
55	سیر اعلام النبلا	علامہ محمد بن احمد عثمان الذہبی	748ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۷ھ
56	البدایہ والنہایہ	علامہ ابن کثیر دمشقی	774ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
57	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۷ھ
58	تاریخ دمشق	علامہ ابو القاسم علی بن حسن	571ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱٦ھ
59	شرح الشفاء	علامہ علی قاری	1014ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱ھ
60	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار	637ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
61	مناقب احمد بن حنبل	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی	597ھ	دار ابن خلدون بیروت
62	سیرت عمر بن عبد العزیز	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۲ھ
63	وسائل الوصول	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	دار المنہاج ۱٤۲٥ھ
64	الریاض النضرۃ	علامہ احمد بن عبد اللّٰہ محبّ الدین طبری	694ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
65	شواہد النبوۃ	مولانا عبد الرحمٰن جامی	898ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی
66	شرح الزرقانی	علامہ محمد زرقانی بن عبد الباقی	1122ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۷ھ
67	مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	1052ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
68	ماثبت من السنۃ	//	//	ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور
69	ہدایہ	علامہ علی بن ابوبکر مرغینانی	593ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
70	بنایہ	علامہ بدر الدین محمود عینی	855ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
71	تنویر الابصار	علامہ محمد بن عبد اللّٰہ بن احمد تمرتاشی	1004ھ	دار المعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ
72	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دار المعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ
73	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی	1252ھ	//
74	عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	1161ھ	کوئٹہ
75	فتاوٰی قاضی خان	علامہ حسن بن منصور قاضی خان	592ھ	پشاور
76	الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲٤ھ
77	نور الایضاح	علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی	1069ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

	کتاب	مصنف / مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
78	المجموع شرح المہذب	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی	676ھ	دارالفکر بیروت
79	المدخل	علامہ محمد بن محمد ابن الحاج	737ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٥ھ
80	جوہرہ	امام ابوبکر بن علی حداد	800ھ	کراچی
81	غنیۃ المتملی	علامہ شیخ ابراہیم حلبی	956ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
82	حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی	1231ھ	کراچی
83	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤١٢ تا ١٤٢٣ھ
84	فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
85	بہارِ شریعت	//	//	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
86	فتاویٰ نعیمیہ	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ادارہ کتب اسلامیہ گجرات
87	فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین احمد امجدی	1422ھ	شبیر برادرز لاہور
88	فتاویٰ فقیہ ملت	//	//	شبیر برادرز لاہور
89	فتاویٰ اجملیہ	مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی	1383ھ	شبیر برادرز لاہور
90	مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس افتاء (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی
91	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی	386ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
92	کشف المحجوب	امام علی بن عثمان ہجویری، داتا گنج بخش	500ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
93	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دارصادر بیروت 2000ء
94	منہاج العابدین	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
95	کیمیائے سعادت	//	//	انتشارات گنجینہ تہران
96	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
97	غنیۃ الطالبین	علامہ عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی	561ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
98	لطائف المعارف	علامہ عبدالرحمٰن بن رجب حنبلی	795ھ	دارابن حزم بیروت
99	نزہۃ المجالس	مولانا عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری	894ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
100	المستطرف	علامہ شہاب الدین محمد بن ابواحمد	850ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٩ھ
101	التذکرۃ باحوال الموتی	علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی	671ھ	دارالسلام مصر ١٤٢٩ھ
102	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی	373ھ	پشاور ١٤٢٠ھ
103	منن کبریٰ	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ

	کتاب	مصنف / مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
104	لواقح الانوار	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
105	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
106	المنبہات	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	پشاور
107	الزواجر	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر	974ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
108	القول البدیع	امام ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ۱۴۲۲ھ
109	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	مرکز اہلِ سنّت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
110	روض الرّیاحین	علامہ عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی	768ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
111	درۃ الناصحین	علامہ عثمان بن حسن خوبوی	1241ھ	دارالفکر بیروت
112	انیس الواعظین	مولانا ابوبکر سندی قرشی		پشاور
113	آدابِ دین (ترجمہ الادب فی الدین)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۸ھ
114	کشف الالتباس	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	داراحیاء العلوم کراچی ۱۴۲۴ھ
115	تمہید الفرش	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	المکتب الاسلامی بیروت
116	حیاۃ الحیوان	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری	808ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
117	انوارِ جمالِ مصطفیٰ	مولانا نقی علی خان بریلوی	1297ھ	شبیر برادرز لاہور
118	سرور القلوب	//	//	شبیر برادرز لاہور
119	کلیات مکاتیب رضا	ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی		مکتبہ بحر العلوم گنج بخش روڈ لاہور
120	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتیِ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
121	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
122	احکام تراویح و اعتکاف	مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی		والضحیٰ پبلی کیشنز لاہور
123	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
124	قبالۂ بخشش	مولانا جمیل الرحمٰن خان قادری	1334ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
125	وسائلِ بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ)		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ
126	فیضانِ نماز	//		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۴۱ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ۔

اللہ

مراد پوری ہو

مدینہ

یارحمٰن ۱۱ بار (اوّل آخر ایک بار درود شریف)

فرض یا نفلی روزہ کھولتے وقت سورج غروب ہوتے سے معمولی وقت پہلے پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پڑھ لیجئے اور وقت ہونے پر افطار کرلیجئے ان شآء اللہ الکریم دل کی مراد پوری ہوگی۔

اس خوشی میں کہ ماہِ رمضان ہے
عاشقوں نے کیا چراغاں ہے
مرحبا کیا گھر کو سجایا
واہ! کیا بات ماہِ رمضان کی

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net